

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چند کتابیں

- پانچ مسائل (متعلق بریلویت)
- غیر مقلدین کا اصلی چہرہ ان کی اپنی تحریرات کے آئینہ میں
- تراویح، فضائل، مسائل، تعداد رکعت
- حیلہ اسقاط اور دُعا بعد نماز جنازہ
- اولاد اور والدین کے حقوق
- قربانی اور عیدین کے ضروری مسائل
- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
- احکام حیض و نفاس و استحاضہ مع حج و عمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ
- درس ارشاد الصرف
- طلاق ثلاث
- منفرد اور مقتدی کی نماز اور قرآنہ کا حکم
- خواتین کا اصلی زیور ستر اور پردہ ہے
- عباد الرحمن کے اوصاف
- اصلی زینت
- استشارہ (مشورہ) و استخارہ کی اہمیت
- درس غومیر
- آٹھ مسائل
- مسائل رمضان المبارک
- تقویٰ کے چار انعامات
- ڈیجیٹل تصویر (درئی وی جمیل)
- اسلام کی حقیقت اور سنت و بدعت کی وضاحت

جامعہ خلفائے راشدین

مدنی کالونی ہاکس بے روڈ گڑھیں ماری پور کراچی

موبائل: 0333-2117851, 0334-3190916

درس ارشاد الصرف

مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ خلفائے راشدین

Quick Response : 0333-2242127

درس ارشاد الصرف

تالیف

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تعارف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تسمیہ و تصحیح

حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی

از الفاظ

شیخ الصوفی مولانا فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین

مدنی کالونی ہاکس بے روڈ گڑھیں ماری پور کراچی

القلم

.....

.....

طبع اول : اکتوبر 2010ء

ناشر : جامعہ خلفائے راشدین ﷺ

فون : 0333-2226051

ای میل : sharjeeljunaaid@gmail.com

rizwanahmad313@yahoo.com

.....

۱۳	ماضی مجہول کا تیسرا قانون.....	۵۰
۱۴	ماضی مجہول کا چوتھا قانون.....	۵۰
۱۵	مضارع مجہول کا قانون.....	۵۱
۱۶	اسم فاعل کا قانون.....	۵۲
۱۷	جمع اقصیٰ کی تعریف و بنانے کا طریقہ.....	۵۵، ۵۴
۱۸	اوزان جمع اقصیٰ و مشہور پانچ اوزان.....	۵۷
۱۹	تصغیر کی تعریف و بنانے کا طریقہ.....	۶۰
۲۰	تصغیر الاسم المحذوف منہ.....	۶۱
۲۱	تصغیر المثنیٰ والجمع السالم.....	۶۱
۲۲	تصغیر جمع القلۃ.....	۶۱
۲۳	تصغیر جمع الکثرة.....	۶۱
۲۴	تصغیر المركب.....	۶۲
۲۵	تصغیر المركب والجناسی والمہنیات.....	۶۲
۲۶	مدہ زائدہ کا قانون.....	۶۲
۲۷	اسم مفعول کا قانون.....	۶۳
۲۸	نون تنوین و نون تنہیہ و جمع کا قانون.....	۶۴
۲۹	نون تنوین کا قانون.....	۶۵
۳۰	نون خفیفہ کا قانون.....	۶۶
۳۱	نون اعرابی کا قانون.....	۶۷
۳۲	حروف یرملون کا قانون.....	۶۸



المحتویات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	پیش لفظ.....	۱۳
۲	ارشاد الصرف کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ.....	۱۵
۳	ابتداء اور موجد.....	۱۶
۴	صرف کی تعریف، موضوع، غرض.....	۱۸
۵	بناء، صیغہ، عامل کی تعریف.....	۱۸
۶	حروف اصلہ و زائدہ کا بیان.....	۲۰
۷	﴿قوانین ثلاثی مجرد صحیح﴾.....	۴۲
۸	صَرَین کا پہلا قانون.....	۴۲
۹	صَرَین کا دوسرا قانون.....	۴۳
۱۰	اَنْتُمْ، صَرَیْتُمْ کا قانون.....	۴۶
۱۱	ماضی مجہول کا پہلا قانون.....	۴۸
۱۲	ماضی مجہول کا دوسرا قانون.....	۴۹

۳۳	يَنْبَغِي کا قانون.....	۶۹
۳۴	امر حاضر کا قانون.....	۷۰
۳۵	امر حاضر بنانے کا طریقہ (فائدہ).....	۷۱
۳۶	امر حاضر بنانے کے قاعدوں پر اہم علمی اشکالات و جوابات.....	۷۲
۳۷	اِضْرِبَنَّ کا قانون.....	۷۳
۳۸	اسم ظرف کا قانون.....	۷۴
۳۹	اسم ظرف کا اس قانون کے خلاف آنا شاذ ہے جیسے مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ.....	۷۵
۴۰	ضُورِبَ مَضَارِبُ کا قانون.....	۷۵
۴۱	الف مقصورہ و ممدودہ کی تعریف اور قسمیں.....	۷۶
۴۲	امالہ کی تعریف اور اور کلمات امالہ.....	۷۸
۴۳	الف مقصورہ و ممدودہ کا قانون.....	۷۹
۴۴	حلقی العین کا قانون.....	۸۱
۴۵	لَيْسَ میں کون سا قانون جاری ہے؟ (فائدہ نمبر).....	۸۲
۴۶	نِعَمَ يَعْسَ میں بھی قانون جاری ہے.....	۸۲
۴۷	فَعِل کی صورت درمیان میں آجائے تو بھی قانون جاری ہوگا.....	۸۲
۴۸	أَرْجِهْ وَ أَخَاهُ اور أَلْفِهِ إِلَيْهِمْ میں بھی یہ قانون جاری ہے.....	۸۲
۴۹	يَتَّقِهِ میں کون سا قانون جاری ہے؟.....	۸۲
۵۰	وَلْيَضْرِبْ میں لام امر کے سکون کی وجہ کیا ہے؟.....	۸۳
۵۱	تَعْلَمُ أَغْلُ نَعْلَمُ کا قانون.....	۸۳

۵۳	مفاعل سے وزن صوری مراد ہے.....	۸۵
۵۴	اوزان کی اقسام ثلاثہ.....	۸۵
۵۵	﴿قوانين ثلاثی مزید فیہ﴾.....	۸۷
۵۶	ہمزہ وصلی قطعی کا قانون.....	۸۷
۵۷	ہمزہ قطعیہ کی تعداد.....	۸۸
۵۸	ہمزہ وصلیہ کی کتابت کے اصول.....	۸۹
۵۹	يُكْرَمُ يُصَرَّفُ کا قانون.....	۹۰
۶۰	يُكْرِمُ يَنْصَرَّفُ کا قانون.....	۹۰
۶۱	تائے زائدہ مطرده کا قانون.....	۹۱
۶۲	تَنْصَرَّفُ، تَنْصَارِبُ، تَنْدَحْرَجُ کا قانون.....	۹۱
۶۳	اِتَّعَدَاتُ سَر کا قانون.....	۹۲
۶۴	اِتَّخَذَ اَصْل میں کیا تھا؟ کیا اس میں یہ قانون جاری ہے؟ اقوال مختلفہ.....	۹۳
۶۵	اِسْمَعِ اِشْبَهَ کا قانون.....	۹۳
۶۶	اِطْلَمِ اِظْلَمَ کا قانون.....	۹۴
۶۷	اِذْكَرْ، اِذْكَرْ، اِزْجَرْ کا قانون.....	۹۵
۶۸	اِثْبَتَ کا قانون.....	۹۶
۶۹	خَصَّمَ كَطَّم کا قانون.....	۹۷
۷۰	اِذْغَام کے دو طریقے.....	۹۸

۸

- ۹۱ اَوْعِدْ، اَوْيَعِدْ، اَوْيَعِدْ كَ قَانُونِ ۱۰۹
- ۹۲ اَوَّلُ میں بھی یہی قانون جاری ہے ۱۱۰
- ۹۳ يَاجِلْ، يَبْجَلْ، يَبْجَلْ كَ قَانُونِ ۱۱۰
- ۹۴ يُوَسِّرُ كَ قَانُونِ ۱۱۲
- ۹۵ اَفْعَلْ، فُعْلِي، فَعْلِي كَ اقسام مع التعريفات والا مثله ۱۱۳
- ۹۶ ﴿قَوَانِينُ اجُوفٌ﴾ ۱۱۴
- ۹۷ قَالَ باع كَ قَانُونِ ۱۱۴
- ۹۸ حَرَكْتِ عَارِضِيَّةِ آنے کی وجہ (فائدہ نمبر ۱) ۱۱۷
- ۹۹ اِسْمُ بَوَازِنِ فُعْلَةٍ وَزْنِ پر ہے اس کی جمع کا ضابطہ ۱۱۷
- ۱۰۰ هَذَا لَسَّاحِرَانِ میں قَالَ باع كَ قَانُونِ کیوں کر جاری ہے؟ ۱۱۸
- ۱۰۱ نَاقِصِ كَ عَيْنِ پر قَانُونِ نہ لگنے کی وجہ اور اس پر اعتراض مع الجواب ۱۱۸
- ۱۰۲ چُونِ اَفْعَالِ پر یہ قَانُونِ جاری نہیں (فائدہ نمبر ۵) ۱۱۸
- ۱۰۳ دَسَّهًا میں قَانُونِ جاری ہونے کی وجہ (فائدہ نمبر ۷) ۱۱۹
- ۱۰۴ قَالَ باع كَ قَانُونِ سے مشتق کلمات (فائدہ نمبر ۸) ۱۱۹
- ۱۰۵ مَلْحَقِ كَ لَامِ میں قَانُونِ جاری ہوگا ۱۱۹
- ۱۰۶ فَعْلٌ غَيْرِ مُتَصَرِّفِ كَ لَامِ میں بھی یہ قَانُونِ جاری ہوگا ۱۲۰
- ۱۰۷ عَوْرَ، صَبَدٌ میں قَانُونِ جاری نہ ہونے پر اشکال مع الجواب (فائدہ نمبر ۱۰) ۱۲۰
- ۱۰۸ فَعْلٌ غَيْرِ مُتَصَرِّفِ کی تعریف (فائدہ نمبر ۱۱) ۱۲۰
- ۱۰۹ اَلتَّعَايُنُ سَاكِنِينَ کی تفسیر مع التعريفات ۱۲۰

۷

- ۷۲ لَامِ کی اقسام ۱۰۰
- ۷۳ حُرُوفِ شَمِیَّةِ وَ حُرُوفِ قَمَرِیَّةِ کا تعداد اور وجہ تسمیہ ۱۰۱
- ۷۴ بَلْ رَانَ میں یہ قَانُونِ کیوں جاری نہیں؟ ۱۰۱
- ۷۵ لَمْ يَمُدَّ لَمْ يَحْمَرَّ كَ قَانُونِ ۱۰۱
- ۷۶ ﴿قَوَانِينُ مِثَالٌ﴾ ۱۰۳
- ۷۷ عِدَّةٌ كَ قَانُونِ ۱۰۳
- ۷۸ كِیَا جِهَةٌ بھي عِدَّةٌ كَ قَانُونِ کی وجہ سے بنا ہے؟ ۱۰۴
- ۷۹ اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ كَ قَانُونِ ۱۰۴
- ۸۰ لُغَةٌ وَ مَانَةٌ میں بھی شاذ اُیہ قَانُونِ جاری ہے ۱۰۴
- ۸۱ تَجَرِبَةٌ، تَسْمِيَةٌ وَ غَیْرُہَا میں بھی یہ قَانُونِ جاری ہے ۱۰۵
- ۸۲ مِيعَادٌ كَ قَانُونِ ۱۰۵
- ۸۳ وَعْدَتٌ كَ قَانُونِ ۱۰۶
- ۸۴ اُعِدَّ، اِشْأَحْ، قُوْلٌ كَ قَانُونِ ۱۰۶
- ۸۵ اَحْذَ، اِنَاةٌ میں یہ قَانُونِ شاذ اُجاری ہے ۱۰۷
- ۸۶ اَوَّلِ میں وجوباً جاری ہے ۱۰۸
- ۸۷ اُقْتُتَ میں بھی یہی قَانُونِ جاری ہے ۱۰۸
- ۸۸ تَجَاهَ، تَرَاثٌ وَ غَیْرُہَا خِلَافِ قِیَاسِ ہے ۱۰۸
- ۸۹ یَعِدُّ كَ قَانُونِ ۱۰۸
- ۹۰ عِلْمُ الصِّغَرِ كَ حَوَالِیِ سے اہم فائدہ ۱۰۹

۱
.....

.....
.....

۹
.....

۱۱۰ اتقائے ساکنین کا قانون ۲۱
۱۱۱ غم اور سبب عارضہ کا مطلب ۱۲۶

۱۲۸ ﴿قوانین ناقص﴾ ۱۳۶
•

۱ ..

..

..... ۱

۱۳۷ اَمِنْ اَوْمِنْ اِيْمَانًا کا قانون ہمزہ مبدل عود کر سکتا ہے یا نہیں؟ ۶۴، ۱۶۳

۱۳۸ كُنَّا خُلْدُ مَرْقَانِ جار کے ساتھ نہ کر کے ۱۶۳

۲

۱۶۶ متجانسین کا دوسرا قانون ۱۷۴

۱۶۷ متجانسین کا تیسرا قانون ۱۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿پیش لفظ﴾

علوم و فنون میں صرف ونحو کی کیا حیثیت اور کتنی ضرورت ہے؟ یہ بات تقریباً کسی طالب علم سے بھی مخفی نہیں ہے۔ ہر طالب علم جانتا ہے کہ قرآن و سنت، تفسیر و حدیث، فقہ و تاریخ کو کما حقہ سمجھنے کے لئے صرف ونحو کے قواعد و اصول کو سمجھنا اور یاد رکھنا از حد ضروری ہے۔ صرف ونحو بلکہ علوم دینیہ کے ہر طالب علم پر یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ کہ قرآن و سنت کے علوم و معارف کو سمجھنے کے لئے دو باتیں بہت ضروری ہیں۔

(۱) الفاظ اور کلمات کی شناخت اور حیثیت اور ان کا باہمی ربط۔

(۲) قرآن و سنت کے مفاہیم میں اقوال سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت

اور موافقت۔

الفاظ اور کلمات کی شناخت ان کی حیثیت اور باہمی ربط کا نام صرف ونحو ہے، چودہ سو سال میں جتنے بھی مفسرین، محدثین، فقہاء عظام و آئمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ گزرے ہیں یا جو حضرات ابھی موجود ہیں ان سب حضرات کی دینی خدمات، تفقہ فی الدین اور رسوخ فی العلم نہ تو کسی کالج یا یونیورسٹی کا مرہون احسان ہے اور نہ ہی کسی پروفیسر یا کسی ڈاکٹر کے مذہبی لیکچر کا نتیجہ، بلکہ ان حضرات کو حضور اکرم ﷺ کے وارث بننے کا جواز اور شرف حاصل ہے وہ علوم نبوت کو لسان نبوت کے آئینہ میں حاصل کرنے کا نتیجہ ہیا و لسان نبوت کو عربی قواعد و اصول کو بالائے طاق رکھ کر سمجھنا یا اس کے بغیر قرآن و سنت کے علوم و معارف کے حصول کا دعویٰ کرنا بہت بڑی حماقت اور نادانی ہے۔

آج کے تجدد پسند جو دین کو نئے پیرائے میں متعارف کرانا چاہتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر وہ لوگ جو قرآن و سنت کی فہم میں ٹھوکر کھا کر بزعم خود مجدد بن کر گھنٹوں

لیکچر دیتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، ان حضرات کی گمراہی اور بے راہ روی کے دو ہی وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ قرآن و سنت کے علوم و معارف کو سمجھنے کے لئے اردو کی چند کتب پر اکتفا کر کے صرف ونحو اور عربی قواعد سے بے نیاز ہو کر بزعم خود عالم اور مجتہد بن بیٹھے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کسی صاحب نے زحمت کر کے صرف ونحو کی کوئی معمولی ہُد بد حاصل بھی کی، لیکن اس نے قرآن و سنت کی فہم و تفہیم میں حضرات سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی۔ آج ٹی وی چینلوں پر اور ابلاغ کی دیگر ذرائع پر مسلمانوں کو لیکچر دینے والوں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اس شعر کے مصداق ہیں۔

خود تو ڈوبے ہیں صنم کو بھی لے ڈوبے ساقی

برادر مکرّم و استاذ محترم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی کی ہمیشہ یہ کاوش رہی ہے کہ اُمت مسلمہ کو قرآن و سنت کا صحیح اور ٹھوس علم دیا جائے اور ان کے عمل کو اقوال و اعمال سلف صالحین رحمہم اللہ کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔

آپ کی زیر نظر تصنیف درس ارشاد الصرف بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے عزیز طلبہ کرام کو چاہیے کہ درس ارشاد الصرف سے کامل استفادہ کر کے صرف میں کمال حاصل کریں تاکہ آپ مستقبل میں قرآن و سنت کی بہترین خدمت کیساتھ ساتھ ہر باطل گروہ کا بھی ٹھوس اور مدلل تعاقب کر سکیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ استاذ محترم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب زیدہ مجدد، کوجزائے خیر عطا فرمائے اور طلبہ کرام کو تادیر آپ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

از محمد امتیاز برادرِ صغیر و شاگردِ رشید

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترجمہ: تمام علوم میں علم صرف اس طرح روشن ہے جس طرح آسمان کے ستاروں کے درمیان چاند روشن ہے۔

ابتداء اور موجد: رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ صرف تھی نہ نحو، بعد میں اس کی بنیاد رکھی گئی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک اعرابی آیا اور ان کے سامنے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

إِنَّ اللَّهَ بِرَبِّي قِنَّ الْمُشْرِ كَيْنَ وَ رَسُوْلُهُ . (التوبہ) میں رَسُوْلُهُ کی جگہ رَسُوْلُهُ پڑھا جو کہ غلط ہے۔

غلط ترجمہ : اللہ، رسول اور مشرکین سے بری ہے۔

صحیح ترجمہ : اللہ اور رسول، مشرکین سے بری ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو عربی ضوابط بنانے پر غور کیا اور بیٹوں کے استاد ابوالحسن الاسود الدؤلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک ورق دیا جس میں تین چیزیں لکھی تھیں۔

(۱) كُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوعٌ

(۲) كُلُّ مَفْعُولٍ مَنْصُوبٌ

(۳) كُلُّ مُضَافٍ إِلَيْهِ مَجْرُورٌ

اور کہا کہ اس میں اضافہ کریں، تو انہوں نے باقی قواعد بنائے۔ اس طریقے سے علم نحو اور علم صرف وضع ہوا اور سب سے پہلے بنانے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ مستقل طور پر ضبط کرنے والے ابوالحسن الاسود الدؤلی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔

شروع میں علم صرف و علم نحو ایک ہی تھیں، بعد میں جب ان کو علیحدہ کیا گیا تو اس کے بارے میں دو قول ہیں کہ اس کے مدون اول کون ہیں؟

(۱) کشف الظنون، مفتاح السعادة میں لکھا ہے کہ فن صرف کی تدوین سب سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

﴿ارشاد الصرف کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ﴾

ارشاد الصرف کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی حضرت مولانا خدا بخش صاحب ہے جو ضلع گھونکی صوبہ سندھ میں پڑھاتے تھے، جس مدرسہ میں آپ پڑھاتے تھے، اس کے مہتمم حضرت مولانا عبید اللہ قدس سرہ العزیز تھے۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ بندہ کے دو واسطوں سے استاذ بنتے ہیں، ایک واسطہ حضرت مولانا نصر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کا ہے جو بندہ کے بلا واسطہ استاذ ہیں، اور دوسرا واسطہ بندہ کے استاذ کے استاذ اور مصنف ارشاد الصرف کے شاگرد مولانا عبد المجید لنجاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

﴿علم الصرف کا مقام و مرتبہ﴾

ہر مسلمان کو شریعت کے احکامات کو پورا کرنا ضروری ہے، اور احکام شریعت قرآن و سنت سے پہچانی جاتی ہیں اور قرآن و سنت کے احکامات کو جاننے کے لئے عربی زبان کی سمجھ ہونا لازمی ہے تاکہ شریعت کے مطابق عمل کر سکیں۔ علم صرف وہ علم ہے جس سے ہمیں عربی زبان کی سمجھ حاصل ہوتی ہے، اس لئے علم صرف حاصل کرنا ضروری ہے۔

امام رازیؒ نے لکھا ہے : علم صرف، علم لغت اور علم نحو تمام مسلمان پر فرض کفایہ ہے، اور ہر ایک پر اس کو حاصل کرنا مستحب ہے۔

بعض نے فرمایا : الصَّرْفُ أَمُّ الْعُلُومِ وَالنَّحْوُ أَبُوهَا

ترجمہ : صرف تمام علوم کی ماں ہے اور نحو باپ ہے۔

بعض نے فرمایا : الصَّرْفُ فِي الْعُلُومِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُومِ

پہلے فن کی حیثیت سے ابو عثمان بکر بن حبیب النمازنی (متوفی ۲۳۸ھ یا ۲۴۹ھ) نے کی ہے۔ اور ان سے پہلے یہ الگ فن کی حیثیت سے مدون نہیں تھا، بلکہ خوبی میں اسکے مسائل ذکر کر دیئے جاتے تھے۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی تحقیق یہ ہے کہ فن صرف کے مدون اول ابو عثمان بکر بن حبیب النمازنی نہیں بلکہ ان سے ایک صدی قبل امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۵۰ھ) ہیں، جو فقہ کے مدون اول ہونے کے علاوہ صرف میں بھی ایک مستقل رسالہ تصنیف فرما چکے تھے، رسالہ کا نام ”المقصود“ ہے جو مصر کے مشہور مکتبہ و مطبع مصطفیٰ البابی الحلی سے ۱۳۵۹ھ بمطابق ۱۹۴۰ء میں طبع ہوا ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ رسالہ مکہ مکرمہ میں ایک کتب فروش سے ۱۳۸۴ھ میں ملا تھا۔ نہایت جامع، مختصر مگر واضح اور منضبط متن ہے، اس پر تین شرحیں بھی ساتھ ہی چھپی ہوئی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) المطلوب (۲) امعان النظر (۳) روح الشروح
المقصود اور یہ تینوں شرحیں جناب احمد سعد علی استاذ جامعہ ازہر کی تصحیح کے بعد شائع ہوئی ہیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تصنیف کا نام معجم المطبوعات العربیہ میں بھی ہے، اس میں اس تصنیف کا ذکر تین جگہ پر ہے، اور تینوں جگہ اس کو امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے البتہ ایک جگہ کشف الظنون کے حوالہ سے اس کتاب (المقصود) کے مؤلف کے بارے میں اختلاف نقل کیا ہے، کہ بعض نے امام صاحب کو قرار دیا اور بعض نے کوئی اور بتایا۔ آخر میں مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اس کتاب (المقصود) کی نسبت امام صاحب کی طرف صحیح ہو جیسے کہ ظن غالب ہے تو یہ کتاب اس بات کی خود شاہد

ہے کہ امام صاحب ہی فن صرف کے بھی مدون اول ہیں۔ (بحوالہ علم الصیغہ اردو، ص ۷۷، ۱۸) کسی بھی علم کو سیکھنے کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا جاننا ضروری ہے :

(۱) تعریف علم (۲) موضوع علم (۳) غرض علم

﴿علم الصرف کی تعریف، موضوع اور غرض و غایہ﴾

تعریف علم الصرف : اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِأَصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ الْكَلِمِ
الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ أَصْلٍ وَبِنَاءٍ وَرَدٍّ وَبَدَلٍ.

ترجمہ: صرف ایسے اصول کے جاننے کا نام ہے جس کے ذریعے سے تینوں کلمے (اسم، فعل، حرف) کے احوال پہچانے جائیں، اصل، بناء اور رد و بدل کے اعتبار سے۔
موضوع علم الصرف : كَلِمَاتٌ لُغَةٌ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ اِسْتِثْقَا قٍ وَ بِنَاءٍ وَ تَغْلِيلٍ وَ رَدٍّ وَ بَدَلٍ.

ترجمہ: علم صرف کا موضوع ہے لغت عرب کے کلمات ہیں اشتقاق، بناء، تغلیل اور رد و بدل کے اعتبار سے۔

غرض الصرف : صِيَانَةُ الذَّهْنِ عَنِ الْخَطَا فِي الصِّيْغَةِ.

ترجمہ: صیغہ میں غلطی سے ذہن کو بچانا۔

مؤل : بناء کی تعریف کریں؟

جواب : ایک کلمے کو دوسرے کلمے سے یا ایک صیغے کو دوسرے صیغے سے بنانے کو بناء کہا جاتا ہے۔

مؤل : صیغہ کی تعریف کریں؟

جواب : الصِّيْغَةُ هِيَ الصُّوْرَةُ السَّاحِصَةُ مِنْ تَرْكِيبِ حُرُوفٍ وَ

حَرَكَاتٍ وَ سَكَنَاتٍ، كَيَضْرِبُ.

ترجمہ: حروف، حرکات اور سکناات کے ملانے سے جو صورت حاصل ہوتی ہے اسے صیغہ کہا جاتا ہے، جیسے يَضْرِبُ

تعریف عامل: جس چیز کے تقاضے سے اسم پر یکے بعد دیگرے تین قسم (فاعلیت، مفعولیت اور مجروریت) کے معانی پیدا ہوتے ہیں اس کو عامل کہتے ہیں۔

مؤلل: عامل لفظی کسے کہتے ہیں؟

جواب: الْعَامِلُ اللَّفْظِيُّ مَا يُتَلَفَّظُ بِهِ أَوْ بِمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ.

ترجمہ: عامل لفظی وہ عامل ہے جس کا بذات خود تلفظ کیا جاسکے یا اس پر دلالت کرنے والے کسی لفظ کا تلفظ ہو سکے۔ اس میں تین قسمیں داخل ہو جاتی ہیں۔

(۱) عامل لفظی مذکور

(۲) عامل محذوف، اس لئے کہ اس کا تلفظ ہو سکتا ہے اور کسی وقت بالفعل بھی کر لیا

جاتا ہے۔

(۳) معنی فعل، جو اسم اشارہ اور حرف تنبیہ وغیرہ سے سمجھ میں آتا ہے۔ مثلاً هَذَا زَيْدٌ قَائِمًا۔ کا عامل وہ معنی فعل ہے جو ذَا، اسم اشارہ سے سمجھ میں آتا ہے۔ جیسے أُشِيرُ، اور هَا حرف تنبیہ سے اُنْبَهُ سمجھ میں آتا ہے۔ یہاں معنی فعل کا اگرچہ تلفظ نہیں ہو سکتا لیکن اس پر دلالت کرنے والے لفظ أُشِيرُ، اُنْبَهُ کا تلفظ ہو سکتا ہے۔

مؤلل: عامل معنوی کی تعریف کریں؟

جواب: الْعَامِلُ الْمَعْنَوِيُّ مَا يُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَلَيْسَ لِلِّسَانِ حَظٌّ فِيهِ.

عامل لفظی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عامل قیاسی (۲) عامل سماعی

الْقِيَاسِيُّ مَا لَا يُمَكِّنُ تَعْيِينَهُ، إِلَّا بِالْمَفْهُومِ الْكُلِّيِّ لِتَعَدُّرِ جُزْئِيَّاتِهِ
الْفَائِتَةِ لِلْحَضَرِ وَالسَّمَاعِيِّ مَا يُمَكِّنُ تَعْيِينَهُ بِأَشْخَاصِهَا كَحُرُوفٍ جَارَّةٍ.

﴿حروف کی اقسام﴾

حروف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حروف مبانی: وہ حروف ہیں جن سے کلمات بنتے ہیں۔ جیسے حروف

تہجی۔

(۲) حروف معانی: وہ حروف ہیں جن معانی دار ہوں۔ جیسے مِنْ اور

إِلَى وغیرہ۔

﴿حروف اصلیہ وزائدہ کا بیان﴾

وہ حروف جن سے کلمات بنتے ہیں، دو قسم پر ہیں۔

(۱) اصلیہ (۲) زائدہ

حروف اصلیہ کی تعریف: حروف اصلیہ وہ حروف ہیں جو گردان کے تمام صیغوں میں پائے جائیں جیسے خَرَجَ میں (خ، ر، ج) کہ یہ گردان کے تمام صیغوں میں پائے جاتے ہیں۔

حروف زائدہ کی تعریف: حروف زائدہ وہ حروف ہیں جو گردان کے تمام صیغوں میں نہ پائے جائیں جیسے اُكْرِمَ کہ اس میں ہمزہ زائدہ ہے اس لئے کہ یہ گردان کے تمام صیغوں میں نہیں پایا جاتا، جیسے يُكْرِمُ میں نہیں ہے۔

اشکال نمبر ۱: حروف اصلی کی یہ تعریف دخولی غیر سے مانع نہیں اس لئے یہ صَرَفَ کی ر، جَلَبَبَ کی ب، اجْتَنَبَ کی ت اور اسْتَخْرَجَ کی س، ت پر

صادق آتی ہے اس لئے کہ گردان کے تمام صیغوں میں یہ حروف پائے جاتے ہیں، حالانکہ یہ حروف زائدہ ہیں۔

جو (ب) : حروف اصلی کی تعریف میں گردان کے تمام صیغوں سے کسی ایک باب کے تمام صیغے مراد نہیں بلکہ تمام ابواب کے صیغے مراد ہیں خواہ وہ ابواب مجرد کے ہوں یا مزید کے، اور یہ مذکورہ حروف زائدہ مجرد کے ابواب کی گردانوں کے صیغوں میں نہیں پائے جاتے، اس لئے کہ صَرَف کا مجرد صَرَف اور اجْتَنَب کا مجرد جَنْب ہے جن میں یہ حروف نہیں ہیں۔

اشکال نمبر ۲ : یہ تعریف پھر بھی درست نہیں اس لئے کہ یہ جامع نہیں تمام افراد کو، اس لئے کہ اس سے وَعَدَ يَعِدُ کی واو جو حرف اصلی ہے خارج ہو جاتی ہے اس وجہ سے کہ یہ تمام صیغوں میں موجود نہیں جیسے يَعِدُ وغیرہ اس سے خالی ہیں۔

جو (ب) : یہ جامع ہے اس لئے کہ تعریف میں تمام صیغوں میں پائے جانے سے مراد یہ ہے کہ تعلیل سے قبل پایا جاتا ہو اور یہاں تعلیل سے قبل موجود ہے تعلیل کے بعد ساقط ہوئی۔ اصل میں يَوْعِدُ تھا يَعِدُ کے قانون سے واو ساقط ہوئی (یہ دونوں اشکال مع الاجوبہ نوادر الاصول میں موجود ہیں)

اشکال نمبر ۳ : حرف اصلی کی یہ تعریف مانع نہیں دخول غیر سے، اس لئے کہ اس میں اُس باب افتعال، استفعال کی تاء، سین داخل ہو جاتی ہیں جن میں خاصیت ابتداء پائی جاتی ہے بایں طور کہ خاصیت ابتداء کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس کا مجرد بالکل مستعمل نہ ہو جب اس کا مجرد مستعمل نہ ہو بلکہ دائماً مزید فیہ مستعمل ہوں، تو اس صورت میں ان مستعمل شدہ گردانوں کے تمام صیغوں میں یہ حروف پائے جاتے ہیں لہذا اس قسم کے باب افتعال، استفعال کی تاء، سین کو حروف اصلیہ میں شامل کرنا چاہئے (خاصیت

ابتداء کی ایک مثال اِنْتَهَامَ بمعنی بھیڑ کا چرنے کی مدت تک پہنچنا ہے)

جو (ب) : حرف اصلی کی تعریف میں جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام ابواب (خواہ مجرد کے ہوں یا مزید فیہ کے) مراد ہیں اس میں یہ تعیم ہے کہ مجرد مستعمل ہو یا مستعمل تو نہ ہو لیکن ہم استعمال کریں تو پھر یہ حروف موجود نہ ہونگے، لہذا اس تعیم سے اشکال رفع ہوا کَمَا لَا يَخْفَى۔

حروف اصلیہ کا حکم : ان کا حکم یہ ہے کہ ثلاثی میں فاء، عین، ایک لام رباعی میں فاء، عین، دو لام اور خماسی میں فاء، عین، تین لام کے مقابلہ میں ہوں، جیسے ضَرَبَ بَرَزَن فَعَلَ، دَخَرَ جَ بَرَزَن فَعَلَ اور جَحَمَرَشُ بَرَزَن فَعَلَ۔

حروف زائدہ کا حکم : ان کا حکم یہ ہے کہ ثلاثی میں فاء، عین، ایک لام رباعی میں فاء، عین، دو لام اور خماسی میں فاء، عین، تین لام کے مقابلہ میں نہ ہوں، جیسے اُكْرِمَ بَرَزَن اَفْعَلَ میں ہمزہ، تَدْخَرَ بَرَزَن تَفْعَلَ میں تاء اور خُنْدَرِيْسُ بَرَزَن فَعْلِلَ میں یاء۔

حروف زائدہ کی تقسیم : حروف زائدہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) تقسیم اول (۲) تقسیم ثانی

(۱) تقسیم اول کے اعتبار سے حروف زائدہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) زائدہ برائے اشتقاق

(۲) زائدہ برائے نقل باب

(۳) زائدہ برائے الحاق

(۱) زائدہ برائے اشتقاق : وہ حرف زائدہ ہے جو ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بناتے وقت زیادہ کیا جائے۔ جیسے ضَرَبَ ماضی سے مضارع بناتے وقت یاء بڑھائی گئی

اور واحد مؤنث غائبہ ماضی بناتے وقت تاء ساکنہ بڑھائی گئی تو ضَرَبَ سے يَضْرِبُ اور ضَرَبْتُ بنا۔

پہچان : زائد برائے اشتقاق کی پہچان یہ ہے کہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں نہ ہو اور باقی میں ہو۔ جیسے يَضْرِبُ کہ اس میں یاء زائد برائے اشتقاق ہے اور اس کے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں نہیں، جو کہ ضَرَبَ ہے۔

(۲) زائدہ برائے نقل باب: یہ وہ حرف زائد ہے جو ایک باب سے دوسرے باب کو بناتے وقت بڑھایا جائے، جیسے خَرَجَ ثلاثی مجرد سے اِسْتَخْرَجَ باب استفعال ثلاثی مزید فیہ بناتے وقت الف، سین اور تاء بڑھائے گئے۔

پہچان : زائدہ برائے نقل باب کی پہچان یہ ہے کہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی میں کوئی حرف زائد برائے نقل باب کے طور پر بڑھایا گیا ہو، لیکن اس کے مادہ مجرد میں یہ حرف زائد نہ ہو۔

مثلاً : اِسْتَخْرَجَ (ا، س، ت حروف زائدہ برائے نقل باب ہیں) جو اسکے مجرد خَرَجَ میں نہیں ہیں۔

(۳) زائدہ برائے الحاق: یہ وہ حرف ہے جو ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہم وزن کرنے کے وقت زیادہ کیا جائے۔ جیسے جَلَبَ کو ذَخْرَجَ رباعی مجرد کے ہم وزن کرنے کے لئے اس کے آخر میں دوسری باء بڑھائی گئی تو جَلَبَ ہوا، یہ کلمہ ملحق رباعی ہے۔

پہچان: اس کی پہچان کا کوئی طریقہ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ قیاس کے خلاف سماع سے ثابت ہے اور سماع پر موقوف ہے قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

(۲) تقسیم ثانی کے اعتبار سے حروف زائدہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حرف زائد ماقبل کے جنس سے ہو۔ جیسے جَلَبَ میں دوسری باء زائدہ ہے۔

حکم : حکم یہ ہے کہ وزن میں اس حرف زائد کے مقابلے میں وہ حرف آئے گا جو اس کے جنس کے مقابلہ میں آتا ہے۔ مثلاً: جَلَبَ بروزن فَعْلَلَّ یہاں پہلے حرف باء کے مقابلہ میں (ل) آیا ہے تو دوسرے کے مقابلے میں بھی (ل) آئے گا۔ نیز اس قسم کا حرف زائد انتیس (۲۹) حروف تہجی میں سے کوئی بھی آ سکتا ہے۔

(۲) حرف زائد ماقبل کے جنس سے نہ ہو۔ جیسے ضَارِبُ بروزن فَاعِلٌ کہ اس میں الف زائدہ ہے ماقبل کی جنس سے نہیں ہے۔

حکم : دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ وزن میں وہی حرف زائد اسی شکل پر آئے گا جو موزون میں ہے۔

مثلاً: ضَارِبُ بروزن فَاعِلٌ یہاں پہلے حرف (موزون) کا الف زائدہ ہے، وزن میں اسی شکل میں آیا ہے۔ نیز اس قسم کا حرف زائد صرف دس (۱۰) حروف تہجی میں سے آ سکتا ہے ان دس (۱۰) حروف کو درج ذیل جملوں میں جمع کیا گیا ہے سَلَّلْتُمُوْ يٰهَا، اَلْيَوْمَ تَنْسَاهَا، هَوَيْتَ السَّمَانَا۔

نوٹ: تقسیم اول کی اقسام ثلاثہ میں صرفیوں کے نزدیک کون سا زائد معتبر ہے؟
جواب: صرفیوں کے نزدیک تقسیم اول کی آخری دو قسمیں (یعنی زائد برائے نقل باب و زائد برائے الحاق) معتبر ہیں، زائد برائے اشتقاق کا ان کے نزدیک اعتبار نہیں ہے، بلکہ جس کلمہ میں وہ ہوگا اس کو زائد نہیں کہیں گے، اس وجہ سے صرفی لوگ ضَرَبْتُ وغیرہ کو ثلاثی مجرد کہتے ہیں مزید فیہ نہیں کہتے۔



(۲) ثلاثی مزید فیہ کی تعریف : اس ثلاثی کو کہتے ہیں جس میں تین حروف
اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلْ، مُکْتَسِبٌ بروزن مُفْتَعِلٌ
رباعی کی اقسام : رباعی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) رباعی مجرد (۲) رباعی مزید فیہ

(۱) رباعی مجرد کی تعریف : اس رباعی کو کہتے ہیں جس میں چار حروف اصلیہ
کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے ذَخْرَجَ بروزن فَعْلَلْ اور جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلْ
(۲) رباعی مزید فیہ کی تعریف : اس رباعی کو کہتے ہیں جس میں چار حروف
اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے تَدَخْرَجَ بروزن تَفْعَلَلْ اور صُنْدُوقٌ
بروزن فُعْلُوْلُ

خماسی کی اقسام : خماسی کی دو قسمیں ہیں۔

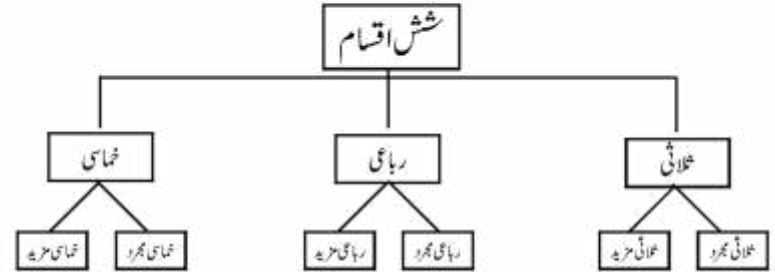
(۱) خماسی مجرد (۲) خماسی مزید فیہ

(۱) خماسی مجرد کی تعریف : اس خماسی کو کہتے ہیں جس میں پانچ حروف اصلیہ
کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے جَحْمَرِشْ بروزن فَعْلَلِلْ
(۲) خماسی مزید فیہ کی تعریف : اس خماسی کو کہتے ہیں جس میں پانچ حروف
اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے خَنْدَرِیْسْ بروزن فَعْلَلِلِلْ

﴿حروف اصلیہ اور زائدہ کا میزان و پہچان کا طریقہ﴾

میزان ثلاثی : ثلاثی کا میزان فاء، عین، ایک لام ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ
کلمہ کا وزن نکال کر دیکھیں جو حروف فاء، عین، ایک لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلیہ
ہونگے اور جو ان کے مقابلہ میں نہ ہوں وہ زائدہ ہونگے۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلْ میں فاء

شش اقسام کی تفصیل



(۱) ثلاثی کی تعریف : اسم و فعل میں سے اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں تین
حروف اصلیہ ہوں۔ مثلاً: فَرَسٌ بروزن فَعْلٌ اور جَامُوسٌ بروزن فَاغُولٌ،
اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلْ (ف، ع، ل)

(۲) رباعی کی تعریف : اسم و فعل میں سے اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں چار
حروف اصلیہ ہوں۔ مثلاً: جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلْ، صُنْدُوقٌ بروزن فُعْلُوْلُ اور
ذَخْرَجَ بروزن فَعْلَلْ، تَدَخْرَجَ بروزن تَفْعَلَلْ۔ (ف، ع، ل، ل)

(۳) خماسی کی تعریف : خماسی اس اسم کو کہتے ہیں جس میں پانچ حروف
اصلیہ ہوں۔ مثلاً: جَحْمَرِشْ بروزن فَعْلَلِلْ، خَنْدَرِیْسْ بروزن
فَعْلَلِلِلْ۔ (ف، ع، ل، ل، ل)

ثلاثی کی اقسام : ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ

(۱) ثلاثی مجرد کی تعریف : اس ثلاثی کو کہتے ہیں جس میں تین حروف اصلیہ

کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے صَرَبَ بروزن فَعْلٌ

کے مقابلہ میں ک، عین کے مقابلہ میں راء، اور لام کے مقابلہ میں میم ہے لہذا یہ تینوں حروف اصلیہ ہیں اور شروع کا ہمزہ چونکہ ان کے مقابلہ میں نہیں لہذا یہ تینوں زائدہ ہے۔

میزان رباعی: رباعی کا میزان فاء، عین، اور دو لام ہیں، اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کا وزن نکال کر دیکھیں جو حروف فاء، عین اور دو لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلیہ ہونگے اور باقی زائدہ، جیسے تَدَخْرَجَ بروزن تَفَعَّلَ میں د، ح، ر، ج اصلیہ ہیں اور تاء زائدہ ہے۔

میزان خماسی: خماسی کا میزان فاء، عین تین لام ہیں، اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کا وزن نکال کر دیکھیں جو حروف فاء، عین، اور تین لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلیہ ہونگے اور باقی زائدہ، جیسے خَنْدَرِيسُ بروزن فَعْلَلِيْلٌ میں خ، ن، د، ر، س اصلیہ ہیں اور یاء زائدہ ہے۔

﴿حروف زائدہ کی کمی و زیادتی کے اعتبار سے فعل واسم کی اقسام﴾

فعل کی اقسام: اس اعتبار سے فعل کی پانچ قسمیں بنتی ہیں:

- (۱) فعل ثلاثی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے اَكْرَمَ
- (۲) فعل ثلاثی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے تَصَرَّفَ
- (۳) فعل ثلاثی ہو اور تین حرف زائد ہوں، جیسے اسْتَخْرَجَ
- (۴) فعل رباعی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے تَدَخْرَجَ
- (۵) فعل رباعی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے اِخْرَجَہم بروزن اِفْعَلَّلَ۔

اسم کی اقسام: اس اعتبار سے اسم کی نو قسمیں بنتی ہیں۔

- (۱) اسم ثلاثی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ

- (۲) اسم ثلاثی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ
- (۳) اسم ثلاثی ہو اور تین حرف زائد ہوں، جیسے قُلْتُسُوَةٌ بروزن فَعْنُلُوَةٌ
- (۴) اسم ثلاثی ہو اور چار حرف زائد ہوں، (لیکن اسکی مثال اسماء میں نہیں ہے)
- (۵) اسم رباعی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے صُنْدُوْقٌ بروزن فُعْلُوْلٌ
- (۶) اسم رباعی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے عُنْكَبُوْتُ بروزن فَعْلَلُوْتُ۔
- (۷) اسم رباعی ہو اور تین حرف زائد ہوں، جیسے عَبُوْتَرَانٌ بروزن فَعُوْلَانٌ
- (۸) اسم خماسی ہو اور ایک حرف زائد ہو، جیسے خَنْدَرِيسُ بروزن فَعْلَلِيْلٌ
- (۹) اسم خماسی ہو اور دو حرف زائد ہوں، جیسے اَصْطَفَلِيْنٌ بروزن فَعْلَلِيْنٌ

﴿لفظ کی اقسام﴾

لفظ: لفظ کا لغوی معنی ”پھینکنا“ ہے، اصطلاح میں لفظ اس آواز کو کہتے ہیں جو حروف تہجی پر مشتمل ہو، مثلاً زَيْدٌ۔

لفظ کی اقسام: لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

- (۱) لفظ موضوع (۲) لفظ مہمل

(۱) لفظ موضوع: لفظ موضوع اس لفظ کو کہتے ہیں جو معنی دار ہو، یعنی جس لفظ کے معنی ہوں وہ لفظ موضوع کہلاتا ہے۔ مثلاً كِتَابٌ، زَيْدٌ

(۲) لفظ مہمل: لفظ مہمل اس لفظ کو کہتے ہیں جو معنی دار نہ ہو، یعنی جس لفظ کے معنی نہ ہوں وہ لفظ مہمل کہلاتا ہے، مثلاً کتاب شتاب میں شتاب لفظ مہمل ہے۔

لفظ موضوع کی اقسام: لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں۔

- (۱) مفرد (۲) مرکب

(۱) مفرد یا کلمہ : مفرد یا کلمہ اُس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو ایک معنی پر دلالت کرے، یعنی ایک معنی بتائے۔ مثلاً کِتَابٌ، زَيْدٌ، فَلَنْسُوْةٌ۔

(۲) مرکب یا جملہ : مرکب اُس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ معنی پر دلالت کرے، یعنی دو معنی بتائے، مثلاً غُلَامٌ زَيْدٌ۔ (زید کا غلام)
مفرد یا کلمہ کی اقسام : مفرد یا کلمہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف (ان کو ”سہ اقسام“ بھی کہتے ہیں)

(۱) اسم : اس مفرد کو کہتے ہیں جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور اسمیں کوئی زمانہ نہیں پایا جائے، مثلاً زَيْدٌ، فَلَنْسُوْةٌ۔

(۲) فعل : اس مفرد کو کہتے ہیں جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور اسمیں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، مثلاً ضَرَبَ (مارا اس ایک آدمی نے)۔

(۳) حرف : اس مفرد کو کہتے ہیں جو معنی مستقل پر دلالت نہ کرے، یعنی کسی اور کلمہ کا محتاج ہو، اور اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جائے مثلاً بِسْرُتٌ مِنَ الْبَصْرِ إِلَى الْكُوْفَةِ (اس جملے میں من اور الی)۔

تنبیہ: معنی مستقل اُس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنے مقصد کو بیان کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو، اور اُس کے ساتھ کسی اور کلمہ کو لگانے کی ضرورت نہ ہو۔

﴿اسم کی اقسام﴾

اسم کی تین قسمیں ہیں : (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

(۱) مصدر : وہ اسم ہے کہ جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا مگر اس سے بہت سے لفظ بنتے ہیں جیسے نَصَرَ، ضَرَبَ وغیرہ (اشتقاق ہوتا ہو) مصدر سے بارہ (۱۲) قسم کے لفظوں کا اشتقاق ہوتا ہے۔ یعنی ۱۲ چیزوں/کلمات مشتق ہوتے ہیں، ان کو دو ازدہ

اقسام بھی کہتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل مجہد (۴) فعل نفی
(۵) فعل امر (۶) فعل نہی (۷) اسم فاعل (۸) اسم مفعول
(۹) صفت مشبہ (۱۰) اسم ظرف (۱۱) اسم آلہ (۱۲) اسم تفضیل
(۲) مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، جیسے ضَرَبْتُ سے ضَارِبٌ، نَصَرْتُ سے نَاصِرٌ وغیرہ۔

(۳) جامد : وہ اسم ہے جو نہ تو کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا ہو، جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ

کلام عرب کا میزان: جس کے ذریعے سے کلمہ کا وزن کیا جاتا ہے، تین حروف ہیں (ف، ع، ل) جیسے فَعَلَ، جو ثلاثی مجرد کے وزن کے لئے ہیں۔ پھر رباعی مجرد میں چار اصلی حروف ہیں (ف، ع، ل، ل) فَعْلَلْ اور آخر میں خماسی مجرد میں پانچ حروف اصلی ہیں (ف، ع، ل، ل، ل) جیسے فَعْلَلَلْ ان کے مقابلہ کے حروف کو حروفِ اصلیہ کہا جاتا ہے۔

﴿علامات اسم﴾

(۱) شروع میں الف لام کا ہونا، جیسے الْحَمْدُ

(۲) شروع میں حرفِ جر (حروفِ جارہ کل ۷ ہیں) کا ہونا، جیسے بِزَيْدٍ حُرُوفٍ

جارہ اس شعر میں جمع ہیں۔

بَاؤُ تَاؤُ كَافُ وَ لَامُ وَاؤُ مَنْدُ وَ مَذْ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِي عَنْ عَلِيٍّ حَتَّى الْيَا

- (۳) آخر میں تنوین کا ہونا، جیسے رَجُلٌ
 (۴) مضاف کا ہونا، جیسے غُلَامٌ زَيْدٌ میں غُلَامٌ مضاف ہے۔
 (۵) موصوف کا ہونا، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ موصوف ہے۔
 (۶) شروع میں حرف ندا (۵ حروف ہیں یا، ایا، ہیا، ای، اُ) کا ہونا، جیسے یَا رَجُلُ
 (۷) تشنیہ کا ہونا، جیسے رَجُلَانِ
 (۸) جمع کا ہونا، جیسے مُسْلِمُونَ
 (۹) تصغیر کا ہونا (مُصَغَّرٌ ہونا)، جیسے رُجُلٌ
 (۱۰) منسوب کا ہونا (آخر میں یائے نسبی کا ہونا جو کہ مشدد ہوتا ہے)، جیسے مِصْرِيٌّ
 (۱۱) کسی شخص کا نام ہونا، جیسے زَيْدٌ
 (۱۲) آخر میں گول تاء (ة) کا ہونا، جیسے مَكَّةُ
 (۱۳) الف مقصورہ کا ہونا (کلمہ کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو)، جیسے حُبْلِيٌّ
 (۱۴) الف مدودہ کا ہونا، (کلمہ کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ ہو)، جیسے حَمْرَاءُ
 (۱۵) کلمہ کے شروع میں میم زائدہ کا ہونا، جیسے مَضْرُوبٌ
 (۱۶) مسند الیہ کا ہونا، (جس کے متعلق کوئی بات بتائی جائے)۔ جیسے زَيْدٌ
 عَالِمٌ میں زَيْدٌ مسند الیہ ہے۔

﴿علامات فعل﴾

- (۱) کلمہ کے شروع میں حروف اتین میں سے کسی حرف کا آنا، جیسے اضْرَبْ، تَضْرِبْ
 (۲) کلمہ کے شروع میں قَدْ کا آنا، جیسے قَدْ ضَرَبَ
 (۳) کلمہ کے شروع میں سین کا آنا، جیسے سَيَعْلَمُونَ

- (۴) کلمہ کے شروع میں سَوْفَ کا آنا، جیسے سَوْفَ يَعْلَمُونَ
 (۵) کلمہ کے آخر میں الف علامت تشنیہ و ضمیر فاعل کا آنا، جیسے ضَرْبًا
 (۶) کلمہ کے آخر میں واو ساکن علامت جمع مذکر ضمیر فاعل کا آنا، جیسے ضَرْبُوا
 (۷) کلمہ کے آخر میں تائے ساکن علامت تانیث کا آنا، جیسے ضَرْبَتْ
 (۸) کلمہ کے آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مونث و ضمیر فاعل کا آنا، جیسے ضَرْبُنَ
 (۹) کلمہ کے آخر میں ث، ب، ث کا آنا، جیسے ضَرْبَتْ، ضَرْبَتْ، ضَرْبَتْ
 (۱۰) کلمہ کے شروع میں حروف ناصبہ کا داخل ہونا، جیسے لَنْ يَضْرِبَ
 (۱۱) امر کا ہونا، جیسے اضْرِبْ
 (۱۲) کلمہ کے آخر میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ کا آنا، جیسے اضْرِبَنَّ
 (۱۳) حرف جازم کا داخل ہونا، جیسے لَمْ يَضْرِبْ
 علاماتِ حرف : اسم اور فعل کی علامت میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے
 مِنْ اور إِلَى

﴿ہفت اقسام﴾

- کلام عرب میں کوئی اسم اور فعل ان سات قسموں میں سے کسی قسم سے خالی نہیں ہوگا۔
 (۱) صحیح (تندرست) : اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں کوئی حرف علت، ہمزہ (ء) اور دو حروف صحیح ایک جنس کے نہ ہوں، جیسے
 ضَرْبَ (حروف علت تین ہیں و، ا، ی)
 (۲) مہموز (کبڑا) : مہموز اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ہمزہ (ء) ہو۔

مہموز کی اقسام : مہموز کی تین قسمیں ہیں۔

(الف) مہموز الفاء (ب) مہموز العین (ج) مہموز اللام

(الف) مہموز الفاء: وہ مہموز ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو، جیسے اَمَرَ

(ب) مہموز العین: وہ مہموز ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو، جیسے مَسَلَّ

(ج) مہموز اللام: وہ مہموز ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو، جیسے قَرَأَ

(۳) مثال (مشابہ ہونا): مثال اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے ف کلمہ

کے مقابلے میں کوئی حرف علت ہو۔

مثال کی اقسام : مثال کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) مثال واوی (ب) مثال یائی

(الف) مثال واوی: وہ مثال ہے جس کے ف کلمہ کے مقابلے میں حرف

علت ”واو“ ہو، جیسے وَعَدَ

(ب) مثال یائی: وہ مثال ہے جس کے ف کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ”یا“

”ہو، جیسے يَسَّرَ“

تنبیہ: الف چونکہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور کلمہ کی ابتدا کبھی ساکن حرف سے

نہیں ہوتی اس وجہ سے مثال الفی نہیں ہے۔

(۴) اجوف (کھوکھلا): اجوف اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ

کے مقابلے میں کوئی حرف علت ہو۔

اجوف کی اقسام : اجوف کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) اجوف واوی (ب) اجوف یائی

(الف) اجوف واوی: وہ اجوف ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف

علت ”واو“ ہو، جیسے قَالَ صَلِّ میں قَوْلَ تھا۔

(ب) اجوف یائی: وہ اجوف ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف

علت ”یا“ ہو، جیسے بَاعَ صَلِّ میں بَيْعَ تھا۔

نوٹ: اجوف الفی میں عین کلمہ کے مقابلے میں جو الف آتا ہے وہ اصل میں ”واو“

یا ”یا“ سے ہی بدلا ہوا ہوتا ہے۔

(۵) ناقص (نا تمام، ادھورا): ناقص اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے

لام کلمہ کے مقابلے میں کوئی حرف علت ہو۔

ناقص کی اقسام : ناقص کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) ناقص واوی (ب) ناقص یائی

(الف) ناقص واوی: وہ ناقص ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت

”واو“ ہو، جیسے ذَعُوْ

(ب) ناقص یائی: وہ ناقص ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت

”یا“ ہو، جیسے رَمَى

(۶) مضاعف (دو گنا): مضاعف اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے

عین اور لام کلموں کے مقابلے میں کوئی دو حروف صحیح ایک جنس کے آجائیں۔

مضاعف کی اقسام : مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) مضاعف ثلاثی (ب) مضاعف رباعی

(الف) مضاعف ثلاثی: اس مضاعف کو کہا جاتا ہے جس کے عین (ع)

اور لام (ل) کلموں کے مقابلے میں کوئی دو حروف صحیح ایک جنس کے آجائیں۔ جیسے مَدَّ

اصل میں مَدَدَ تھا بروزنِ فَعَلَ

تنبیہ : مضاعف ثلاثی کی یہ تعریف اکثر استعمال کے اعتبار سے ہے ورنہ جس کلمہ کے فاء، عین یا فاء، لام کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس سے آئیں، جیسے تَسْرَ اور سَلَسَ تو اس کو بھی مضاعف ثلاثی کہتے ہیں۔

(ب) مضاعف رباعی : اس مضاعف کو کہا جاتا ہے جس کے فاء، لام اول اور عین، لام ثانی کے مقابلے میں کوئی دو حرف صحیح ایک جنس کے آجائیں۔ جیسے زُلْزَلْ بروزن فَعْلَلْ

(۷) لفیف (لپٹا ہوا) : لفیف اسم و فعل میں سے وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلے میں دو حرف علت ہوں۔ (اگر تین حروف علت بھی آجائیں تو بھی لفیف کہلائے گا)

لفیف کی اقسام : لفیف کی دو اقسام ہیں۔

(الف) لفیف مقرون (ب) لفیف مفروق

(الف) لفیف مقرون (ملا ہوا) : اس لفیف کو کہتے ہیں جس کے عین اور

لام کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ جیسے طَوٰی

تنبیہ : لفیف مقرون کی یہ تعریف اکثر استعمال کے اعتبار سے ہے ورنہ اگر فاء، عین کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف علت آجائیں، جیسے یَوْمَ اسی طرح تینوں حروف اصلیہ کے مقابلہ میں حرف علت آجائیں تو اس کو بھی لفیف مقرون کہتے ہیں۔ جیسے وَاِیَّ

(ب) لفیف مفروق (جدا) : اس لفیف کو کہتے ہیں جس کے فاء اور لام

کے مقابلے میں حرف علت ہو، جیسے وَفٰی

﴿تعریفات افعال﴾

فعل ماضی : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ گزشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے، جیسے ضَرَبَ (مارا اس ایک آدمی نے)

فعل مضارع : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ حال یا استقبال میں واقع ہونا سمجھا جائے، جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)

فعل مجزئ : وہ فعل ہے جس سے ماضی منفی کے معنی سمجھے جائیں، جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے)

فعل نفی : (موکد بن) وہ فعل ہے جس سے زمانہ استقبال میں فعل کے نفی کی تاکید سمجھی جائے، جیسے لَنْ یَضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد)

فعل امر : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم سمجھا جائے، جیسے اضْرِبْ (تو مار)

فعل نہی : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم سمجھا جائے، جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)

﴿تعریفات اسماء﴾

اسم فاعل : وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہوا جس کے ساتھ فعل قائم ہو، جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)

اسم مفعول : وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہوا ہو، جیسے مَضْرُوبٌ (مارا ہوا ایک مرد)

صفت مشبہ : وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے

۷

جس میں مصدری معنی بطور ثبوت (یعنی پائیداری) کے پایا جاتا ہو، جیسے شَرِيفٌ (شریف) اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں دائمی ہوتی ہے۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اس وقت کہلائے گا جب ضَرْب کی صفت اس سے صادر ہو اور شریف وہ شخص ہے جس میں صفت شرافت ہمیشہ پائی جائے۔

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت معنی مصدری کی زیادتی پائی جائے، جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

اسم مبالغہ: جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے گی تو وہ اسم مبالغہ کہلائے گا۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)

اسم مبالغہ اور تفضیل کا فرق: اسم مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے جبکہ اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے، جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ (بہت مارنے والا بہ نسبت زید کے)

اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتلائے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو، جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کا آلہ)

اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو، جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ)

فعل تعجب: وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب کیا جائے۔ جیسے مَا اَضْرَبَهُ (کیا اچھا مارا اس نے)۔

﴿چند اہم اصطلاحات﴾

فعل معروف (معلوم): وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو یعنی جس کا کرنے والا معلوم ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا)

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہو اور فاعل معلوم نہ ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا)

فعل نفی: وہ فعل ہے جس سے کسی فعل کے نہ ہونے کے معنی سمجھے جائیں، جیسے مَا ضَرَبَ (اس نے نہیں مارا)

فعل مثبت: وہ فعل ہے جس سے فعل کے ہونے کے معنی سمجھے جائیں، جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)

واحد: ایک کو کہتے ہیں۔

تثنیہ: دو کو کہتے ہیں۔

جمع: دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

غائب: جو موجود نہ ہو۔

حاضر: جو موجود ہو۔

متکلم: خود بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد تین وزن پر آتا ہے۔ فَعَلَ جیسے ضَرَبَ فَعِلَ جیسے سَمِعَ فَعُلَ جیسے كَرَّمَ۔

فعل (ماضی) کا مضارع تین وزن پر آتا ہے۔

اول: فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ

﴿قوانین کی تفصیل﴾

قانون کی دو قسمیں ہیں : (۱) وجوبی (۲) جوازی
وجوبی قانون : ہر وہ قانون جو واجب ہو یعنی جس کا جاری کرنا لازم ہو، وجوبی کہلاتا ہے۔ جیسے ضربن نمبرا، ضربن نمبر ۲ کا قانون وغیرہ
وجوبی قانون کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ قانون صیغے میں پہلے سے لگا ہوتا ہے۔

جوازی قانون : ہر وہ قانون جو جائز ہو یعنی جس کا جاری کرنا اختیاری ہو، جوازی کہلاتا ہے، جیسے نون خفیفہ کا قانون وغیرہ
جوازی قانون کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ اکثر طور پر قانون صیغے میں پہلے سے لگا نہیں ہوتا

فائدہ : ہر قانون میں پانچ باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) قانون کا نام

(۲) حکم

(۳) شرطیں، پھر کبھی شرطیں وجودی ہوں گی اور کبھی عدمی، اور کبھی کامل ہوں گی اور کبھی ناقص

(۴) احترازی مثال

(۵) اتفاقی مثال

﴿شرائط وجودی/عدمی اور شرائط ناقص/کامل کی تفصیل﴾

وجودی شرط : وہ شرط ہے جس کا پایا جانا لازم ہو۔

عدمی شرط : وہ شرط ہے جس کا نہ پایا جانا لازم ہو۔

دوم : فَعَلَ يَفْعُلُ جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ

سوم : فَعَلَ يَفْعُلُ جیسے مَنَعَ يَمْنَعُ

فَعَلَ (ماضی) کا مضارع دو وزن پر آتا ہے۔

اول : فَعَلَ يَفْعُلُ جیسے سَمِعَ يَسْمَعُ

دوم : فَعَلَ يَفْعُلُ جیسے حَسِبَ يَحْسِبُ

فَعَلَ (ماضی) کا مضارع ایک وزن پر آتا ہے۔ فَعَلَ يَفْعُلُ جیسے كَرُمَ يَكْرُمُ

فائدہ : ان چھ میں سے تین کو اصول ابواب اور تین کو فروع ابواب کہتے ہیں۔

اصول ابواب : اصول ابواب وہ ہیں جن کے مضارع کے عین کلمہ کی حرکت

ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہو۔

یہ تین ابواب ہیں : ضَرَبَ يَضْرِبُ ، نَصَرَ يَنْصُرُ ، سَمِعَ يَسْمَعُ

فروع ابواب : فروع ابواب وہ ہیں جن کے مضارع کے عین کلمہ کی حرکت ماضی

کے عین کلمہ کی حرکت کے موافق ہو۔

یہ تین ابواب ہیں : فَتَحَ يَفْتَحُ ، حَسِبَ يَحْسِبُ ، كَرُمَ يَكْرُمُ

فائدہ : اصول ابواب کو اصول ابواب اس لئے کہتے ہیں، کہ ماضی کے معنی جس

طرح مضارع کے معنی کے مخالف ہوتے ہیں اسی طرح ماضی کے عین کلمہ کی حرکت بھی

مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہو۔ چونکہ یہ ابواب اپنی اصل پر ہوتے ہیں

اسلئے ان کو اصول ابواب کہا جاتا ہے۔ اور فروع ابواب کو فروع ابواب اس لئے کہتے

ہیں، کہ ماضی اور مضارع کی عین کلمہ کی حرکت ایک ہوتی ہے۔ اور یہ اصل کے خلاف

ہے۔ تو گویا یہ تین ابواب اپنی اصل پر نہیں اسلئے ان کو فروع ابواب کہا جاتا ہے۔

۱

شرط وجودی کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ”ہو“ آتا ہے۔
 شرط عدمی کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ”نہ ہو“ آتا ہے۔
 شرائط ناقص : جیسا کہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں کے ناقص کے لغوی معنی ”نا تمام، ادھورا“ کے ہیں۔ اصطلاح میں ناقص شرائط ان شرائط کو کہا جاتا ہے کہ جب تک تمام شرطیں نہ پائی جائیں قانون جاری نہ ہوگا، یعنی جب تک تمام شرائط مکمل طور پر پوری نہ ہوئی ہوں تب تک قانون جاری نہ ہوگا۔

شرائط ناقص کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ ہر شرط کے ساتھ صرف احترازی مثال ہوتی ہے سوائے آخری شرط کے، کہ اس کے ساتھ احترازی اور اتفاقی مثال دونوں ہوتی ہیں۔
 کامل شرائط : اصطلاح میں کامل شرائط وہ شرائط ہیں کہ جن میں سے کوئی ایک شرط کے پورا ہونے سے قانون جاری ہو۔

شرائط کامل کی پہچان : اس کی پہچان یہ ہے کہ ہر شرط کے ساتھ احترازی مثال اور اتفاقی مثال دونوں ہوتی ہیں۔

لفظ قانون کی وضاحت : قانون کا لفظ عبرانی یا سریانی زبان کا ہے، لغت میں مسطر کتاب کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں اس قاعدہ کلیہ کو کہتے ہیں جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق اور مشتمل ہو۔

مسطر کتاب : اس گتہ کو کہا جاتا ہے جس میں سوراخ کر کے اندازہً سطور (جتنی سطور مطلوب ہوتیں ہیں) دھاگے ڈال دیتے تھے پھر سفید ورق کے نیچے رکھ کر ورق کو دباتے تھے جس سے ورق پر لکیروں کے نشانات لگ جاتے تھے مگر لکھنے کے تھوڑی دیر بعد لکیریں ختم ہو جاتی تھیں تو یہ باعث کمال ہوتا تھا کہ بغیر لکیروں کے ایسی سیدھی سطریں کیسے لکھی گئی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قوانین ثلاثی مجرد صحیح

﴿.....قانون نمبر ۱.....﴾

اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در

اسم و قتیکہ از یک جنس باشد۔

تشریح قانون : اس قانون کا نام ضَرْبُن کا پہلا قانون ہے اس کا ایک حکم ہے۔ فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ دو علامت تانیث میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

فعل کے لئے شرط : دو علامت تانیث جمع ہوں چاہے وہ ایک جنس سے ہوں یا نہ ہوں۔

احترازی مثال : ضَرْبَتُ اتقاقی مثال : ضَرْبُن (جو اصل میں ضَرْبَتُن تھا، قانون جاری ہونے سے ضَرْبُن بن گیا)

اسم کے لئے شرط نمبر ۱ : دو علامت تانیث جمع ہوں۔ احترازی مثال : ضَارِبَةٌ
 اسم کے لئے شرط نمبر ۲ : دونوں علامت تانیث ایک جنس کی ہوں۔ احترازی

مثال : ضَرْبَيَات

اتقاقی مثال : ضَارِبَات (جو اصل میں ضَارِبَتَات تھا، قانون جاری ہونے سے ضَارِبَات بن گیا)

﴿فوائد قانون نمبر ۱﴾

فائدہ نمبر ۱ : علامات تانیث کل آٹھ ہیں:

(۱) تاء ساکنہ، جیسے ضَرَبْتُ (۲) تاء مکسورہ، جیسے ضَرَبْتُ

(۳) نون مفتوحہ، جیسے ضَرَبْنِ (۴) یاء ساکنہ، جیسے تَضَرَّبْنِ

(۵) تاء متحرکہ جو بصورت لکھی جاتی ہے، جیسے ضَارِبَةٌ

(۶) تاء متحرکہ جو کہ بصورت ’ت‘ لکھی جاتی ہے، جیسے ضَارِبَاتُ

(۷) الف مقصورہ، جیسے ضُرْبِي (۸) الف ممدودہ، جیسے حَمْرَاءُ

تنبیہ : نویں قسم تاء مقدرہ بھی ہے جیسے: اَرْضٌ و شَمْسٌ میں بدل لیں اَرْضِیَّةٌ و شَمْسِیَّةٌ اس لئے کہ تصغیر اسماء کو اپنی اصل کی طرف لے جاتی ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : تانیث کی علامت جو نمبر ۵ میں لکھی گئی ہے یعنی تاء متحرکہ جو بصورت لکھی جاتی ہے قرآن کریم میں بہت ساری جگہوں میں وہ لمبی تاء (ت) کی صورت میں لکھی گئی ہے جیسے اِنَّ رَحِمْتَ اللّٰهَ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ، وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ اَنْ شَجَرَتِ الزُّقُومِ وغیرہ۔

فائدہ نمبر ۳ : فعل میں دو علامت تانیث جمع نہیں ہو سکتیں جنس متحد ہو یا مختلف، مختلف کی مثال، جیسے ضَرَبْنِ اصل میں ضَرَبْتُنْ تھا، متحد کی مثال فعل میں نہ پائی گئی اس لئے کہ وضع ممنوع چیز کو وضع نہیں کرتا۔

فائدہ نمبر ۴ : تَضَرَّبْنِ (جمع مؤنث مخاطبات) کے صیغہ میں بھی یہ قانون جاری ہے اس لئے کہ اس کا اصل تَضَرَّبْنِ تھا، نون اعرابی کو حذف کر کے اس کی جگہ پر نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل لائے، یاء واحدہ علامت تانیث کو اجتماع دو علامت تانیث کے تحت حذف کر دیا۔

فائدہ نمبر ۵: ارشاد الصرف کے بعض حواشی میں تَضَرَّبْنِ پر اجتماع دو علامت تانیث کا اشکال کیا ہے، کہ یاء اور تاء جمع ہو گئیں اس کا جواب یہ ہے کہ تَضَرَّبْنِ واحدہ

مؤنث مخاطبہ میں تاء تانیث کی علامت نہیں کیونکہ مذکر مخاطب کے صیغوں میں بھی آتی ہے۔

فائدہ نمبر ۶ : ضَرَبْنِ میں تاء کو حذف کر کے نون کو باقی رکھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نون کو حذف کرتے تو وہ صیغہ ختم ہو جاتا جو ہمارا مقصود تھا۔

فائدہ نمبر ۷ : بعض مواضع میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اِثْنَا عَشْرَةَ جو حکماً ایک کلمہ ہے اس میں ایک جنس کی دو علامت تانیث جمع ہیں مگر قانون جاری نہیں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں تاء تانیث کی نہیں اس لئے کہ تاء تانیث کلمہ کے آخر میں آتی ہے درمیان میں نہیں آتی، یہاں اِثْنَانِ مکمل لفظ مؤنث کے لئے موضوع ہے۔

..... قانون نمبر ۲ ﴿﴾

اجتماع اربع حركات متواليات دريك كلمه و حكم و

ممنوع است۔

تشریح قانون : اس قانون کا نام ضَرَبْنِ کا دوسرا قانون ہے۔ اس کا ایک حکم اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ چار حرکات میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : چار حرکتیں پے در پے جمع ہوں۔ احترازی مثال : تَذَخَّرَجَ

شرط نمبر ۲ : چاروں حرکات ایک ہی کلمہ میں ہوں، خواہ کلمہ حقیقتاً ایک ہو یا حکماً۔

احترازی مثال : ضَرَبَكَ (ضَرَبَ الگ کلمہ ہے اور كَ الگ ہے)

اتفاقی مثال : ضَرَبْنِ (جو کہ پہلے ضَرَبْنِ تھا، قانون جاری ہونے سے باء کو

ساکن کر دیا)

﴿فوائد قانون نمبر ۲﴾

فائدہ نمبر ۱: ضَرْبُنَ میں باء کی حرکت کو دوسرے حروف کی حرکتوں سے حذف کیلئے خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نون تو مبنی بر فتح ہے اس کو تو ساکن نہیں کر سکتے باقی میں سے پھر باء تھی کیوں کہ اجتماع اربع حرکات کا لزوم نون کی وجہ سے آیا ہے اور وہ اس باء کے ساتھ لاحق ہے۔

فائدہ نمبر ۲: اس قانون میں حرکات سے مراد حرکات اصلیہ ہیں، اگر چاروں میں سے ایک حرکت عارضیہ ہو تو اجتماع اربع حرکات جائز ہوگا جیسے ضَرْبَتَا میں تاء کی حرکت عارضی ہے الف کی وجہ سے آئی ہے کیونکہ الف ماقبل مفتوح چاہتا ہے اور ضَرْبَتَا میں توة ہی عارضی ہے تو اس کی حرکت بطریق اولیٰ عارضی ہوگی۔ علاوہ ازیں یہ حرکت بمنزلہ حذف ہے یعنی سقوط کے کنارے پر ہے اس لئے کہ حالت وقف میں یہ ”ہ“ بن جاتی ہے، تو اس کو ابھی سے محذوف مٹھو رکھا گیا لہذا ضَرْبَتَا، ضَرْبَتَا پڑھنا جائز ہوگا۔

فائدہ نمبر ۳:

(مکالہ): اگر ضَرْبَتَا میں تاء کی حرکت بحکم سکون ہے تو یہاں دوساکن جمع ہو گئے، اس میں اجتماع ساکنین کا قانون جاری کر کے ثانی حرف کو حرکت کسرہ کیوں نہیں دی؟

جوڑ: حرکت اس ساکن کو دی جاتی ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور حرکت کو قبول کرتا ہو، اور یہاں آخر میں ایسا حرف ہے جو حرکت کو قبول ہی نہیں کرتا، یعنی الف، اور چونکہ ساکن اول پر حرکت عارضیہ موجود ہے اس لئے پڑھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، جیسے قُلِ الْحَقُّ مِیْلَامُ پر حرکت عارضیہ کی وجہ سے پڑھنے میں کوئی دشواری نہیں۔

(مکالہ): اگر کوئی کہے کہ ضَرْبَتَا میں تاء کی حرکت اصلیہ ہے عارضیہ نہیں اس لئے

کہ دَعَا رَمَاتَا غَرَاتَا بھی تو منقول ہے۔

جوڑ: لغت ضعیفہ غیر فصیحہ ہے، اسلئے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

فائدہ نمبر ۳: یہ قانون نمبر ۲ یَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ، مَضْرِبُ، اُكْرِمَ میں بھی جاری ہے۔

(مکالہ): یَضْرِبُنَ، تَضْرِبُنَ، اُكْرِمُنَ وغیرہ میں ماقبل نون کیوں ساکن کیا گیا؟ جبکہ ان میں ”ضاد“، ”کاف“ سکون سے اجتماعیت اربع حرکات رفع ہو چکی ہے۔

جوڑ: ان سب کو ضَرْبُنَ ماضی کے تابع کرنے کیلئے ساکن کیا گیا، جیسے یُكْرِمُ، تُكْرِمُ مکمل باب کو اُكْرِمَ کے تابع کرنے کیلئے ہمزہ سے خالی کیا گیا۔

﴿..... قانون نمبر ۳﴾

هر واویکه واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ما قبلش

مضموم آن و اور احذف کنند و جوباً مگروا و هو۔

تشریح قانون: اس کا نام اَنْتُمْ ضَرْبْتُمْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم: یہ ہے کہ واوکو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱: واو آخر میں ہو۔ احترازی مثال: دُونُک (واو آخر میں نہیں ہے، درمیان میں ہے)

شرط نمبر ۲: واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال: یَذْغُو (فعل ہے)

شرط نمبر ۳: اسم بھی غیر متمکن ہو۔ احترازی مثال: کُفُّوْا (اسم متمکن ہے)

شرط نمبر ۴: واوکا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال: ضَرْبَتُوْ (واوکا ماقبل

۸

فائدہ نمبر ۴ : قرآن میں یہ قانون روایت حفصؒ میں (غیر ھُوَ) میں وجوبی ہے دیگر روایات میں جوازی ہے، جیسے کُنْتُمُو تَمْتَنُونَ المَوْتُ.

﴿..... قانون نمبر ۴﴾

درہر ماضی مجہول حروف متحرکہ را حرکت ضمّہ و ما قبل آخر را کسرا می دهند و جوباً و باقی را بر حال خود میدارند.

تشریح قانون : اس کا نام ماضی مجہول کا پہلا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ حروف متحرکہ کو ضمّہ دینا، ما قبل آخر کو کسرہ دینا اور سکنا کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : ضَرَبَ (کہ اس سے ماضی مجہول نہیں بناتے)

اتفاقی مثال : ضَرَبَ، اُنْصَرَفَ، تَصَرَّفَ

﴿فوائد قانون نمبر ۴﴾

فائدہ نمبر ۱ : مجہول بنانے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) مجہول کے ایک ایک صیغے کو معلوم کے ایک ایک صیغے سے بنایا جائے۔

(۲) مجہول کے چار صیغے واحد مذکر غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم کو

معلوم کے انہی صیغوں سے بنایا جائے اور مجہول کے باقی صیغے پھر ان چار سے بنائے جائیں۔

(مفتوح ہے)

شرط نمبر ۵ : کلمہ صالح بناء سے کم نہ ہو (کلمہ کم از کم تین حرفوں والا ہو)۔

احترازی مثال : ھُوَ

اتفاقی مثال : اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ، اصل میں اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ تھے، قانون جاری

ہونے سے واو حذف ہو گئی۔

﴿فوائد قانون نمبر ۳﴾

فائدہ نمبر ۱ : (مثلاً) : ضَرَبْتُمْ فعل میں یہ قانون کیسے جاری ہوا؟

جواب ۱ : اس میں ضَرَبَ فعل اور تُمْ ضمیر ہے اور ضمیر اسم غیر متمکن کی قسم ہے

فعل نہیں، اور قانون اس میں جاری ہوا۔

جواب ۲ : یہاں اسمیت سے مراد عام ہے خواہ حقیقی ہو یا تنزیلی، تو ضَرَبْتُمْ

تنزیلی اسم ہے کیونکہ میم جو اکثر اسماء میں ہوتی ہے وہ اس میں موجود ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : جب ایسے اسم غیر متمکن کے ساتھ کسی ضمیر منصوب کا اتصال ہو

جائے تو ساقط شدہ واو واپس آ جائیگی اس لئے کہ اسم اور ضمیر منصوب متصل بمنزلہ ایک کلمہ

بن کر واو آخر میں نہ رہی بلکہ درمیان میں آ گئی، جیسے قرآن میں ہے۔ قَدْ، اَنْلَزِ

مُكْمُوها، اَنْزَلْتُمُوہ مِنَ الْمُنْ، اِذَا طَلَقْتُمُوھنَّ وغیرہ

فائدہ نمبر ۳ : اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ میں میم کو ساکن کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسے

آخر میں رکھتے ہوئے مضموم پڑھنا ثقیل تھا، یہی وجہ ہے کہ ضمیر منصوب کے اتصال سے واو

کے ساتھ میم کا ضمہ بھی واپس آ یگا اس لئے کہ سبب حذفیت زائل ہو گئی (یعنی میم کو آخر میں

رکھتے ہوئے مضموم پڑھنا)۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بصورت ضمہ بے شمار مقامات میں

مسلل بہت سی حرکات جمع ہو جاتیں اور یہ مستکرہ ہے، جیسے ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتُمْ۔

(۳) مجہول کا صرف ایک صیغہ واحد مذکر غائب معلوم کے واحد مذکر غائب سے بنایا جائے، اور پھر مجہول کے باقی صیغے اسی واحد مذکر غائب مجہول سے بنائے جائیں۔
فائدہ نمبر ۲ : ماضی مجہول کا یہ قانون کتاب ہذا یعنی ارشاد الصرف میں موجود نہیں، اور یہ قانون صرف کے بائیس کے بائیس بابوں کے لئے ہے۔
ثلاثی مجرد ثلاثی مزید فیہ رباعی مجرد رباعی مزید فیہ

$$۶ + ۱۲ + ۱ + ۳ = ۲۲ \text{ باب}$$

اس کتاب میں ماضی مجہول کے لئے تین قوانین ہیں، پہلا دس بابوں کیلئے دوسرا تین بابوں کے لئے اور تیسرا نو بابوں کے لئے، ان میں سے ایک تو اسی موقع پر ارشاد الصرف میں مذکور ہے اور دو مزید فیہ کے قوانین میں صفحہ ۴۶، ۴۷ پر ہیں ہم ذیل میں تینوں کو ذکر کرتے ہیں۔

..... قانون نمبر ۵

در هر ماضی مجهول ثلاثی مجرد و رباعی مجرد در باب، افعال، تفعیل، مفاعله حرف اول را ضمه و ماقبل آخر را کسرہ می دهند وجوباً بشرطیکہ قبل از آن کسرہ نباشد۔
تشریح قانون : اس کا نام ماضی مجہول کا دوسرا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حرف اول کو ضمه دینا اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے، اگر پہلے سے نہ ہو۔

شرط نمبر ۱ : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : ضَرَبَ

شرط نمبر ۲ : ان دس بابوں (یعنی چھ ثلاثی مجرد، ایک رباعی مجرد اور تین ثلاثی مزید فیہ افعال، تفعیل، مفاعله) میں سے کسی کی ماضی ہو۔ احترازی مثال : اُنْصَرَفَ اتفاقاً مثال : ضَرَبَ، اُكْرِمَ اصل میں ضَرَبَ، اُكْرِمَ تھے۔

..... قانون نمبر ۶

هر باب کہ در اول ماضی او تاء زائده مطرده باشد، در ماضی مجهول او حرف اول و ثانی را ضمه و ماقبل آخر را کسرہ می دهند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام ماضی مجہول کا تیسرا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حرف اول و ثانی کو ضمه اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ماضی میں تاء زائده مطرده (قیاسیہ) ہو۔ احترازی مثال : ضَرَفَ شرط نمبر ۲ : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : تَصَرَّفَ اتفاقاً مثال : تَصَرَّفَ، تَدْخِرْجَ، تَصُورِبَ (یہ قانون صرف تَفَعَّلُ، تَفَاعَلُ، تَفَعَّلُ تین بابوں کے لئے ہے)

..... قانون نمبر ۷

هر باب کہ در اول ماضی او همزه وصلی باشد، در ماضی مجهول او حرف اول و ثالث را ضمه و ماقبل آخر را کسرہ می دهند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام ماضی مجہول کا چوتھا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حرف اول و ثالث کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ماضی میں ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال : تَصَرَّفَ

شرط نمبر ۲ : ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : اِنْصَرَفَ

اتفاقی مثال : اُنْصَرَفَ اصل میں اِنْصَرَفَ تھا

فائدہ : یہ قانون (اِكْتَسَابَ)، اِنْفَعَالَ (اِنْصَرَفَ)، اِسْتِفْعَالَ (اِسْتِخْرَاجَ)، اِفْعَالَ (اِحْمِرَازَ)، اِفْعِلَالَ (اِحْمِرَازَ)، اِفْعِيعَالَ (اِحْدِيْدَابَ)، اِفْعُوَالَ (اِجْلُوَاذَ)، اِفْعِنَالَ (اِخْرِيْجَامَ)، اِفْعِلَالَ (اِقْشَعْرَا) نو (۹) ابواب کے لئے ہے۔

..... قانون نمبر ۸ ﴿﴾

در هر مضارع مجهول حرف اول را ضمه و ماقبل آخر را فتحه می دهند و جوباً، بشرطیکہ در مضارع معلوم ضمه و فتحه نباشد۔

تشریح قانون : اس کا نام مضارع مجہول کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دینا واجب ہے، بشرطیکہ پہلے سے ضمہ و فتحہ نہ ہو۔

شرط : مضارع مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال : يَضْرِبُ (کہ اس سے مضارع مجہول نہیں بناتے)

اتفاقی مثال : يَضْرِبُ، اصل میں يَضْرِبُ تھا۔

فائدہ : مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک صیغے کو معلوم کے ایک ایک صیغے سے بنایا جائے (یعنی واحد کو واحد سے، مذکر کو مذکر سے، مونث کو مونث سے اور تشنیہ و جمع و متکلم کو تشنیہ و جمع و متکلم سے بنایا جائے)

..... قانون نمبر ۹ ﴿﴾

هر اسم فاعل از ثلاثی مجرد غالباً بروزنِ فاعِل می آید و جوباً و از غیر ثلاثی مجرد بروزنِ فعل مضارع معلوم آن باب می آید، میم مضمومہ بجائے "حرف اتین" در آرند و کسرہ دادنِ ماقبل آخر را اگر نباشد و تنوین ممکن علامت اسمیت در آخرش در آرند

تشریح قانون : اس کا نام اسم فاعل کا قانون ہے اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ اسم فاعل کو فاعِل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط : باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال : مُكْرِمٌ یا مُدْخِرٌ کہ یہ غیر ثلاثی مجرد کے باب سے ہیں۔

اتفاقی مثال : ضَارِبٌ، جو ضَرَبَ يَضْرِبُ ثلاثی مجرد کے باب کا اسم فاعل ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ اسم فاعل کو اپنے باب کے فعل مضارع معلوم کے وزن پر

۳

پڑھنا واجب ہے مگر تھوڑی تبدیلی سے، کہ علامت مضارع کی جگہ پر میم مضمومہ، ماقبل آخر کو کسرہ اگر پہلے سے نہ ہو اور آخر میں تنوین ممکن علامت اسم لائی جائے۔

شرط : باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال: ضَارِبٌ

اتفاقی مثال : مُدْخِرٌ، جو دَخَرَ یُدْخِرُ غیر ثلاثی مجرد کے باب کا اسم فاعل ہے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۹﴾

فائدہ نمبر ۱: فَاعِلَانِ، فَاعِلُونَ (تثنیہ، جمع مذکر اسم فاعل) کے نون میں اختلاف ہے۔ زجاج اور بصریین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں مفرد کے ضمہ کے عوض لائے گئے ہیں، کسائی اور کوفیوں رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں مفرد کی تنوین کے عوض ہیں، اور سیبویہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں مفرد کے ضمہ اور تنوین دونوں کے عوض لائے گئے ہیں۔ ابن مالک رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ یہ دونوں کسی کے عوض نہیں لائے گئے۔

فائدہ نمبر ۲: فعل مضارع میں تثنیہ، جمع وغیرہ صیغوں میں جو نون آتا ہے وہ اعراب ہے اور اسم فاعل چونکہ اسم ظاہر ہے اور اسم ظاہر میں تثنیہ، جمع کا اعراب الف، واو سے ہوتا ہے اور نون فقط اسکی علامت ہوتی ہے اس وجہ سے اسم فاعل میں نون تثنیہ و جمع اعراب نہیں ہونگے، بلکہ علامت ہونگے۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر ۱۰﴾

فائدہ نمبر ۱: حرف علت کی تین قسمیں ہیں:

(۱) علت تامہ (۲) لین (۳) مدّہ

علت تامہ: مطلق حرف علت کا نام ہے، خواہ متحرک ہو یا ساکن، اور ماقبل ساکن

ہو یا متحرک، موافق ہو یا مخالف۔ جیسے وَعَدَ، يُوعَدُ، مَقُولٌ

لین: مطلق حرف علت ساکن کو کہتے ہیں خواہ ماقبل کی حرکت اسکے موافق ہو یا نہ

ہو۔ جیسے خَوْفٌ، سَيْفٌ، مَضْرُوبٌ

مدّہ: مدّہ اس حرف علت ساکن کو کہتے ہیں جس کے ماقبل کی حرکت اُس حرف

علت کے موافق ہو۔ یعنی واو سے قبل ضمہ، الف سے قبل فتح اور یا سے قبل کسرہ ہو۔ جیسے

أَوْتَيْنَا.

ان تینوں قسموں میں سے سب سے اعم علت تامہ ہے، پھر لین ہے اور مدّہ سب سے اخص ہے۔

مدّہ زائدہ کی تعریف: مدّہ زائدہ اس مدّہ کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے

مقابلہ میں نہ ہو۔ جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ کہ اس میں حرف علت الف مدّہ ہے اور

ف، ع، ل کلمہ کے مقابلہ میں بھی نہیں ہے، لہذا الف مدّہ زائدہ ہوا۔

فائدہ نمبر ۲: جمع اقصى: وہ جمع تکسیر ہے جس سے دوسری دفعہ جمع تکسیر نہ بنائی

جاسکے۔

فوائد تعریف جمع اقصى:

فائدہ نمبر ۱: اس سے اَقْصَوَالٌ خارج ہوا، اس لئے کہ اس کی دوبارہ جمع اقصى آتی

ہے جو اَقْصَوَالٌ ہے۔

فائدہ نمبر ۲: اس تعریف میں دوسری دفعہ جمع تکسیر کی نفی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جمع

اقصى کی جمع سالم آتی ہے جیسے صَوَاحِبُ کی جمع صَوَاحِبَاتٌ حدیث میں مذکور ہے۔

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں مفرد (واحد) کلمہ سالم آتا ہو۔ جیسے مُسْلِمٌ سے

مُسْلِمُونَ میں مفرد (مُسْلِمٌ) کی اصلی حالت برقرار رہی۔

جمع مکسر : وہ جمع ہے جس میں مفرد (وحد) کلمہ سالم نہ آتا ہو جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ میں مفرد (رَجُلٌ) کی اصلی حالت برقرار نہ رہی۔

تصغیر : تصغیر وہ اسم ہے جس میں کوئی زیادتی کی جائے محبت یا تحارت یا عظمت یا قلت کے معنی کے لئے، جیسے بُنًی (پیارا بیٹا) رُحَيْلٌ (حقیر آدمی) قُرَيْشٌ (بڑی مچھلی) صُؤَبٌ (کم مارنے والا)

جمع اقصیٰ بنانے کا طریقہ :

(۱) حرف اول و ثانی کو فتح دینا (اگر پہلے سے نہ ہو)۔

(۲) تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لانا۔

(۳) الف کے بعد اگر ایک حرف رہ جائے تو مشدد ہوگا، جیسے دوابٌ جمع ہے ذَابَّةٌ کی۔

اگر دو حرف رہ جائیں تو پہلا مکسور اور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے صَوَارِبٌ جمع ہے صَارِبَةٌ کی، اور اگر تین حرف رہ جائیں تو پہلا مکسور، دوسری جگہ یاء ساکنہ اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے مَصَابِيحٌ جمع ہے مِصْبَاحٌ کی۔

تنبیہات :

تنبیہ ۱: اگر الف کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوگا، البتہ شاذ طور پر چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں، کہ وہ اس قاعدے کے خلاف آتے ہیں جیسے حَوَائِج جمع حَاجَةٌ، حَلَابِب جمع حَلْبَةٌ، اَرَاضِی جمع اَرْض، وَجَاعِی جمع وَجَع، صَوَائِر جمع صَرَّة، اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، البتہ کبھی اس کو بجائے کسرہ کے اپنے حال پر چھوڑتے ہیں، جیسے فِساوِی، دَعَاوِی جمع فِساوِی، دَعَاوِی و عِذَارِی، صَحَارِی جمع عِذْرَا، صحرا، اسی طرح فُعَلِی صَفَتی کی جمع ہے جو فُعَالِی کے وزن پر

آتی ہے، جیسے خِناثِی جمع خِثْی، حِبالِی جمع حِبلِی، اگر تین حرف ہوں تو پہلا مکسور، دوسرا یاء ساکنہ اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا، لیکن کبھی اس (مَفَاعِلِی) سے یاء کو حذف کرتے ہیں، جیسے عِنْدَهُ مَفَاتِیحُ الْغِیْبِ میں مَفَاتِیح کا اصل مَفَاتِیْحُ ہے اور مِنْ اَسَاوِرَ جمع ہے اَسَوارٌ کا، اصل میں اَسَاوِیرُ ہے۔ اسی طرح مفاعِل (یعنی جہاں الف کے بعد دو حرف ہوں) میں بھی یاء بڑھا دیتے ہیں، جیسے قرآن کریم میں ہے وَلَوْ اَلْقَى مَعَاذِیرَهُ، مَعَاذِیرُ جمع ہے مَعَذَرَةٌ کی، جس کی جمع مَعَاذِرُ آتی ہے۔ اسی طرح ذَانِقُ کی جمع ذَوَانِقُ، ذَوَانِقُ دونوں طرح آتی ہے، جبکہ قاعدے کے مطابق صرف ذَوَانِقُ آنی چاہئے۔ اور خَسَائِمَ کی جمع بھی خَوَاتِیْمُ آتی ہے۔ حدیث میں بھی یہ جمع موجود ہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاَمَانَتِمْ اَعْمَالِکَ، جبکہ قاعدے کے مطابق خَوَاتِمْ آنی چاہئے۔

تنبیہ ۲: بناء جمع اقصیٰ میں تاء کو ضدیت اور تنوین کو منع صرف کی وجہ سے حذف کرنا واجب ہے۔ مگر تاء چار (۴) مواضع میں آسکتی ہے :

(۱) یہ بتانے کے لئے کہ اس کا مفرد اسم منسوب ہے، جیسے اَشَاعِرَةٌ، حَنَابِلَةٌ، بَعَادَةٌ جمع اَشْعَرِی، حَنْبَلِی، بَعْدَادِی۔

(۲) یہ بتانے کے لئے کہ اس کا مفرد معرب ہے یعنی عجمی لفظ کو عربی بنایا گیا ہے، جیسے جَوَارِبَةٌ، مَوَازِجَةٌ، کِبَالِجَةٌ جمع جَوَرِبٌ، مَوَزَجٌ، کِبَلِجَةٌ۔

(۳) یہ بتانے کے لئے کہ بوقت بناء جمع مفرد سے کوئی حرف حذف کر دیا گیا ہے جیسے زَانِدَةٌ، فَرَاعِنَةٌ، تَلَامِذَةٌ، اَسَاتِیذَةٌ، کَشَامِرَةٌ، فَرَاذِلَةٌ جمع زَنَدِیْقٌ، فِرْعَوْنٌ، تَلْمِیْذٌ، اُسْتَاذٌ، کَشْمِیْرٌ، فَرَزِیْنٌ۔

(۴) تانیث جمع کی تاکید کے لئے، جیسے مَلَا حِدَّةٌ، مَلَا بَکَّةٌ، صِبَا قِلَّةٌ، جمع ہے مُلْحِدٌ،

مَلَكٌ، صَيْقَلٌ، یہاں ہر ایک جمع بتاویل جَمَاعَةً مؤنث ہے اور یہ تاء اس تانیث کی تاکید کرتی ہے۔

نوٹ : جن صورتوں میں جمع اقصیٰ پر تاء آسکتی ہے، ان میں یہ صیغہ منصرف ہوگا۔

تنبیہ ۳ : جمع اقصیٰ کے کل چودہ اوزان ہیں :

(۱) مَفَاعِلُ	مَضَارِبُ	(۲) فَوَاعِلُ	ضَوَارِبُ
(۳) أَفَاعِلُ	أَسَاوِرُ	(۴) تَفَاعِلُ	تَرَاقِي
(۵) يَفَاعِلُ	يَنَابِعُ	(۶) فَيَاعِلُ	خَيَانِرُ
(۷) فَعَائِلُ	شَرَائِفُ	(۸) فَعَاوِلُ	أَذَاوِي
(۹) فَوَالِعُ	جَوَائِي	(۱۰) فَعَالَا	خَطَايَا
(۱۱) فَعَايَا	مَطَايَا	(۱۲) مَفَاعِلُ	مَفَاتِيحُ
(۱۳) فَوَاعِلُ	سَوَابِيعُ	(۱۴) أَفَاعِلُ	أَنَاعِيمُ

جمع اقصیٰ کے پانچ مشہور اوزان :

(۱) فَوَاعِلُ	(۲) أَفَاعِلُ	(۳) أَفَاعِلُ
(۴) مَفَاعِلُ	(۵) مَفَاعِلُ	

تنبیہ ۴ : جمع اقصیٰ کی جمع تکسیر نہیں آتی، البتہ جمع سالم آتی ہے، جیسے صَوَاحِبُ کی جمع صَوَاحِبَاتُ، أَفَاضِلُ کی جمع أَفَاضِلُونَ اور اکابر کی جمع أَكْبَابُرون آتی ہے۔

تنبیہ ۵ : ضَوَارِبُ سے ضَارِبَةٌ کی تاء کو حذف کرنے کی وجہ عام کتب صرف میں یہ لکھی ہے کہ یہ جمع ہے اور تاء وحدت کے لئے ہوتی ہے، مگر اس میں سرسری اشکال ہوتا ہے کہ ضَارِبَةٌ کی تاء وحدت کے لئے نہیں بلکہ تانیث کے لئے ہے، جیسا کہ (بناء ضَارِبَةٌ از ضَارِبُ) سے واضح ہوتا ہے، علاوہ ازیں (ضَارِبَةٌ) سے حذفیت تاء کے

بعد وحدت پھر بھی باقی رہتی ہے اور اس کے آنے سے صرف تذکیر و تانیث میں فرق پڑتا ہے۔ اگر ضدیت کی بات ہوتی تو یہاں بھی اسے ذکر کیا جاتا تاڈلیس فلیس۔ پھر تشنیہ بھی تو واحد کے خلاف ہے بلکہ جمع تو کسی طرح بحکم واحد ہو جاتی ہے تشنیہ بحکم مفرد کبھی نہیں ہوتا، حالانکہ ضَارِبَتَانِ میں یہ تاء موجود ہے، رضی (کتاب) میں بھی اسے تاء تانیث قرار دیا ہے اور جمع اقصیٰ خود مؤنث ہوتی ہے، تاء سے تانیث کی تاکید ہو جاتی تو ضدیت کیسے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ضَارِبَةٌ کی تاء میں احتمال تانیث کے ساتھ وحدت کا احتمال بھی ہے، ضَارِبَةٌ کے معنی میں تانیث کے ساتھ وحدت بھی موجود ہے، دونوں کی رعایت کی گئی ہے، چونکہ یہ تاء تانیث کے لئے ہے اس لئے تشنیہ جمع سالم میں برقرار رہی لان الشنية والجمع السالم لا ينافي التانيث، اور چونکہ وحدت کے لئے بھی ہے اس لئے جمع تکسیر میں اس کو حذف کر دیا گیا، لان الجمع ينافي الوحدة۔ اس کی مثال نون تشنیہ و جمع کا مشہور قاعدہ ہے کہ بوقت اضافت ساقط ہو جاتی ہے اس احتمال کی بناء پر کہ یہ مفرد کی تنوین کے عوض میں آیا ہے اور تنوین اضافت سے ساقط ہوتی ہے لہذا اس کا بدل اور عوض بھی ساقط ہوگا، اور بوقت دخول الف لام ساقط نہیں ہوتا اس احتمال کی بناء پر کہ یہ مفرد کے ضمہ کے عوض میں آیا ہے اور الف لام کے دخول سے ضمہ ساقط نہیں ہوتا تو اس کا عوض بھی ساقط نہیں ہوگا۔

دوسری بات جواب میں یہ بھی کہی جاسکتی ہے کہ تشنیہ و جمع سالم میں تاء نہیں گرتی اور جمع تکسیر مثل ضَوَارِبُ، ضُرْبُ میں گر جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تشنیہ و جمع سالم میں مفرد اپنی پوری ہیئت پر باقی رہتا ہے اگر تاء کو گرا دیا جائے تو نہ تشنیہ تشنیہ رہے گا اور نہ جمع جمع، اس لئے کہ ان دونوں کی بناء ہی وجود مفرد کے بعد ہوتی ہے بخلاف جمع مکسر کہ اس

میں مفرد کو توڑا جاتا ہے بعد میں جمع مکسر بنتی ہے، لبتہ الیَان تثنیہ الیَّة اور خُصِیَان تثنیہ خُصِیَّة شاذ ہیں۔

باقی یہ جو کہا جاتا ہے کہ ضَارِبَةٌ میں تاء وحدت کے لئے نہیں بایں وجہ کہ جب اس کو ہٹالیں تو وحدت برقرار رہتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ضَارِبَةٌ میں وحدت انوشت ہے اور ضَارِبٌ میں وحدت ذکورت، تاء گرانے کے بعد انوشت کے ساتھ اس کی وحدت بھی ساقط ہوگئی، اس کے بعد جو وحدت ہے وہ وحدت ذکورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ضَارِبٌ، واحد مذکر کا صیغہ ہے اور ضَارِبَةٌ واحدہ مؤنثہ ہوگا۔

تنبیہ ۶: جمع اقصىٰ کو ضرورتہ شعریہ اور تناسب کی وجہ سے منصرف پڑھنا جائز ہے۔ شعر کی مثال: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا ہے:

مَاذَا عَلَيَّ مِنْ شَمِّ تَرْبَةِ أَحْمَدَ أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا
ضَبْتُ عَلَى مَصَائِبٍ لَوْ أَنَّهَا ضَبْتُ عَلَى الْإِيَّامِ صِرْنَ لِيَا لِيَا
ان اشعار میں مَصَائِبٌ کو ضرورت شعریہ کی وجہ سے منصرف پڑھا ہے۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں فرمایا ہے:

أَعِدْ ذِكْرَ نِعْمَانٍ لَنَا أَنْ ذَكَرَهُ هُوَ الْمُسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّغُ
اس میں نِعْمَانٍ کو منصرف پڑھا گیا ہے۔

اور تناسب کی مثال قرآن کریم کی اس آیت میں ہے، سَلَامٌ وَسَلَامٌ وَ أَغْلَالًا، یہاں أَغْلَالًا کی مناسبت سے سَلَامٌ کو منصرف پڑھا گیا ہے۔

تنبیہ ۷: خمس کی جمع اقصىٰ میں عام طور پر پانچواں حرف حذف کیا جاتا ہے، جیسے فَرَزْدَقٌ کی جمع فَرَاذِدُ آتی ہے، جس میں پانچواں حرف (قاف) حذف ہوا ہے۔

تصغیر کی تعریف: تصغیر وہ اسم ہے جس میں کوئی زیادتی کی جائے محبت یا حقارت یا عظمت یا قلت کے معنی کے لئے۔ محبت کی مثال: يٰنُسَىٰ حقارت کی مثال: رُحَيْلٌ (حقیر آدمی)، عظمت کی مثال: قُرَيْشٌ (معزز اور شان والا قبیلہ تمام مچھلیوں پر غالب آنے والی مچھلی)۔ قلت کی مثال: ضَوَيْرٌ (کم مارنے والا ایک مرد)۔

تصغیر بنانے کا طریقہ: حرف اول کو ضمہ اور ثانی کو فتح دیا جائے، تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائی جائے، یاء کے بعد اگر ایک حرف ہو تو عامل کے موافق ہوگا، جیسے أُسَيْدٌ، حُصَيْرٌ تصغیر أُسَدٌ، حَصْرٌ، اگر دو حرف ایک جنس کے ہوں تو اجتماع متجانسین کی وجہ سے اول کو ثانی میں مدغم کیا جائے گا، جیسے ذُوَيْبٌ، حُوَيْصٌ تصغیر ذَابٌ، خاصٌ اگر دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں تو پہلا کسور اور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے ضَوَيْرٌ، مُضِيرٌ تصغیر ضَارِبٌ، مَضْرِبٌ، لبتہ اگر دوسرا حرف الف یا تاء زائدہ ہو تو پہلا حرف کسور نہ ہوگا بلکہ اپنے حال پر ہوگا جیسے ضَرْبِي، أَرْعِي، ظَلِمَةٌ، لَقِيمَةٌ کی تصغیر ضَرْبِي، أَدْعِي، ظَلِيمَةٌ، لَقِيمَةٌ آتی ہے۔

اگر یاء علامت تصغیر کے بعد تین حروف ہوں تو اول کسور ہوگا، دوسری جگہ یاء ساکنہ ہوگی اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے مُضِيرٌ تصغیر ہے مَضْرَابٌ، مَضْرُوبٌ کی، اس صورت میں بھی اگر دوسرا حرف الف جمع ہو یا الف ونون مزید تان ہو یا الف ممدودہ ہو تو حرف اول کسور نہ ہوگا بلکہ اپنے حال پر ہوگا، جیسے أَصْحَابٌ، سُلَيْمَانٌ، سُكَيْرَانٌ، حُمَيْرَاءٌ تصغیر ہے أَصْحَابٌ، سَلْمَانٌ، سَكْرَانٌ، حَمْرَاءُ کی، اور دوسرا حرف یاء ساکنہ اس وقت ہوگا کہ تیسرا حرف تاء زائدہ نہ ہو، اگر ہو تو دوسرا حرف مفتوح ہوگا، جیسے مُضِيرَةٌ تصغیر ہے مَضْرِبَةٌ، ضَارِبَةٌ کی۔

اگر یاء علامت تصغیر کے بعد الف ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے غَزَالٌ

۲

شَوَاعِرُوعُونَ جمع کثرت کی تصغیر ہو جائے گی۔ اسی طرح ذُرِّيَّهَاتُ تصغیر دَرَاهِمُ اور جَوَابِيَّاتُ تصغیر جَوَارِيُ۔

تنبیہ ۶: تصغیر المربک :

مربک اضافی میں جزء اول کی تصغیر ہوگی، جیسے عُبَيْدُ اللَّهِ تصغیر ہے عَبْدُ اللَّهِ کی۔
مربک بنائی (مزجی) کا بھی یہی حکم ہے، جیسے حُضَيْرُ الْمَوْتِ، حُمَيْسَةُ عَشَرُ تصغیر ہے حَضَرَ مَوْتِ، حَمْسَةُ عَشَرَ کی۔

مربک اسنادی کی تصغیر نہیں آتی، جیسے تَأْبُطُ شَرًّا، اسکی تصغیر نہیں آتی۔

تنبیہ ۷: تصغیر النحاسی: نحاسی کی تصغیر تین طریقوں سے آتی ہے:

(۱) بحذف حرف خاس، جیسے جَحْمَرِشْ سے جَحْمِيرُ۔

(۲) بحذف الزائد، جیسے جَحْمَرِشْ سے جَحْمِيرُشْ۔

(۳) بالبقاء جمع حروف۔ جیسے سَفَرُجَلْ کی تصغیر سُفِيرُجَلْ۔

تنبیہ ۸: تصغیر المبنیات و هذا شاذ :

اسماء موصولات کی تصغیر میں ماقبل آخریاء کی زیادتی اور آخر میں الف کا اضافہ کرتے ہیں، جیسے الَّذِيَّا التِّيَّا تصغیر ہے الَّذِي اور التِّي کی، و كَذَافِي الْاِشَارَاتِ نحو، ذَيَّا فِي ذَا۔

﴿..... قانون نمبر ۱۰.....﴾

هرمده زائده كه واقع شود در مفرد و مكبر بدوم جا

وقت بنا كر دن جمع اقصى و تصغير آن را بو او مفتوحه

بدل كنند و جواباً۔

سے غُزَيْلٌ، قَذَالٌ سے قُذَيْلٌ اور رِسَالَةٌ سے رُسَيْلَةٌ۔

تنبیہات :

تنبیہ ۱: مکبر میں مقلوب حرف علت بوقت تصغیر واپس آجائے گا، جیسے نُؤَيْبٌ، بُؤَيْبٌ، مُيَيْسِرٌ، مُؤَيِّزٌ تصغیر ہے نَابٌ، بَابٌ، مُؤَسِّرٌ، مِيَزَانٌ کی، اور دِينَارٌ کی تصغیر دُنَيْرٌ آتی ہے اس لئے کہ اس کا اصل دِنَارٌ ہے۔

تنبیہ ۲: تصغیر الاسم المحذوف منه:

(۱) اگر حذف کے بعد و حروف بھی ہیں تو بوقت تصغیر محذوف آجائے گا، جیسے أُخْيٌ، دُمِيٌّ تصغیر اُخٌ، دُمِ کی۔

(۲) اگر محذوف کا عوض ہمزہ وصل آیا ہے تو بوقت تصغیر محذوف آجائے گا اور اس کا عوض چلا جائے گا، جیسے اِبْنٌ سے بُنًی اِبْنٌ کا اصل بَنُو ہے۔

(۳) اگر عوض محذوف تاء تانیث ہو تو محذوف آجائے گا مگر عوض برقرار رہے گا، جیسے عِدَّةٌ سے وُعَيْدَةٌ اور زِنَةٌ سے وُزَيْنَةٌ۔

تنبیہ ۳: تصغیر المثنیٰ و الجمع السالم :

یاء علامت تصغیر لانے کے بعد کچھ تصرف نہیں کیا جائے گا جیسے مُؤَيِّمَاتُ مُؤَيِّمُونَ تصغیر ہے مُؤَيِّمَاتُ، مُؤَيِّمُونَ کی۔

تنبیہ ۴: تصغیر جمع القلة :

اس کی تصغیر جمع سالم کی طرح آئے گی، جیسے اُرَيْغِفَةٌ تصغیر ہے اَرِغِفَةٌ کی۔

تنبیہ ۵: تصغیر جمع الکثرة :

اس کے مفرد کی تصغیر بنا کر اس کی جمع سالم بناتے ہیں، جیسے شُعْرَاءُ کو مفرد شَاعِرٌ کی طرف لے جائیں پھر شَاعِرٌ کی تصغیر شَوَاعِرُ کے آخر میں واو، نون بڑھادیں گے تو

۳
تشریح قانون : اس کا نام ہے مدہ زندہ کا قانون، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

۴
تشریح قانون : اس کا نام اسم مفعول کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط ہے۔

داخل ہو۔

احترازی مثال: ضَارِبٌ، اتفاقی مثال: الضَّارِبُ

شرط نمبر ۲: جس کلمہ میں نون تنوین ہوا اسکی اضافت دوسرے کلمے کی طرف ہوئی ہو۔

احترازی مثال: ضَارِبٌ، اتفاقی مثال: ضَارِبٌ زَيْدٌ

شرط نون ثننیہ و جمع: جس کلمہ میں نون ثننیہ، جمع ہوا اسکی اضافت دوسرے کلمہ کی

طرف کی ہو۔

احترازی مثال: ضَارِبَانِ، ضَارِبُونَ، اتفاقی مثال: ضَارِبُ زَيْدٍ،

ضَارِبُونَ زَيْدٍ

فائدہ نمبر ۱: تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمے کے آخر میں حرکت کے ساتھ پڑھا

جاتا ہے، اور اضافت دو کلموں کے درمیان ایسی نسبت کا نام ہے جس کی وجہ سے دوسرا کلمہ

مجرور ہو جائے، اول کو مضاف، ثانی کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۲: کبھی کبھار نون ثننیہ و جمع بلا اضافت تخفیفاً گر جاتا ہے۔ جیسے باری

تعالیٰ کا قول ہے وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ .

﴿..... قانون نمبر ۱۳﴾

ہر کلمہ کہ در آخرش نون تنوین باشد و ماقبل او

مفتوح باشد آن نون تنوین را با الف بدل کردن کثیر است

و ساقط کردن قلیل است، اگر ماقبل آن مضموم یا مکسور

باشد آن را بحرف علت بدل کردن قلیل است و حذف

کردن اکثر است در حالت وقف

تشریح قانون: اس کا نام نون تنوین کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول: یہ ہے کہ نون تنوین کو الف سے تبدیل کرنا کثیر ہے اور ساقط کرنا قلیل ہے۔

شرط نمبر ۱: نون تنوین کا ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال: عَلِيمٌ حَكِيمٌ

شرط نمبر ۲: حالت وقف میں ہو۔ احترازی مثال: حَكِيمٌ الَّذِي

اتفاقی مثال: عَلِيمًا حَكِيمًا سے عَلِيمًا حَكِيمًا پڑھنا کثیر ہے اور حذف

کر کے عَلِيمٌ حَكِيمٌ پڑھنا قلیل ہے۔

حکم نمبر ۲: یہ ہے کہ نون تنوین کو حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل ہے اور حذف کر

نا کثیر ہے۔

شرط نمبر ۱: نون تنوین کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔

احترازی مثال: عَلِيمًا حَكِيمًا

شرط نمبر ۲: حالت وقف میں ہو۔ احترازی مثال: عَلِيمٌ الَّذِي

اتفاقی مثال: عَلِيمٌ حَكِيمٌ سے عَلِيمٌ حَكِيمٌ پڑھنا کثیر ہے اور حرف علت

سے تبدیل کر کے عَلِيمُو حَكِيمِي پڑھنا قلیل ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۱۴﴾

ہر کلمہ کہ در آخرش نون خفیفہ باشد آن را بوقف

حرکت ماقبل بحرف علت بدل کردن جائز است در حالت

وقف۔

تشریح قانون: اس کا نام نون خفیفہ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط

ہے۔ (جوازی قانون)

حکم : یہ ہے کہ نون خفیفہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : حالت وقف میں ہو۔ احترازی مثال : اِضْرِبِ الْقَوْمَ

اتفاقی مثال : اِضْرِبْنِ، اِضْرِبْنِ، اِضْرِبْنِ سے اِضْرِبَا، اِضْرِبُوا اور

اِضْرِبِي پڑھنا جائز ہے۔

تنبیہ : ارشاد الصرف میں یہ دونوں قوانین ملا کر ایک بنائے گئے ہیں۔

..... قانون نمبر ۱۵ ﴿﴾

ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب و لحوق

نون ثقیلہ و خفیفہ و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف

کردہ شود وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام نون اعرابی کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ

شرطیں ہیں، کامل۔

حکم : یہ ہے کہ نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : جس کلمہ میں نون اعرابی ہو، اس پر کوئی جازم داخل ہو۔

احترازی مثال : يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُونَ، اتفاقی مثال : لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ

يَضْرِبُوا

شرط نمبر ۲ : جس کلمہ میں نون اعرابی ہو، اس پر کوئی ناصب داخل ہو۔

احترازی مثال : يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُونَ، اتفاقی مثال : لَنْ يَضْرِبَا، لَنْ

يَضْرِبُوا

شرط نمبر ۳ : اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو۔

احترازی مثال : يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُونَ

اتفاقی مثال : لَيْضْرِبَانِ، لَيْضْرِبُونَ

شرط نمبر ۴ : اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو۔ احترازی مثال : يَضْرِبُونَ،

تَضْرِبِينَ

اتفاقی مثال : لَيْضْرِبُونَ، لَتَضْرِبِينَ

شرط نمبر ۵ : اس سے امر حاضر معلوم بنانے کا ارادہ کیا جائے۔

احترازی مثال : تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُونَ، اتفاقی مثال : اِضْرِبَا، اِضْرِبُوا

فائدہ : کبھی نون اعرابی تخفیفاً گر جاتا ہے (بعض کی رائے یہ ہے کہ بعض لغات عرب

میں آخر مضارع کو حذف کر دیا جاتا ہے، حذف نون اعرابی بھی اسی قبیل سے ہے) جیسے درج

ذیل مقامات میں حذف ہوا ہے۔

(۱) باری تعالیٰ کا قول ہے قَبِمَ تُبْشِرُونَ، اس میں یہ مذکور نون، نون وقایہ ہے

اور نون اعرابی محذوف ہے۔

(۲) قُلْ لِلَّذِينَ لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ.

(۳) وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ.

..... قانون نمبر ۱۶ ﴿﴾

ہر نون ساکن و تنوین در حروف یرملون ادغام می

کند و وجوباً متحرک را جوازا، در حروف یمون بغنہ و درلر

بغیر غنہ۔

تشریح قانون: اس کا نام حروف یرملون کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے دو شرطیں ہیں۔

حکم اول: یہ ہے کہ نون تنوین وساکن کا حروف یرملون میں ادغام واجب ہے۔
شرط نمبر ۱: نون تنوین وساکن حروف یرملون سے پہلے ہو۔

احترازی مثال: جَنْبٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
شرط نمبر ۲: کلمہ ایک نہ ہو۔ احترازی مثال: دُنْيَا، سِنَوَانٌ، بُنْيَانٌ، قِنَوَانٌ
اتفاقی مثال: لَنْ يَضْرِبَ، مِنْ جُوعٍ وَآمَنْهُمْ۔

حکم دوم: یہ ہے کہ نون متحرک کو حروف یرملون میں مدغم کرنا جائز ہے۔
شرط نمبر ۱: نون متحرک حروف یرملون سے پہلے ہو۔

احترازی مثال: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
شرط نمبر ۲: کلمہ ایک نہ ہو۔ احترازی مثال: بُنْيَاتٌ، تَبْنُو
اتفاقی مثال: إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ كَوَانِ الَّذِي لَا يَرْجُونَ پڑھنا جائز ہے۔
فائدہ: یرملون میں سے یون میں غنہ ہوتا ہے اور لر میں نہیں ہوتا۔

..... قانون نمبر ۱۷ ﴿

ہر نون ساکن و تنوین کہ واقع شود قبل باء مطلقاً آن را بمیم بدل می کنند و جو باء و قبل از حروف حلقی ظاهر خوانده می شود و جو باء و قبل از الف نمی آیند، و در باقی حروف اخفاء کرده آید۔

تشریح قانون: اس کا نام ینبغی کا قانون ہے۔ اس کے لیے تین حکم ہیں (ابدال، اظہار، اخفاء) اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول: ابدال: یعنی نون تنوین وساکن کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط: نون تنوین وساکن باء سے پہلے ہو۔ احترازی مثال: مِنْ غَاسِقٍ
اتفاقی مثال: مِنْ بَعْدِ، يَنْبَغِي، لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ

حکم دوم: اظہار: یعنی نون تنوین وساکن کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔
شرط: نون تنوین وساکن حروف حلقی سے پہلے ہو۔ احترازی مثال: إِنْ كُنْتُمْ
جَنْبٌ تَجْرِي

اتفاقی مثال: مِنْ غَاسِقٍ، عَذَابِ الْيَمِّ

حکم سوم: اخفاء: یعنی نون تنوین وساکن میں اخفاء (غنہ) کرنا واجب ہے۔

شرط: نون تنوین وساکن حروف اخفاء سے پہلے ہو۔ احترازی مثال: مِنْ
حَاسِدٍ، عَذَابِ الْيَمِّ

اتفاقی مثال: مِنْ شَرِّ، جَنْبٌ تَجْرِي

..... قانون نمبر ۱۸ ﴿

ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایس طور بنامی کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارعت ما بعد ش ساکن ماند، همزه وصلی مضموم در اولش در آور دند و جو باء بشرطیکہ مضارع نیز مضموم العین باشد، و گر نہ مکسورہ، و اگر ما بعد ش متحرک ماندہ امر

ہمون شد بوقف آخر۔

تشریح قانون : اس کا نام امر حاضر کا قانون ہے، اس کے تین حکم ہیں، پہلے دو حکموں کے لئے دو شرطیں اور تیسرے حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : حرف مضارعت کے حذف کے بعد اس کا ما بعد ساکن رہ

جائے۔ احترازی مثال : تُصَرِّفُ

شرط نمبر ۲ : مضارع مضموم العین ہو۔ احترازی مثال : تَفْتَحُ، تَضْرِبُ

اتفاقی مثال : تَنْصُرُ، تَشْرُفُ سے امر اَنْصُرُ، اُشْرُفُ پڑھنا واجب ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ شروع میں ہمزہ وصلی کسور لانا اور آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : حرف مضارعت کے حذف کے بعد اس کا ما بعد ساکن رہ جائے۔

احترازی مثال : تُصَرِّفُ

شرط نمبر ۲ : مضارع مضموم العین نہ ہو۔ (یعنی مفتوح العین یا کسور العین ہو)

احترازی مثال : تَنْصُرُ

اتفاقی مثال : تَفْتَحُ، تَضْرِبُ سے امر اِفْتَحُ، اِضْرِبُ پڑھنا واجب ہے۔

حکم سوم : یہ ہے کہ آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط : حرف مضارعت کے حذف کے بعد اس کا ما بعد متحرک رہ جائے۔

احترازی مثال : تَنْصُرُ

اتفاقی مثال : تُصَرِّفُ سے امر صَرِّفُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ : امر حاضر بناتے وقت حرف مضارعت کے حذف کے بعد اگر اس کا ما بعد

متحرک نہ ہو تو ہمزہ وصلیہ لایا جائے گا بشرطیکہ ہمزہ قطعیہ محذوف نہ ہو، ورنہ اسے ہی لایا

جائے گا، جیسے اَنْحَرِمُ کو تُحَرِّمُ سے بنایا، تُحَرِّمُ کو اصل تُوْ حَرِّمُ کی طرف لے گئے پھر اس سے اَنْحَرِمُ امر بنایا۔

سوال : اس سے معلوم ہوا کہ بوقت بناء امر اصل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

لہذا عِدْ (امر) کی بناء تُوْ عِدْ سے ہونی چاہئے حالانکہ عِدْ کو تَعِدْ سے بنایا ہے؟

جواب : مضارع سے بناء امر بعد الاعلال ہوتی ہے اور تُحَرِّمُ کا ہمزہ اعلال کی

وجہ سے حذف نہیں ہوا بلکہ یہ حذف خلاف الاعلال والقیاس ہوا ہے، اس وجہ سے یہاں

ہمزہ کا اعادہ کیا گیا۔

سوال : اگر بناء بعد الاعلال کو مانا جائے تو دَعَا سے دَعَوْتُ کی بجائے دَعَاث اور

تَرَضًی سے تَرَضًیَان کی بجائے تَرَضًان ہونا چاہئے۔

جواب : ماضی اور مضارع کی بناء قبل الاعلال ہوتی ہے اور باقی میں بعد الاعلال۔

سوال : اگر ماضی میں بناء قبل الاعلال ہوتی ہے تو دَعَا سے دَعًایا کی بجائے

دَعًایا ہوتا اس لئے کہ دَعًایا اصل دَعَوْتُ ہے۔

جواب : اسے دَعَوْتُ ہی سے بنایا گیا ہے دَعًایا سے نہیں اور دَعًایا میں الف

التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا اس لئے کہ یہاں الف حقیقۃ ساکن ہے اور تاء حکماً

ساکن ہے اس وجہ سے اس کی حرکت عارضی ہے، اصلی نہیں۔

سوال : اگر دَعًایا میں تاء حکماً ساکن ہے اور بعد الف حقیقۃ ساکن ہے، تو اس

میں التقائے ساکنین کا قانون جاری ہونا چاہئے اور دوسرے ساکن کو حرکت دینا چاہئے

حالانکہ یہاں جاری نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب : حرکت اس ساکن کو دی جاتی ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو، اور یہاں کلمہ کے

آخر میں ایسا حرف آیا ہے جو حرکت کو قبول ہی نہیں کرتا (یعنی الف) اور ساکن اول پر

چونکہ حرکت عارضیہ موجود ہے اس لئے ساکنین پڑھنے میں بحالت وصل کوئی مضائقہ نہیں، جیسے قُلِ الْحَقُّ وَغیرہ میں۔

سورۃ: دَعَاْنَا، رَمَاتَا، غَزَاتَا بھی تو منقول ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تاء کی حرکت اصلیہ ہے۔
جواب: یہ لغت ضعیفہ، غیر فصیحہ ہے۔

..... قانون نمبر ۱۹ ﴿﴾

چوں نونِ تاکید ثقیلہ بانون ضمیری متصل شود، الف

فاصلہ میاں ایشان در آرند وجوباً۔

تشریح قانون: اس کا نام اِضْرَبْنَانِ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم: یہ ہے کہ الف فاصلہ لانا واجب ہے۔

شرط: نون جمع مونث (جو ضمیر ہے) کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہو جائے۔

احترازی مثال: اِضْرَبْنِ

اتفاقی مثال: اِضْرَبْنَانِ جو اصل میں اِضْرَبْنِ تھا۔

فائدہ: نون تاکید ثقیلہ، خفیفہ دونوں حروف غیر عاملہ ہیں، اور تاکید فعل کے لئے آتے ہیں، ثقیلہ میں خفیفہ سے تاکید زیادہ ہوتی ہے، باقی نون ثقیلہ و خفیفہ مضارع منفی بلا، ما میں قلیل آتے ہیں اور جحد میں اس سے بھی قلیل، اور اسماء میں کبھی کبھار ضرورت شعری کے لئے آتے ہیں۔

..... قانون نمبر ۲۰ ﴿﴾

ظرف یفعل و مثال مطلقاً بروزن مفعِل می آید واز غیر یفعل

و ناقص و لفیف و مضاعف بروزن مفعِل می آید وجوباً و ما

سواى ایشاں شاذاند، واز غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول

آن باب می آید وجوباً۔

تشریح قانون: اس کا نام اسم ظرف کا قانون ہے، اس کے تین حکم ہیں اور

پہلے دو حکموں کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص اور تیسرے کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول: یہ ہے کہ اسم ظرف کو مفعِل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱: شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب ہو۔

احترازی مثال: مُكْرَمَ (کہ یہ ثلاثی مزید فیہ سے ہے)

شرط نمبر ۲: ہفت اقسام میں صحیح، مہوز، اجوف از باب یَفْعِلْ (مضارع مکسور

العین) یا مثال ہو مطلقاً (جو بھی باب ہو یعنی مضارع مکسور العین، مفتوح العین، مضموم

العین) احترازی مثال: مَنْصَرٌّ، مَرْمَیْ

اتفاقی مثال: صحیح کے لئے مَضْرِبٌ، اجوف کے لئے مَطِيحٌ (اصل

میں مَطْوَحٌ تھا)، مہوز کے لئے مَائِنٌ، مثال کے لئے مَوْعِدٌ (مضارع مکسور العین

کی مثال)، مَوْضِعٌ (مضارع مفتوح العین کی مثال)، مَوْسِمٌ (مضارع مضموم العین

کی مثال)۔

حکم دوم: یہ ہے کہ اسم ظرف کو مفعِل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱: شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب ہو۔ احترازی مثال: مُكْرَمَ

۵

شرط نمبر ۲: ہفت اقسام میں صحیح، مہوز، اجوف از باب غیر یفعل (مضارع مکسور العین نہ ہو) اور ناقص، لفیف، مضاعف ہو مطلقاً (جس باب سے بھی ہو یعنی مضارع مکسور العین، مفتوح العین، مضموم العین)۔ احترازی مثال: مَضْرِبٌ مَانِتٌ۔
اتفاقی مثال: صحیح کے لئے مَنْصَرٌ، مَفْتَحٌ اجوف کے لئے مَقَالٌ (اصل میں مَقُولٌ تھا) مہوز کے لئے مَامَرٌ ناقص کے لئے مَذْعَى (اصل میں مَذْعُوٌ تھا) لفیف کے لئے مَوْقَى (اصل میں مَوْقَى تھا) مضاعف کے لئے مَمْدٌ (اصل میں مَمْدٌ تھا)

حکم سوم: یہ ہے کہ اسم ظرف کو اپنے باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال: مَضْرِبٌ، مَنْصَرٌ
اتفاقی مثال: مُكْرَمٌ

فائدہ: جب ظرف ان دو احکام کے خلاف آئے گا تو شاذ ہوگا، جیسے مَسْجِدٌ، مَغْرِبٌ، مَشْرِقٌ کل بارہ کلمات ہیں اسکا مضارع بروزن یَفْعَلُ ہے اور پھر بھی مَفْعَلٌ کے وزن میں ہے۔ حالانکہ قانون کے مطابق مَفْعَلٌ کے وزن پر آنا چاہئے۔ سیبویہ کی رائے یہ ہے کہ اسماء جامدہ بمعنی ظرف ہیں کیونکہ جو ظرف مضارع سے مشتق ہوتا ہے وہ کسی مکان معین کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا مثلاً مَضْرِبٌ بمعنی جائے ضرب، بخلاف مَسْجِدٌ کہ جائے وجود کو نہیں کہتے۔

..... قانون نمبر ۲۱ ﴿

ہر الف کہ حرکت ما قبلش مخالفش شود، آن را بوق

حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون: اس کا نام ضورب، مضاریب کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: یہ ہے کہ الف کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ الف کے ما قبل کی حرکت اسکے مخالف ہو۔ احترازی مثال: قَالَ بَاعَ

اتفاقی مثال: ضُورِبَ، مَضَارِبُ

فائدہ: اگر الف یاء تصغیر کے بعد واقع ہو جائے تو اسے بھی یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے قَذَالٌ کی تصغیر قُذَيْلٌ، غَذَالٌ کی غُذَيْلٌ اور رِسَالَةٌ کی رُسَيْلَةٌ۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر ۲۲﴾

الف مقصورہ کی تعریف: الف مقصورہ وہ الف ہے، جو اسم کے آخر میں ہو، لازم ہو، اسکے بعد ہمزہ نہ ہو اور دوسری جگہ پر بھی نہ ہو، جیسے عَصَا، ضَرْبٌ، رَيْدٌ میں الف وقف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے لہذا یہ عارضی ہے، الف مقصورہ نہیں اور ”مَا“ میں اس لئے نہیں ہے کہ الف دوسری جگہ ہے۔

الف مقصورہ کی اقسام: الف مقصورہ کی کل تین قسمیں ہیں۔

(الف) الف مقصورہ تیسری جگہ واقع ہو۔

(ب) الف مقصورہ چوتھی جگہ واقع ہو۔

(ج) الف مقصورہ پانچویں جگہ واقع ہو۔

الف مقصورہ جو تیسری جگہ واقع ہو اسکی چار قسمیں ہیں:

(۱) واو سے بدلا ہو، حقیقتاً۔ جیسے عَصَى، اصل میں عَصَوُ تھا۔

(۲) واو سے بدلا ہو، حکماً۔ جیسے اِلٰی، اصل میں اِلَوُ تھا (اس کو اصلی بھی کہتے ہیں)۔

(۳) یاء سے بدلا ہو، حقیقتاً۔ جیسے فَتٰی، اصل میں فَتٰی تھا۔

(۴) یاء سے بدلا ہو، حکماً۔ جیسے بَلٰی، اصل میں بَلٰی تھا (اس کو بھی اصلی

کہتے ہیں)۔

حقیقتاً بدلا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس الف کے اصل کی ہم کو خبر و اطلاع ہے جیسے عَصٰی، کہ اس کا اصل عَصَوُ تھا، قال باع کے قانون سے عَصٰی بن گیا۔

حکماً بدلا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس الف کے اصل کی ہم کو خبر و اطلاع نہ ہو، لیکن حکمی طور پر اس الف کو واو یا یاء سے بدلا ہوا کہتے ہیں اور اس کو حقیقت پر قیاس کرتے ہیں۔

الف مقصورہ جو چوتھی جگہ یا پانچویں واقع ہو، اسکی تین قسمیں ہیں:

(۱) واو سے بدلا ہو۔ جیسے مُعَلٰی، اصل میں مُعَلَوُ تھا، اور مُصْطَفٰی اصل

میں مُصْطَفَوُ تھا۔

(۲) یاء سے بدلا ہو۔ جیسے مُہْدٰی، اصل میں مُہْدٰی تھا، اور مُجْتَبٰی

اصل میں مُجْتَبٰی تھا۔

(۳) واو یا یاء سے بدلا ہوا نہ ہو (اصلی ہو) جیسے ضُرْبٰی۔

الف ممدودہ کی تعریف : الف ممدودہ وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور اس

کے بعد ہمزہ ہو، جیسے قُرَآء، حَمْرَآء

الف ممدودہ کی قسمیں : الف ممدودہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) اصلی : اصلی وہ الف ممدودہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور کسی شئی سے

بدلا نہ ہو، جیسے قُرَآء

(۲) تانیثی : تانیثی وہ الف ممدودہ ہے جو مونث کی علامت ہو، جیسے حَمْرَآء

(۳) غیر اصلی : غیر اصلی وہ الف ممدودہ ہے جو واو یا یاء سے بدلا ہو، جیسے

کِسَآء اصل میں کِسَآء تھا اور رِذَآء اصل میں رِذَآء تھا۔

(۴) الصاتی یا الحاقی : الحاقی وہ الف ممدودہ ہے جو ایک چھوٹے کلمے کو بڑے

کلمے کے وزن پر کرنے کے لئے زیادہ کیا جائے جیسے عَلْبَآء اصل میں عَلْبُ تھا، قِرْطَاسُ کے وزن پر کرنے کے لئے الف ممدودہ بڑھایا گیا۔

امالہ کی تعریف : الف کو یاء اور فتح کو کسرہ کی بُدے کر پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں،

جیسے کِتَابٌ کو کِتِیْب

امالہ فعل اور اسم متمکن کی خصوصیت ہے، اسم غیر متمکن اور حرف میں نو (۹) کلمات

کے سوا کہیں امالہ نہیں ہوتا۔ ان میں پانچ اسم اور چار حرف ہیں۔

اسم کے وہ کلمات جن میں امالہ ہوتا ہے: حرف کے وہ کلمات جن میں امالہ ہوتا ہے:

(۱) اَنّٰی بوقت امالہ آنے (۲) بلیٰ بوقت امالہ بلے

(۳) مَتٰی بوقت امالہ مٹے (۴) ہا بوقت امالہ مے

(۵) ذَا بوقت امالہ ذہ (۶) لا بوقت امالہ لے

(۷) ہاء ضمیر، جیسے مَرَرْتُ بِہَا بوقت امالہ ہے

(۸) یا بوقت امالہ یے، یا جو حرف ندا ہے

(۹) نا ضمیر، جیسے مَرَبْنَا بوقت امالہ نے

شرط

۱

حکم اول کی شرطیں مفقود ہوں یعنی تیسری جگہ میں واو سے بدلا ہوا نہ ہو اور اصلی نہ ہو اور مالہ جائز ہو۔

احترازی مثال: اِلٰی، عَصٰی اتفاق مثال: جیسے فُتٰی سے فُتٰیَانِ، فُتٰیَاتِ، ضُرْبٰی سے ضُرْبِیَانِ، ضُرْبِیَاتِ اور مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیَانِ، مُصْطَفِیَاتِ پڑھنا واجب ہے۔

حکم نمبر ۳: (الف ممدودہ) الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت باقی رکھنا واجب ہے۔

شرط: الف ممدودہ اصلی ہو (کسی حرف سے بدلانا نہ ہو)۔ احترازی مثال: کِسَاءٌ کہ یہاں واو سے بدلا ہے۔

اتفاقی مثال: قُرَآءٌ سے قُرَآءِ ان، قُرَآءِ ات پڑھنا واجب ہے۔
حکم نمبر ۴: الف ممدودہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: الف ممدودہ تانیثی ہو۔ احترازی مثال: قُرَآءٌ اتفاق مثال: حَمَرَآءُ سے حَمَرَآوَانِ، حَمَرَآوَاتِ پڑھنا واجب ہے۔
حکم نمبر ۵: حکم نمبر ۳، ۴ دونوں جائز ہیں (یعنی الف ممدودہ کو واو سے تبدیل کرنا اور باقی رکھنا دونوں وجہیں جائز ہیں)

شرط: حکم نمبر ۳ کی شرطیں مفقود ہوں۔ (یعنی الف ممدودہ نہ اصلی ہو اور نہ تانیثی ہو)
احترازی مثال: قُرَآءٌ، حَمَرَآءُ اتفاق مثال: جیسے کِسَاءٌ، عَلْبَاءٌ سے

..... قانون نمبر ۲۲ ﴿﴾

ہر الف مقصورہ، سیوم جا بدل از واو یا اصلی کہ امالہ کردہ نہ شود وقت بنا کردن تثنیہ و جمع مؤنث سالم آن را بود او مفتوحہ بدل کنند و جوْبا و غیرش را بیا، و ممدودہ اصلی را ثابت دارند، و تانیثی را باو بدل کنند و جوْبا، و در غیر ایشاں ہر دو وجہ خواندن جائز است۔
تشریح قانون: اس کا نام الف مقصورہ، ممدودہ کا قانون ہے، اس کے پانچ حکم ہیں، دو الف مقصورہ اور تین الف ممدودہ کے لئے۔

حکم اول کے لئے دو شرطیں، کامل اور باقی چار کے لئے ایک ایک شرط ہے۔
حکم اول: الف مقصورہ کو تثنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱: الف مقصورہ تیسری جگہ میں واو سے بدلا ہوا ہو حقیقتہ۔
احترازی مثال: فُتٰی کہ یاء سے بدلا ہے۔ اتفاق مثال: عَصٰی کہ اسکی تثنیہ، جمع مؤنث سالم، عَصَوَانِ، عَصَوَاتِ پڑھنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۲: الف مقصورہ اصلی ہو اور اس میں امالہ جائز نہ ہو۔ (یعنی لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو، کسی سے حقیقتاً بدلانا نہ ہو)۔
احترازی مثال: بَلٰی، عَصٰی اتفاق مثال: اِلٰی کہ اس کی تثنیہ و جمع مؤنث سالم، اِلَوَانِ، اِلَوَاتِ پڑھنا واجب ہے۔
حکم نمبر ۲: الف مقصورہ کو تثنیہ، جمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء سے تبدیل کرنا

شرط

۱

۲

نمبر ۱: کلمہ حلقى العین نہ ہو (یعنی عین کلمہ میں حروف حلقى نہ ہوں)۔

احترازی مثال: شَهِدَ فَخَذَ

شرط نمبر ۲: فَعِلُ (بکسر العین) کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال: ضَرَبَ، ضَرَبْتُ

اتفاقی مثال: عَلِمَ کو عَلِمَ پڑھنا اور كَتَفَ کو كَتَفَ پڑھنا جائز ہے۔

حکم نمبر ۳: کلمہ کو سوائے اصل کے ایک وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط: ان چار اوزان میں سے (فَعْلٌ، فَعِلٌ، فَعِلٌ، فَعْلٌ) کوئی وزن ہو۔

احترازی مثال: كَتَفَ بروزن فَعِلٌ

اتفاقی مثال: عَضُدٌ میں عَضُدٌ، اِبِلٌ میں اِبِلٌ، غُنُقٌ میں غُنُقٌ اور فُقُلٌ میں

فُقُلٌ پڑھنا جائز ہے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۲۳﴾

فائدہ نمبر ۱: یہ قانون لَیْسَ میں وجوبی ہے، لَیْسَ پڑھنا جائز نہیں۔

فائدہ نمبر ۲: نَعَمْ، بَشَسَ، نَعِمًا ہی میں بھی یہ قانون جاری ہے۔

فائدہ نمبر ۳: اگر فَعِلٌ کی صورت درمیان میں ہو تو بھی فَعِلٌ پڑھنا جائز ہے،

جیسے يَكْتَسِبُونَ کو يَكْتَسِبُونَ پڑھنا جائز ہے اور اگر آخر میں یہ صورت ہو تو بھی جائز

ہے، جیسے وَيَتَّقِهِ پڑھنا جائز ہے، یہ اصل میں يَتَّقِهِ تھا، تَقَّهِ فَعِلٌ کی صورت بن گئی اور

اس قانون کی وجہ سے يَتَّقِهِ پڑھا گیا۔

فائدہ نمبر ۴: اس طرح فَعِلٌ کی صورت درمیان یا آخر میں بن جائے تو وہاں

فَعِلٌ پڑھنا جائز ہے، جیسے يَكْتَسِبُونَ کو يَكْتَسِبُونَ پڑھنا جائز ہے اور اگر آخر میں یہ صورت ہو تو بھی جائز

﴿..... قانون نمبر ۲۳﴾

ہر کلمہ حلقى العین کہ بروزن فَعِلٌ باشد، سوائے اصل در

آں سہ وجہ خواندن جائز اند، چنانچہ در شَهِدَ شَهِدَ شَهِدَ

شَهِدَ و در فَخَذَ فَخَذَ فَخَذَ خواندن جائز است، و اگر

حلقى العین نباشد، در فعل سوائے اصل يك وجہ و در اسم

سوائے اصل دو وجہ خواندن جائز اند چنانچہ در عَلِمَ عَلِمَ

و در كَتَفَ كَتَفَ كَتَفَ جائز است، و در وزنِ فَعْلٌ و فَعِلٌ و فَعْلٌ

و فَعْلٌ فَعْلٌ، فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ خواندن جائز است۔

تشریح قانون: اس کا نام حلقى العین کا قانون ہے، اس کے تین حکم ہیں، پہلے دو

حکموں کیلئے دو دو شرطیں ہیں، ناقص اور تیسرے کیلئے ایک شرط ہے۔

حکم اول: کلمہ کو سوائے اصل تین وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱: کلمہ حلقى العین نہ ہو (یعنی عین کلمہ میں حروف حلقى ہوں)۔

احترازی مثال: عَلِمَ

شرط نمبر ۲: فَعِلُ (بکسر العین) کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال: ذَهَبَ، بَأْسَ

اتفاقی مثال: شَهِدَ، فَخَذَ میں شَهِدَ، شَهِدَ، شَهِدَ اور فَخَذَ، فَخَذَ، فَخَذَ

پڑھنا جائز ہے۔

حکم نمبر ۲: فعل میں سوائے اصل کے ایک وجہ اور اسم میں سوائے اصل کے دو

شرط

١

شرط

۱

نمبر ۳ : ماضی کی شروع میں تائے زائدہ مطرودہ (قیاسیہ) ہو۔

احترازی مثال : اُكْتَسِبَ

اتفاقی مثال : تَصَرَّفَ، اَتَصَرَّفَ، نَتَصَرَّفُ، تَتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفَ،

يَتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

تنبیہ : یہاں یہ قانون اَبْنِیْ یَأْبِیْ میں دو شاذوں کے ساتھ جاری ہے۔ ایک شاذ یہ ہے کہ شرائط کے نہ ہوتے ہوئے قانون کا حکم جاری ہے اور دوسرا شاذ یہ ہے کہ یاء میں بھی یہ حکم جاری ہے۔

فائدہ : اہل حجاز کے نزدیک یہ قانون یاء میں بھی جاری ہے لہذا ان کے نزدیک یَعْلَمُ، یُكْتَسِبُ، یَتَصَرَّفُ کو یَعْلَمُ، یُكْتَسِبُ، یَتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

..... قانون نمبر ۲۵ ﴿

ہر حرف علت کہ واقع شد بعد از الف مفاعل آن را بہ

همزه بدل کنند و جوئاً، زائدہ را مطلقاً و اصلی را بشرط

تقدم حرف علت بر الف مفاعل۔

تشریح قانون : اس کا نام شرائف کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور حرف

علت زائدہ کے لئے ایک شرط اور اصلی کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط برائے حرف علت زائدہ :

شرط : حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال : بَايَعُ، قَاوِلُ

اتفاقی مثال : شَرَّافُ، یہ شَرِيفَةُ کی جمع ہے، اصل میں شَرَّافِیْفُ تھا۔

صورت بن گئی، پھر اس قانون کی وجہ سے ”ہ“ کو ساکن کیا۔

تنبیہ : وَلِیَضْرِبُ کو وَلِیَضْرِبُ پڑھنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہاں ابتداء میں وَلِی سے فِعْل کی صورت بن گئی تو اس کو فَعْل پڑھ کر وَلِیَضْرِبُ پڑھا گیا۔

..... قانون نمبر ۲۴ ﴿

ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح

العین یا در اول ماضی او همزه اصلی یا تائے زائدہ مطرودہ

باشد، در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اتین را

بغیر یاء حرکت کسرہ می دهند جوازاً و در مضارع معلوم

ابی یابی یاء را نیز۔

تشریح قانون : اس کا نام تَعْلَمُ اِعْلَمُ نَعْلَمُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے

اور تین شرطیں ہیں وجودی کامل۔

حکم : یہ ہے کہ علماء غیر اہل حجاز کے نزدیک مضارع معلوم میں حروف مضارعت

کو سوائے یاء کے حرکت کسرہ دینا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔

احترازی مثال : ضَرَبَ یَضْرِبُ

اتفاقی مثال : تَعْلَمُ، اَعْلَمُ، نَعْلَمُ کو تَعْلَمُ، اِعْلَمُ، نَعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۲ : ماضی میں ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال : اُكْرِمَ یُكْرِمُ

اتفاقی مثال : تَكْتَسِبُ اُكْتَسِبُ نَكْتَسِبُ کو تَكْتَسِبُ اُكْتَسِبُ

نَكْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

۶

- (۳) جو سکون موزون میں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں ہو۔ البتہ یہاں حروف اصلہ، زائدہ میں مقابلہ ضروری نہیں، جیسے شَرَائِفُ بروزن مَفَاعِلُ۔
- (۳) وزن عروضی : وزن عروضی وہ وزن ہے جس میں دو شرطیں پائی جائیں:
- (۱) جتنے حروف موزون میں ہوں اتنے وزن میں بھی لائے جائیں۔
- (۲) جو حرکات و سکنات موزون میں ہو، وزن میں بھی لائے جائیں۔ البتہ مقام وجگہ میں ہو، جیسے شَرِيفُ کا وزن عروضی فُعُولُ ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہاں وزن سے مراد وزن صوری ہے، صرفی نہیں، لہذا کوئی اشکال نہیں۔
- فائدہ نمبر ۳ : حروف اصلی وزائدہ کا (جمع میں) مفرد سے پتہ چلتا ہے، جو حرف مفرد میں اصلی ہوگا جمع میں بھی اصلی ہوگا، جو مفرد میں زائدہ ہوگا جمع میں بھی زائدہ ہوگا۔

☆☆ ختم شد قوانین ثلاثی مجرد ☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

شرائط برائے حرف علت اصلی :

شرط نمبر ۱: حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔

احترازی مثال : وَاِوْرُ، وَاِیْلُ

شرط نمبر ۲ : الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو۔

احترازی مثال : مَقَاوِلُ، مَبَايِعُ

اتفاقی مثال : قَوَائِلُ، بَوَائِعُ اصل میں قَوَاوِلُ، بَوَايِعُ تھے، اور یہ جمع ہے،

قَائِلَةٌ، بَائِعَةٌ کی۔

فائدہ نمبر ۱ : یہاں مَفَاعِلُ سے وزن صوری مراد ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : مَوَالٍ : شَرَائِفُ کا وزن فَعَائِلُ نکالنا چاہئے، مَفَاعِلُ وزن

متعین کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب : وزن کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) صرفی (۲) صوری (۳) عروضی

(۱) وزن صرفی : وزن صرفی وہ وزن ہے جس میں چار شرطیں پائی جائیں:

(۱) جتنے حروف موزون میں ہوں اتنے وزن میں بھی لائے جائیں۔

(۲) جو حرکت موزون میں جہاں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں وہاں لائی جائے۔

(۳) جو سکون موزون میں جہاں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں لایا جائے۔

(۴) جو حروف موزون میں جہاں زائدہ ہوں، وزن میں بھی وہاں زائدہ لائے

جائیں۔ جیسے نَاصِرٌ بروزن فَعَالٌ۔

(۲) وزن صوری : وزن صوری وہ وزن ہے جس میں تین شرطیں پائی جائیں:

(۱) جتنے حروف موزون میں ہوں اتنے وزن میں بھی لائے جائیں۔

(۲) جو حرکت موزون میں جہاں جہاں ہو، وزن میں بھی وہاں لائی جائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

قوانین ثلاثی مزید فی صحیح

..... قانون نمبر ۱ ﴿﴾

ہر ہمزه زائدہ کہ واقع شود در اول کلمہ و صلی باشد یا

قطعی، حکم و صلی ایں کہ درج کلام و متحرک شدن

ما بعد بیفتد و حکم قطعی عکس ایں است۔

تشریح قانون : اس کا نام ہمزه و صلی قطعی کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، پہلے کے لئے دو شرطیں کامل اور دوسرے کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول : برائے ہمزه و صلی یہ ہے کہ ہمزه و صلی کو ساقط کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزه و صلی درج کلام میں واقع ہو جائے۔

احترازی مثال : اضرب اتفاقی مثال : واضرب

شرط نمبر ۲ : جب ہمزه و صلی کا ما بعد متحرک ہو جائے۔

احترازی مثال : اضرب

اتفاقی مثال : خصم اصل میں اختصم تھا، خصم کظم کے قانون سے

خاء متحرک ہو کر ہمزه و صلی ساقط ہوا۔

حکم دوم : برائے ہمزه قطعی یہ ہے کہ ہمزه قطعی کو ہمیشہ کے لئے ثابت رکھنا

واجب ہے، کسی حال میں ساقط کرنا جائز نہیں۔

شرط : ہمزه و صلی نہ ہو۔ احترازی مثال : وانصرف

اتفاقی مثال : انكرم

﴿فوائد قانون نمبر ۱﴾

فائدہ نمبر ۱ : ہمزه قطعیہ کی تعداد ارشاد الصرف میں آٹھ ہے، اسکی کل تعداد تیرہ

ہے۔ (۱۳)

(۱) باب افعال کا ہمزه جیسے انكرم

(۲) واحد متکلم کا ہمزه جیسے لم اضرب

(۳) اسم تفضیل کا ہمزه جیسے اضرب

(۴) اعلام (ناموں) کا ہمزه جیسے ابراهيم، اسمعيل

(۵) بناء کا ہمزه جیسے ان، انت

(۶) فعل تعجب کا ہمزه جیسے ما اضربه، ما ابصره

(۷) جمع کا ہمزه جیسے اقوال

(۸) استفہام کا ہمزه جیسے اكفرت.

(۹) نداء کا ہمزه جیسے اعبد الله

(۱۰) اسماء کا ہمزه جیسے ابريق، استبرق

(۱۱) صفت مشبہ کا ہمزه جیسے احو، اسود، احمد

(۱۲) التثنيه کا ہمزه

(۱۳) لفظ الله کا ہمزه جب اس پر حرف نداء داخل ہو جائے جیسے یا الله

فائدہ نمبر ۲ : ہمزه و صلی کی کتابت کے اصول:

ہمزه و صلی قراءت میں ساقط ہوتا ہے اور کتابت میں ثابت رہتا ہے البتہ درج ذیل

مواضع میں قراءت کے ساتھ کتابت میں بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

(۱) جب ہمزه و صلی لام جارہ کے بعد واقع ہو، جیسے لسخیر اصل میں ل

الْخَيْرِ ہے۔

(۲) جب ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ وصل مکسور ہو، جیسے أَصْطَفَى الْبَنَاتِ، أَطْلَعَ الْغَيْبَ، اتَّخَذْنَاهُمْ، اسْتَغْفَرْتُ لَهُمْ، افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

(۳) جب ہمزہ وصلی پر فاء داخل ہو اور بعد کوئی اور ہمزہ ہو جیسے فَاثْنَيْنَا، اصل میں اِثْنَانًا تھا، البتہ جہاں دوسرے صیغے سے التباس آتا ہو وہاں لکھا جائے گا۔

(۴) جب ہمزہ وصل پر واو داخل ہو، اور اس کے بعد کوئی ہمزہ ہو جیسے وَاتِّمِرُوا بَيْنَكُمْ، اصل میں اِئْتِمِرُوا تھا۔

(۵) جب ہمزہ کی قراءت مابعد کے متحرک ہونے سے ساقط ہو جیسے سَلُّونِي عَمَّا شِئْتُمْ اصل میں اسَلُّونِي تھا۔

(۶) کسی ایسے حرف کے داخل ہونے سے درج میں آئے جو آئندہ کلمے کا بمنزلہ جزء بن جائے، جیسے اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ

(۷) جب ہمزہ ایسے کلمہ میں واقع ہو جس کی کتابت کثرت سے ہوتی ہو جیسے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا

(۸) جب لام تاکید ہمزہ وصلی پر داخل ہو تو اسم میں کتابت سے ساقط ہوگا، فعل میں ساقط نہ ہوگا جیسے وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ، لِلْهُدَىٰ اور فعل میں کتابت سے ساقط نہ ہوگا جیسے لَا نَفْضُوا مِنْ حَوْلِكَ

(۹) لفظ ابن کا ہمزہ بھی کتابت سے گر جاتا ہے بشرطیکہ علمین متاقلین کے درمیان واقع ہو اور پہلے کے لئے صفت اور دوسرے کے لئے مضاف بنتا ہو۔ جیسے: محمد بن اسمعیل، لیکن اس صورت میں ابن شروع سطر میں آئے تو ہمزہ لکھا جائے گا، پڑھا نہیں جائے گا جیسے محمد بن اسمعیل بن ابراہیم۔

تنبیہ : قرآن کریم میں کئی مواقع میں کتابت کو قراءت پر قیاس کر کے ہمزہ وصل کو کتابت سے بھی ساقط کیا ہے جیسے فَسَلُّوهُمْ وَسَلُّوهُمْ عَنْ الْقَرْيَةِ۔

﴿..... قانون نمبر ۲﴾

ہر باب کہ ماضی او چار حرفی باشد، در مضارع معلوم او

حرف اتین را حرکت ضمہ می دهند و جوبّا۔

تشریح قانون : اس کا نام يُكْرِمُ يُصْرِفُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم کے حروف اتین کو ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط : اس کی ماضی چار حرفی ہو۔ احترازی مثال : يَضْرِبُ يَنْصَرِفُ کہ ان کی ماضی ضَرَبَ انْصَرَفَ ہے، جو چار حرفی نہیں۔

اتفاقی مثال : يُكْرِمُ يُصْرِفُ، جن کی ماضی اَكْرَمَ صَرَفَ ہے، جو کہ چار حرفی ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۳﴾

ہر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطرودہ باشد، در

مضارع معلوم او ماقبل آخر را بر حال خود می دارند

و جوبّا و اگر تائے زائدہ مطرودہ نباشد، کسرہ می دهند،

سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

تشریح قانون : اس کا نام يُكْرِمُ يَنْصَرِفُ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ مضارع معلوم کے ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط : اس کی ماضی میں تائے زائدہ مطرودہ (قیاسیہ) ہو۔ احترازی مثال :
يُصَرِّفُ کہ اس کی ماضی صَرَّفَ ہے (تائے زائدہ مطرودہ نہیں ہے)۔

اتفاقی مثال : يَتَصَرَّفُ اس کی ماضی تَصَرَّفَ ہے (تائے زائدہ مطرودہ ہے)۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے ابواب کے سوا دوسرے ابواب کے مضارع معلوم کے ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط : اس کی ماضی میں تائے زائدہ مطرودہ نہ ہو۔ احترازی مثال : يَنْصَرِّفُ کہ اس کی ماضی نَصَرَّفَ ہے۔

اتفاقی مثال : يُكْرِمُ اس کی ماضی اَكْرَمَ ہے (تائے زائدہ مطرودہ نہیں ہے)

﴿فوائد قانون نمبر ۳﴾

فائدہ نمبر ۱ : تَابِع، تَارَكَ میں چونکہ تاء زائدہ نہیں اس لئے قانون جاری نہ ہوگا۔

فائدہ نمبر ۲ : تاء زائدہ مطرودہ وہ تاء ہے جو حروفِ اصلیہ کے مقابلہ میں نہ ہو اور باب کے ہر صیغہ میں موجود ہو۔

﴿..... قانون نمبر ۴﴾

ہر تاء مضارعت کہ داخل شود بر تاء تَفَعَّلُ یا تَفَاعَلُ یا

تَفَعَّلُ در مضارع معلوم او حذف یکے جائز است۔

تشریح قانون : اس کا نام تَصَرَّفُ، تَتَصَرَّبُ، تَتَدَخَّرُ ج کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں دو تاء میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔

شرط : تاء مضارعت تاء تَفَعَّلُ یا تاء تَفَاعَلُ یا تاء تَفَعَّلُ پر داخل ہو جائے۔

احترازی مثال : تُصَرِّفُ اتفاقی مثال : تَصَرَّفُ، تَتَصَرَّبُ، تَتَدَخَّرُ ج کو تَصَرَّفُ، تَتَصَرَّبُ، تَتَدَخَّرُ ج پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۵﴾

ہر واو، یائے غیر بدل از ہمزه کہ واقع شود، مقابلہ فاء

کلمہ بابِ اِفْتِعَالُ یا تَفَعَّلُ یا تَفَاعَلُ آں راء کردہ، در تاء

ادغام می کنند وجوباً بر اکثر لغت اہل حجاز در افتعال و

بر بعضی لغت اہل حجاز در تفعّل و تفاعل مگر اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ

شاذ است۔

تشریح قانون : اس کا نام اِتَّعَدَ اِتَّسَّرَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ فاء اِفْتِعَالُ، تَفَاعَلُ، تَفَعَّلُ کو تاء کر کے تاء کو تاء میں مدغم کرنا واجب ہے (نزد غیر اہل حجاز اکثر اوجھا)

شرط نمبر ۱ : فاء اِفْتِعَالُ یا تَفَعَّلُ یا تَفَاعَلُ کے مقابلہ میں واو یا یاء ہو۔ احترازی مثال : اِكْتَسَبَ، اَوْجَبَ، اَوْتَرَ، وَتَرَ۔

شرط نمبر ۲ : واو، یاء ہمزه سے بدلے ہوئے نہ ہوں، اصلی ہوں۔

احترازی مثال : اِئْتَمَنَ، یہاں یاء ہمزه سے بدلی ہوئی ہے اس لئے کہ اصل میں اِء تَمَنَ تھا، اَمِنَ يُوْمِنُ ایماناً کے قانون سے ہمزه کو یاء سے تبدیل کیا تو اِئْتَمَنَ بن گیا۔

اتفاقی مثال : اِتَّعَدَ اِتَّسَّرَ، اِتَّعَدَ اِتَّسَّرَ، اِتَّاعَدَ اِتَّاسَّرَ، اصل میں اَوْتَعَدَ

إِئْتَسَرَ، تَوَعَّدَ تَيْسَرَ، تَوَاعَدَ تَيَّاسَرَ، تَحَّى، اس قانون کی وجہ سے اِتَّعَدَ اِتَّسَرَ .. الخ بن گئے۔

﴿نوامد قانون نمبر ۵﴾

فائدہ نمبر ۱: اِتَّخَذَ اس لئے شاذ ہے کہ اصل میں اِتَّخَذَ تھا، مہوز کے قانون سے ہمزہ کو یاء سے، اِتَّخَذَ ہوا پھر یاء کو تاء سے خلاف قیاس بدلا۔

فائدہ نمبر ۲: (اقوال مختلفہ فی اِتَّخَذَ)

(۱) یہ تَخَذَ سے ہے، اَخَذَ سے نہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن میں لَتَخِذْتُ کو لَتَخِذْتُ پڑھا گیا ہے۔

(۲) یہ وَخَذَ سے ہے اور اَخَذَ مجرد اصل میں وَخَذَ تھا۔ واو کو ہمزہ سے خلاف قیاس بدل دیا جیسے وَخَذَ کو اَخَذَ، وَنَاةً کو اَنَاةً (بمعنی ست عورت) وَكُذَّ کو اُكُذَّ، وَجَمَّ کو اَجَمَّ پڑھا گیا ہے۔

(۳) یہ اَخَذَ سے ہے جیسے متن میں مذکور ہے، کثرت استعمال کی وجہ سے اس میں قانون جاری ہوا۔

﴿..... قانون نمبر ۶﴾

اگر یکے از سین، شین واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال تائے وے را جنس فاء کلمہ کردہ جوازاً، جنس را جنس ادغام می کنند وجوباً۔

تشریح قانون: اس کا نام اِسْمَعِ اِشْبَهَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔

حکم: یہ ہے کہ تاء افتعال کو فاء کلمہ کا جنس کرنا جائز ہے، اور پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط: فاء افتعال کے مقابلہ میں سین یا شین ہو۔ احترازی مثال: اِكْتَسَبَ اتفاقی مثال: اِسْمَعِ اِشْبَهَ، اصل میں اِسْتَمَعَ اِشْتَبَهَ تھے۔

﴿..... قانون نمبر ۷﴾

اگر یکے از صاد، ضاد، طاء، ظا واقع شود در مقابلہ فاء کلمہ افتعال، تاء وے را طا کنند وجوباً پس اگر مقابلہ فاء کلمہ طا است ادغام واجب است، و اگر ظا است اظہار یک طرفہ و ادغام دو طرفہ یعنی طا را ظا کردن و عکس او جائز است، و اگر صاد، ضاد باشد اظہار و ادغام یک طرفہ یعنی طا را صاد، ضاد کردن جائز است و نہ عکس او۔

تشریح قانون: اس کا نام اِظْلَمَ اِظْلَمَ کا قانون ہے، اس کے چار حکم ہیں، ایک عام اور تین خاص اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم نمبر ۱: (عام) یہ ہے کہ تاء افتعال کو طاء کرنا واجب ہے۔

شرط: فاء افتعال کے مقابلہ میں صاد، ضاد، طاء، ظا (ان چار حروف) میں سے کوئی حرف ہو۔

احترازی مثال: اِكْتَسَبَ اتفاقی مثال: اِضْطَبَّرَ، اِضْطَبَّرَ، اِظْلَمَ،

اِظْلَمَ، اصل میں اِضْطَبَّرَ، اِضْطَبَّرَ، اِظْلَمَ، اِظْلَمَ تھے۔

حکم نمبر ۲: یہ ہے کہ طاء کا طاء میں ادغام واجب ہے۔

شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں طاء ہو۔ احترازی مثال : اِضْطَبَّرَ
 اتفاقی مثال : اِطْلَمَ، اصل میں اِطْطَلَمَ تھا۔
 حکم نمبر ۳ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں غاء ہو۔ احترازی مثال : اِضْطَبَّرَ
 اتفاقی مثال : اِطْطَلَمَ کو اِطْلَمَ، اِطْلَمَ اور اِطْطَلَمَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔
 حکم نمبر ۴ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں صاد یا ضاد ہو۔ احترازی مثال : اِظْطَلَمَ
 اتفاقی مثال : اِضْطَبَّرَ، اِضْطَبَّرَ کو اِصْبَرَّ، اِصْبَرَّ اور اِضْطَبَّرَ، اِضْطَبَّرَ دونوں
 طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۸﴾

اگر یکے از دال، ذال، زاء واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب
 افتعال تائے وے را دال کردہ وجوباً در دال ادغام می کنند
 وجوباً و ذال مثل ظاء و زاء مثل صاد ضاد است۔
 تشریح قانون : اس کا نام اِذْكَرَ اِذْكَرَ اِذْكَرَ کا قانون ہے، اس کے چار حکم
 ہیں، ایک عام اور تین خاص اور ہر ایک کے لئے ایک شرط ہے۔
 حکم نمبر ۱ : (عام) یہ ہے کہ تاء افتعال کو دال کرنا واجب ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں دال یا ذال یا زاء میں سے کوئی ایک حرف ہو۔
 احترازی مثال : اِخْتَسَبَ
 اتفاقی مثال : اِذْكَرَ، اِذْكَرَ، اِذْكَرَ، اِذْكَرَ، اصل میں اِذْكَرَ، اِذْكَرَ، اِذْكَرَ،

اِذْكَرَ تھے۔

حکم نمبر ۲ : یہ ہے کہ دال کا دال میں ادغام واجب ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں دال ہو۔ احترازی مثال : اِذْكَرَ
 اتفاقی مثال : اِذْكَرَ، اصل میں اِذْكَرَ تھا۔
 حکم نمبر ۳ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں ذال ہو۔ احترازی مثال : اِذْكَرَ
 اتفاقی مثال : اِذْكَرَ کو اِذْكَرَ، اِذْكَرَ اور اِذْكَرَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔
 حکم نمبر ۴ : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں زاء ہو۔ احترازی مثال : اِذْكَرَ
 اتفاقی مثال : اِذْكَرَ کو اِذْكَرَ، اِذْكَرَ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۹﴾

اگر ثاء واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال اظہار یک
 طرفہ و ادغام دو طرفہ جائز است، مگر تاء را ثاء کردن اولی
 است۔
 تشریح قانون : اس کا نام اِثْبَتَ اِثْبَتَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور
 ایک شرط ہے۔
 حکم : یہ ہے کہ اظہار یک طرفہ اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔
 شرط : فاء افتعال کے مقابلہ میں ثاء ہو۔ احترازی مثال : اِخْتَسَبَ
 اتفاقی مثال : اِثْبَتَ کو اِثْبَتَ، اِثْبَتَ اور اِثْبَتَ تینوں طرح پڑھنا جائز

ہے۔ البتہ اثْبُتَ (یعنی تاء کو ثاء کر کے ادغام کرنا اولیٰ ہے)۔

..... قانون نمبر ۱۰ ﴿﴾

اگر یکے از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ باب افتعال، تاء وے را جنس عین کلمہ کردہ وجوازاً ادغام می کنند وجوباً و اگر تاء واقع شود ادغام جائز است، اگر یکے از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب تفعّل یا تفاعل تائے آنها را جنس فاء کلمہ کردہ وجوازاً، ادغام می کنند وجوباً، و اگر تاء باشد ادغام جائز است۔

تشریح قانون : اس کا نام خَصَمَ كَطَمَ کا قانون ہے، اس کے چار حکم ہیں دو باب افتعال اور دو باب تفعّل، تفاعل کے ساتھ خاص ہیں، اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔

حکم نمبر ۱ : یہ ہے کہ تاء افتعال کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز اور پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط : افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ان دس حروف میں سے کوئی حرف ہو (سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، وال، ذال، زاء، ثاء)

احترازی مثال : اِجْتَبَبَ

اتفاقی مثال : كَسَبَ، بَشَرَ، خَصَمَ، خَضَرَ، خَطَأَ، كَطَمَ، قَدَرَ، حَدَرَ، مَزَجَ، نَشَرَ اصل میں اِكْتَسَبَ، اِبْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِخْتَضَرَ، اِخْطَأَ، اِكْطَمَ، اِقتَدَرَ، اِحتَدَرَ، اِمتَزَجَ، اِنْتَشَرَ تھے۔

حکم نمبر ۲ : یہ ہے کہ تاء افتعال کو عین کلمہ میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط : عین افتعال کے مقابلہ میں تاء ہو۔ احترازی مثال : اِكْتَسَبَ

اتفاقی مثال : اِفْتَتَلَ کو قَتَلَ، قَتَلَ اور اِفْتَتَلَ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے (تاء اول کی حرکت حذف کرنے سے التقائے ساکنین ہوا توق ساکن کو حرکت کسرہ دیا تو قَتَلَ ہو گیا)

حکم نمبر ۳ : یہ ہے کہ تاء تفعّل، تفاعل کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز، پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط : فاء تفعّل یا تفاعل کے مقابلہ میں مذکورہ دس حروف میں سے کوئی حرف ہو۔

احترازی مثال : تَجَنَّبَ، تَجَانَبَ.

اتفاقی مثال : اِسْبَبَ، اِسَابَ، اِشْبَهَ، اِشَابَهَ، اِصْبَرَ، اِصَابَرِ، اِضْبَرَ، اِضَابِرِ، اِطْلَمَ، اِطْلَمَ، اِظْلَمَ، اِظْلَمَ، اِذْرَكَ، اِذْلَكَ، اِذْلَلَّ، اِزْجَهَ، اِزْجَهَ، اِثْبَبَ، اِثْبَبَ اصل میں تَسَبَّبَ تَسَابَبَ ... الخ تھے۔

حکم نمبر ۴ : یہ ہے کہ تاء تفعّل، تفاعل کو فاء کلمہ میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط : فاء تفعّل یا تفاعل کے مقابلہ میں تاء ہو۔ احترازی مثال : تَكَسَّبَ تَكَاسَبَ

اتفاقی مثال : تَتَرَكَّ، تَتَارَكَ، تَتَرَكَّ، تَتَارَكَ، تَتَرَكَّ، تَتَارَكَ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿فائدہ قانون نمبر ۱۰﴾ ادغام دو طریقوں سے جائز ہے۔

(۱) نقل حرکت : جیسے مُعَذِّرُونَ، اصل میں مُعْتَذِرُونَ تھا، پھر اس قانون

نمبر ۱ کی وجہ سے مُعَذِّرُونَ ہوا، پھر ذال کی حرکت ماقبل (عین) کو دی، مُعَذِّرُونَ

ہوا۔ پھر ادغام ہوا مَعْدِرُونَ بنا۔ اور قَتَلَ اصل میں اِقْتَلَ تھا، تاء کی حرکت ماقبل (قاف) کو دی، اِقْتَلَ ہوا، پھر ادغام کر کے اِقْتَلَ بنا، اور ہمزہ وصلیہ مابعد کے متحرک ہونے سے ساقط ہو گیا، قَتَلَ ہو گیا۔

(۲) حذف حرکت : جیسے قَتَلَ اصل میں اِقْتَلَ تھا، تاء کی حرکت حذف کی اِقْتَلَ ہوا، دو ساکن جمع ہوئے اول کو حرکت کسرہ دی لان الساکن اذا حُرِّكَ حُرِّكَ بالكسر، اِقْتَلَ بنا، پھر ادغام ہوا اِقْتَلَ ہو گیا، ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے ساقط ہو گیا، قَتَلَ بنا۔

..... قانون نمبر ۱۱ ﴿﴾

اگر یکے از دہ حروف مذکورہ، را، نون، بعد از لام تعریف واقع شود، لام را جنس ایشان کردہ وجوباً ادغام می کنند وجوباً، و اگر یکے از ایشان بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود، لام را جنس ایشان کردہ جوازاً، ادغام می کنند وجوباً، سوائے را، چرا کہ در این جا واجب است۔

تشریح قانون : اس کا نام حروف شمسیہ قمریہ کا قانون ہے، اس کے تین حکم ہیں پہلے دو کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص اور آخری کے لئے ایک شرط ہے۔ حکم اول : یہ ہے کہ لام کو مابعد کی جنس کرنا، پھر جنس کو جنس میں مدغم کرنا دونوں واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : لام مذکورہ گیارہ، را، نون (حروف شمسیہ) میں سے کسی ایک سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : اَلْحَمْدُ، یہاں لام حاء حرف قمری سے پہلے ہے۔ شرط نمبر ۲ : یہ لام، لام تعریفی ہو (لام ساکن نہ ہو)۔

احترازی مثال : بَلْ سَوَّلَتْ یہاں لام ساکن ہے تعریفی نہیں۔

اتفاقی مثال : اَلذَّكْرَ اَلطَّاءَ، اَلطَّاءَ

حکم دوم : یہ ہے کہ لام کو مابعد کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے، سوائے را کے، کہ اس میں دونوں کام واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : لام ان تیرہ حروف شمسیہ میں سے کسی ایک سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : قُلْ هُوَ، یہاں ہاء سے پہلے ہے جو قمری حرف ہے۔

شرط نمبر ۲ : یہ لام، لام تعریفی نہ ہو (لام ساکن ہو)۔

احترازی مثال : اَلذَّكْرَ، یہاں لام تعریفی ہے۔

اتفاقی مثال : بَلْ سَوَّلَتْ کو بَلْ سَوَّلَتْ پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿﴾ فوائد قانون نمبر ۱۱ ﴿﴾

فائدہ نمبر ۱ : لام کے سوا کل حروف ہجاء اٹھائیس ہیں، ان میں تیرہ شمسیہ ہیں اور پندرہ قمریہ ہیں، حروف شمسیہ س، ش، ص، ض، ط، ظ، د، ذ، ز، ث، ت، ر، ن ہیں اور ان کے سوا باقی پندرہ قمریہ ہیں۔

فائدہ نمبر ۲ : لام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تعریفی (۲) غیر تعریفی

تعریفی : وہ لام ہے جو کسی شئی کے متعین کرنے کے لئے آتا ہو۔ جیسے

اَلرَّجُلُ (معین آدمی) میں لام، لام تعریفی ہے۔

غیر تعریفی : وہ لام ہے جو تعین شئی کے لئے نہ آتا ہو۔ جیسے هَلْ، بَلْ کے اندر

لام اور اس کو لام ساکن بھی کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۳: حروف شمسیہ، قمریہ کی وجہ تسمیہ: حروف شمسیہ کو شمسیہ اس لئے کہتے ہیں کہ جس طرح سورج کے نکلنے سے ستارے چھپ جاتے ہیں اسی طرح ان کے آنے کے بعد لام تعریف مدغم ہو کر مابعد میں چھپ جاتا ہے، باعتبار قراءت تجیسے السَّمِیع میں اور قمریہ کو قمریہ اس لئے کہتے ہیں کہ جس طرح چاند کے بعد ستارے نہیں چھپتے بلکہ چاند کے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اسی طرح حروف قمریہ کے آنے کے بعد لام تعریف مابعد میں نہیں چھپتا بلکہ ظاہرہ کر نظر آتا ہے جیسے الْبَقَرَة میں۔

فائدہ نمبر ۴: (نکال): مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکم نمبر ۲ میں را کی صورت میں ہم جنس کرنا اور ادغام دونوں واجب ہیں جیسے قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا، اور بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ میں حالانکہ بَلْ رَانَ میں ادغام واجب نہیں۔

جملہ: یہاں عدم وجوب کی وجہ یہ ہے کہ بعض قراء کے نزدیک بَلْ پر سکتہ فرض ہے، اور فرض کا درجہ واجب سے اونچا ہوتا ہے۔ لہذا یہاں فرض پر عمل کرتے ہوئے سکتہ کیا جاتا ہے اور واجب کو چھوڑ کر ادغام نہیں کیا جاتا (بہر حال یہاں سکتہ بھی درست ہے اور ادغام بھی)

..... قانون نمبر ۱۲ ❦

ہر مضارع مشدد الاخر وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم دران سه وجه خواندن جائز است بشرطیکہ مضموم العین نباشد ورنه دران چهار وجه خواندن جائز است۔

تشریح قانون: اس کا نام لَمْ يَمُدَّ لَمْ يَحْمَرَّ کا قانون ہے، اس کے دو حکم

ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، دو شرطیں دونوں میں مشترک ہیں ایک میں اختلاف ہے۔

حکم اول: یہ ہے کہ مضارع کو تین وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱: مضارع کا آخری حرف مشدد ہو۔ احترازی مثال: لَمْ يَضْرِبْ

شرط نمبر ۲: کلمہ مجزوم ہو۔ (خواہ دخول حرف جازم کی وجہ سے یا امر حاضر معلوم بنانے کی وجہ سے) احترازی مثال: يَفْرُ

شرط نمبر ۳: مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال: لَمْ يَمُدَّ

اتفاقی مثال: لَمْ يَفْرُ كَوْ لَمْ يَفْرُ، لَمْ يَفْرُ اور لَمْ يَفْرُ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

حکم دوم: یہ ہے کہ مضارع کو چار وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱: مضارع کا آخری حرف مشدد ہو۔ احترازی مثال: لَمْ يَنْصُرْ

شرط نمبر ۲: کلمہ مجزوم ہو۔ احترازی مثال: يَمُدَّ

شرط نمبر ۳: مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو۔ احترازی مثال: لَمْ يَفْرُ

اتفاقی مثال: لَمْ يَمُدَّ كَوْ لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدَّ

چاروں طرح پڑھنا جائز ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

قوانین مثال

﴿..... قانون نمبر ۱.....﴾

هرواو کہ واقع شود مقابلہ فاء کلمہ مصدر یکہ بروزن فَعَلَ
یا فَعْلَةً باشد، بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد،
کسرہ اش رانقل کردہ بمابعد دادہ، آن را حذف کردہ،
عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آوردند وجوباً (بکلیہ
اقامہ)

تشریح قانون : اس کا نام عِدَّة کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چار
شرطیں ہیں وجودی ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو بعد نقل حرکت بمابعد یا مع الحركۃ عند المحققین حذف
کر کے اس کے عوض آخر میں ”ة“ لانا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : لَوْنٌ
شرط نمبر ۲ : واو مصدر میں ہو۔

احترازی مثال : وَتَرٌ، وَزَرٌ کہ یہ دونوں اسم جامد ہیں۔

شرط نمبر ۳ : مصدر بروزن فَعَلَ یا فَعْلَةً ہو۔

احترازی مثال : وَصَلٌ، وَصَالٌ

شرط نمبر ۴ : اس کے مضارع معلوم میں بھی تعلیل ہو چکی ہو۔

احترازی مثال : وَسَمٌ، اس کا مضارع معلوم يُوَسِّمُ بغیر تعلیل کے ہے۔

اتفاقی مثال : عِدَّةٌ، اصل میں وَغْدَةٌ تھا۔

فائدہ : بعض کہتے ہیں کہ یہ قانون فَعْلَةً پر جاری ہوتا ہے جواز اُجیسے وَجْهَةٌ کو
جْهَةٌ پڑھنا، لیکن محققین اس کے منکر ہیں اور جْهَةٌ کو اسم جامد قرار دیتے ہیں۔

﴿..... قانون نمبر ۲.....﴾

در مصدر، حرف یکہ بجز التقاء تنوین بیقتد،
عوضش تاء متحرکہ در آخرش در آرند وجوباً، مگر
لُغَةً و مِائَةً شاذانند۔

تشریح قانون : اس کا نام اِقَامَةٌ و اِسْتِقَامَةٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور
دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ حرف محذوف کے عوض کلمہ کے آخر میں تاء زائدہ لانا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : حرف محذوف مصدر میں ہو۔ احترازی مثال : دَمٌ، يَدٌ، قُلٌ

شرط نمبر ۲ : یہ حذف التقاء تنوین کی وجہ سے نہ ہو۔ احترازی مثال : هُدًى

اتفاقی مثال : اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ، اصل میں اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ تھے، واو کی

حرکت ماقبل کو دے کر اس کو الف سے تبدیل کیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک الف

کو حذف کیا اور اس کے عوض آخر میں تاء لائی گئی، لہذا اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ بنے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۲﴾

فائدہ نمبر ۱ : (نکال) : اس قانون کی شرط ثانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قانون لُغَةً،

مِائَةً میں جاری نہ ہوگا اس لئے کہ اس میں حرف محذوف التقاء تنوین کی وجہ سے ہے،

بایں طور کہ اصل میں لُغُو، مِائَتٌ تھے، قال باع کے قانون سے واو، یا کو الف سے بدل

۵

دیا پھر الف اور تنوین میں التقائے ساکنین ہوا، جس کی وجہ سے الف کو حذف کر کے لُغاً، میناً ہوا، پھر آخر میں اس حرفِ محذوف کے بدلے تاء لائی، تو لُغَةً، مِائَةً بنے۔

جو (ب) : اس کا یہ ہے کہ یہ شاذ ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : یہ قانون تَجْرِیْبَةٍ، تَسْمِیَّةٍ، تَسْلَلَةٍ، تَرْمِیَّةٍ، تَغْرِیْبَةٍ وغیرہ میں بھی جاری ہے، یہ اصل میں تَجْرِیْبَتِ، تَسْمِیَّتِ، تَسْلَلِ، تَرْمِیَّتِ، تَغْرِیْبِ تھے یا کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لائی گئی۔

..... قانون نمبر ۳.....

ھر واو ساکن مظهر غیر واقع مقابلہ فاء کلمہ بابِ افتعال ما قبلش مکسور، آن و اور ایسا بدل کنند وجوباً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نہ باشد۔

تشریح قانون : اس کا نام مِیْعَادُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو ساکن ہو۔ احترازی مثال : عَوْضٌ، حَوْلٌ

شرط نمبر ۲ : واو مظهر ہو۔ (یعنی مشدد نہ ہو)

احترازی مثال : اِجْلُوْا (کہ یہاں مدغم ہے)

شرط نمبر ۳ : واو کا ما قبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ

شرط نمبر ۴ : واو فاء افتعال کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : اَوْتَقَدَ

شرط نمبر ۵ : واو کی حرکت کے لئے کوئی سبب نہ ہو۔

احترازی مثال : اِوْزَدَ (کہ یہاں دو زاء ہیں

متجانسین کے قانون سے جب اس میں ادغام کیا تو واو کو متحرک کریں گے لہذا اس واو کو یاء سے تبدیل نہیں کیا جائے گا)۔

اتفاقی مثال : مِیْعَادُ، اصل میں مَوْعَادُ تھا۔

..... قانون نمبر ۴.....

ھر دال ساکن کہ ما بعدش تاء متحرکہ غیر تائے افتعال

باشد، آن را تاء کردہ، در تاء ادغام می کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام وَعْدَتُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ دال کو تاء کر کے تاء کو تاء میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : دال ساکن ہو۔ احترازی مثال : وَعْدَتَا

شرط نمبر ۲ : دال کے بعد تاء متحرکہ ہو۔ احترازی مثال : وَعْدَتْنِ

شرط نمبر ۳ : یہ تاء، تاء افتعال نہ ہو۔ احترازی مثال : اِذْتَعَمَ

اتفاقی مثال : وَعْدَتُ، اصل میں وَعْدَتُ تھا۔

..... قانون نمبر ۵.....

ھر واو مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اول کلمہ و ما

بعدش دیگر واو متحرکہ نباشد، یا مضموم مخفف بحرکہ

لازمی کہ مقابلہ عین کلمہ سوائے مضارع باشد، همزه می

شود جوازا۔

تشریح قانون : اس کا نام اُعِدَّ اِشَاح اور قَوْل کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور شرطوں کی دو جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کی تین اور دوسری کی پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں :

شرط نمبر ۱ : واو مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال : وُعِدَ

شرط نمبر ۲ : اول کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ، دَلُوْ

شرط نمبر ۳ : واو کے بعد دوسری واو متحرک نہ ہو۔ احترازی مثال : وُوِرَ، وُوِيعِدَ

اتفاقی مثال : اُعِدَّ، اِشَاح اصل میں وُعِدَ وِشَاح تھے۔

دوسری جماعت کی شرطیں :

شرط نمبر ۱ : واو مضموم ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ

شرط نمبر ۲ : واو مضموم مخفف ہو (یعنی مشدد نہ ہو)۔ احترازی مثال : تَقْوَلَا

شرط نمبر ۳ : مضموم بحرکت لازمی ہو۔ احترازی مثال : زَاوُوْنَ (اصل میں

زَاوُوْنَ تھا)

شرط نمبر ۴ : عین کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال : دَلُوْ، وُعِدَ

شرط نمبر ۵ : مضارع میں نہ ہو۔ احترازی مثال : يَقُولُ

اتفاقی مثال : قَوْلٌ، اصل میں قَوْلٌ تھا۔ (فعل تعجب کا صیغہ ہے)

﴿فوائد قانون نمبر ۵﴾

فائدہ نمبر ۱ : اَحَدٌ، اَنَاءٌ جو اصل میں وَحَدٌ، وَنَاءٌ ہے، اس قانون کا جاری ہونا

شاذ ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : اُولیٰ، جو اصل میں وُؤلیٰ تھا، اس میں یہ قانون وجوبی طور پر جاری ہے، باقی میں جوازی ہے، شافیہ میں لکھا ہے کہ وجوب کی وجہ یہ ہے کہ اس کو اُولُ (جو کہ اُولیٰ کی جمع ہے) پر حمل کیا گیا ہے، لیکن اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اُولیٰ مفرد ہے اور اُولُ جمع ہے اور مفرد، جمع کے اعتبار سے اصل ہوتا ہے، لہذا اس سے حمل الاصل علی الفرع لازم آیا جو درست نہیں۔

جو (ب) : اُولیٰ میں الف مقصورہ علامت تانیث ہے، اور اُولُ اس سے خالی ہے، لہذا یہاں مؤنث کا حمل ہوا نہ کر پر، اور مذکر اصل ہے مؤنث کے لئے۔

فائدہ نمبر ۳ : اُقِيتَ جو قرآن میں ہے۔ اصل میں وُقِيتَ تھا، اس میں بھی یہی قانون جاری ہے۔

فائدہ نمبر ۴ : تُجَاةٌ، تُرَاثٌ، تُقَاةٌ، تَقْوٰی اصل میں وُجَاةٌ، وُرَاثٌ، وَقَاةٌ، وَقِیٰ تھے۔ ان میں واو بجائے ہمزہ خلاف قیاس تاء سے بدل دیا ہے۔

تنبیہ : یہ قانون ارشاد الصرف میں ناقص ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۶.....﴾

ھر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ يَمْنَعُ یا کہ ماضی اونہ یافتہ

شدہ باشد، یا مضارع معلومش بروزن يَفْعَلُ باشد،

در مضارع معلوم اوفاء کلمہ را حذف کنند وجوباً، واز باب

فَعَلَ يَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ يَسْعُ و وَطِئَ يَطِئُ نیز۔

تشریح قانون : اس کا نام يَعِدُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

شرط نمبر :

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : باب مثال واوی ہو۔ احترازی مثال : یُسِّرُ (مثال یابی ہے)

شرط نمبر ۲ : ان تینوں چیزوں میں سے کوئی ایک ہو، یعنی یا تو یہ مَنَعَ يَمْنَعُ کے

باب سے ہو یا اس کی ماضی مستعمل نہ ہو یا مستعمل ہو تو کثیر نہ ہو یا اس کا مضارع معلوم يَفْعُلُ کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال : يُوَجِّلُ، يُوَسِّمُ

اتفاقی مثال : يَصْعُ، يَذَرُ، يَدْعُ، يَعِدُ اصل میں يَوْضَعُ، يُوَذِّرُ، يُوَدِّعُ،

يُوَعِدُ تھے۔

تنبیہ ۱ : يُوَذِّرُ، يُوَدِّعُ دونوں کی ماضی وَذَرَ، وَدَّعَ بہت کم ملتی ہے۔

تنبیہ ۲ : عَلِمَ يَعْلَمُ کے صرف دو بابوں (یعنی يَسْعُ، يَطْعُ) میں یہ قانون جاری

ہے، انکے سوا دوسروں میں جاری نہیں۔

تنبیہ ۳ : علم الصیغہ میں شرط نمبر ۲ یہ ہے کہ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ یا ایسے

کلمہ کے فتح کے درمیان ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو۔

..... قانون نمبر ۷ ﴿﴾

دو واو متحرک جمع شوند در اول کلمہ، واو اولیٰ را بہ

ہمزہ بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام اَوَاعِدُ، اُوَيْعِدُ، اُوَيْعِدَةُ کا قانون ہے، اس کا

ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو اول کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : دونوں واو متحرک ہوں۔ احترازی مثال : وُوَعِدَ

شرط نمبر ۲ : دونوں اول کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : قُوُوَ

اتفاقی مثال : اَوَاعِدُ، اُوَيْعِدُ، اُوَيْعِدَةُ اصل میں وَوَاعِدُ، وُوَيْعِدُ،

وُوَيْعِدَةُ تھے۔

فائدہ : اَوَّلُ جو اصل میں وُوُلَّ تھا، اس میں یہ قانون جاری ہے، اور بعض نے

کہا کہ اُولیٰ، جو اصل میں وُوُلِیٰ تھا اس میں بھی یہ قانون جاری ہے، اس وجہ سے کہ

جب واو ثانی ساکن غیر منقلب ہو تو اس میں بھی یہ قانون جاری ہوتا ہے، اور جو یہ قانون

جاری نہیں فرماتے وہ واو کو حملاً عَلَى الْاَوَّلِ کی وجہ سے وجوبی طور پر ہمزہ سے تبدیل

کرتے ہیں (کما ذکر)

..... قانون نمبر ۸ ﴿﴾

ہر باب مثال واوی از باب عَلِمَ يَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفاء

باشد، در مضارع معلوم او سوائے اصل سہ وجہ خواندن

جائز اند، چنانچہ در يُوَجِّلُ، يَاجِلُ يَبْجَلُ يَبْجَلُ خواندن

جائز است۔

تشریح قانون : اس کا نام يَاجِلُ يَبْجَلُ يَبْجَلُ کا قانون ہے، اس کا ایک

حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین وجہیں پڑھنا جائز ہیں۔

شرط نمبر ۱ : باب مثال واوی ہو۔ احترازی مثال : يَبْسُسُ

شرط نمبر ۲ : باب عَلِمَ يَعْلَمُ سے ہو۔ احترازی مثال : يُوَسِّمُ، يَعِدُ

شرط نمبر :

۳ اس کا فاعل کلمہ محذوف بھی نہ ہو۔ احترازی مثال : يَسْعُ، يَطِيُّ

اتفاقی مثال : يُوَجَلُّ کو يَجَلُّ يَجَلُّ اور يَجَلُّ پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر ۹﴾

فائدہ نمبر ۱ : جو اسم اَفْعَل کے وزن پر ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں :

(۱) اَفْعَلُ اِسْمِي (۲) اَفْعَلُ تَفْضِيلِي (۳) اَفْعَلُ صِفَتِي

(۱) اَفْعَلُ اِسْمِي : وہ اَفْعَل ہے، جو صرف ذات پر دلالت کرتا ہو، یعنی

ہمیشہ کسی کا نام ہو جیسے

أَحْمَدُ، أَحْسَنُ، أَجْمَلُ وغیرہ جب کسی کے نام ہوں۔

(۲) اَفْعَلُ تَفْضِيلِي : وہ اَفْعَل ہے، جو دوسرے کے مقابلہ میں ذات کے

اندر مصدری معنی کی زیادتی بتاتا ہو جیسے أَضْرَبُ (وہ ذات جس میں ضَرْب (مارنا)

دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ ہو)

(۳) اَفْعَلُ صِفَتِي : وہ اَفْعَل ہے، جو ذات کے ساتھ ساتھ صفت کے

معنی میں بھی دلالت کرتا ہو جیسے أَحْمَرُ (سرخ آدمی)۔

فائدہ نمبر ۲ : اَفْعَلُ تَفْضِيلِي کی مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتی ہے جیسے أَضْرَبُ

کی مؤنث ضَرْبٰی ہے اَفْعَلُ صِفَتِي کی مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتی ہے جیسے أَحْمَرُ

کی مؤنث حَمْرَاء ہے۔

فائدہ نمبر ۳ : ہر اسم جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو، اس کی تین قسمیں ہیں :

(۱) فُعْلٰی اِسْمِي (۲) فُعْلٰی تَفْضِيلِي (۳) فُعْلٰی صِفَتِي

(۱) فُعْلٰی اِسْمِي : جیسے دُنْيَا

(۲) فُعْلٰی تَفْضِيلِي : جو اَفْعَل تَفْضِيلِي کی مؤنث ہے جیسے ضَرْبٰی

(۳) فُعْلٰی صِفَتِي : جیسے حُبْلٰی، طُوبٰی

فائدہ نمبر ۴ : جو اسم فُعْلَاء کے وزن پر ہو، اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) فُعْلَاء اِسْمِي : جیسے صَحْرَاء

(۲) فُعْلَاء صِفَتِي : جیسے حَمْرَاء (سرخ عورت)

﴿..... قانون نمبر ۹.....﴾

ہر یائے ساکن مظهر غیر واقع مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال

ما قبلش مضموم، آں را بواو بدل کنند وجوباً بشرطیکہ در

جمع اَفْعَل، فُعْلَاء صِفَتِي و فُعْلٰی صِفَتِي نباشد، و در اسم

مفعول ثلاثی مجرد اجوفِ یایی ہم نباشد و اگر باشد ضمہ

ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام یُسْر کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، حکم اول

کے لئے سات شرطیں ہیں، ناقص اور حکم دوم کے لئے تین شرطیں ہیں، کامل۔

حکم : یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : یاء ساکنہ ہو۔ احترازی مثال : مُيَسِّرٌ، بُيَعٌ

شرط نمبر ۲ : مظهر ہو (یعنی مشدود نہ ہو)۔ احترازی مثال : زَيْنٌ، مُيَزٌ

شرط نمبر ۳ : یاء کا ما قبل مضموم ہو۔ احترازی مثال : بُيَعٌ، بُيَعٌ

شرط نمبر ۴ : یاء فاء افتعال کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : اُيُسِرٌ

شرط نمبر ۵ : یاء اَفْعَل فُعْلَاء صِفَتِي کی جمع میں نہ ہو۔

احترازی مثال : بُيُضٌ کہ یہ اَبْيَضٌ بَيْضَاء کی جمع ہے۔

شرط نمبر :

۳

۶ یاء فُعْلَی صفتی میں نہ ہو۔ احترازی مثال : حُیْکِی
شرط نمبر ۷ : یہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔

احترازی مثال : مَبِیُّوعٌ

اتفاقی مثال : یُؤَسِّرُ، اصل میں یُیَسِّرُ تھا۔

حکم نمبر ۲ : یہ ہے کہ یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۸ : یاء أَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں ہو۔ احترازی مثال : یُیَسِّرُ

اتفاقی مثال : یُبِضُّ، اصل میں یُبِیضُّ تھا۔

شرط نمبر ۲ : یاء فُعْلَی صفتی میں ہو۔ احترازی مثال : یُیَسِّرُ

اتفاقی مثال : حِیْکِی، اصل میں حُیْکِی تھا۔

شرط نمبر ۳ : یاء اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں ہو۔

احترازی مثال : یُیَسِّرُ

اتفاقی مثال : مَبِیْعٌ، اصل میں مَبِیُّوعٌ تھا۔ (ضیزی، حِیْکِی کی طرح

(ہے)

☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

قوانین اجوف

﴿..... قانون نمبر ۱.....﴾

هر واو، یا متحرك بحركت لازمی کہ ماقبلش مفتوح باشد، از آن يك كلمه بالف مبدل شود وجوباً، بشرطیکه آن واو، یاء مقابله فاء كلمه و عین كلمه ناقص و در حکم عین ناقص نہ باشد، و مابعدش مدہ زائده کہ لازم بود تحقق و سکون او سوائے مفید برائے معنی و حرف تثنیه و الف جمع مؤنث سالم، یائی نسبت و نون تاکید نہ باشد، و آن كلمه بوزن فَعْلَانٌ و فَعْلَى و بمعنی آن كلمه کہ در آن تعلیل نیست نہ باشد و مقابله عین کله بدل از حرف صحیح نباشد و مقابله عین ملحق نباشد و مقابله عین در فعل غیر متصرف نباشد۔

تشریح قانون : اس کا نام قَالِ بَاع کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور اٹھارہ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء متحرك ہوں۔ احترازی مثال : قَوْلٌ، بَيْعٌ

شرط نمبر ۲ : واو، یاء کی حرکت لازمی ہو۔

احترازی مثال : لَوْ اسْتَطَعْنَا یہاں واو کی حرکت عارضی ہے۔

شرط نمبر :

۵

۳ : ما قبل اس کا مفتوح ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ، بَيْعٌ

شرط نمبر ۴ : ما قبل مفتوح اور واو، یا، ایک کلمہ میں ہوں۔

احترازی مثال : سَيَقُولُ، یہاں سین الگ کلمہ ہے اور يَقُولُ الگ ہے،

عَبَسَ وَتَوَلَّى میں عَبَسَ الگ ہے اور وَتَوَلَّى الگ ہے۔

شرط نمبر ۵ : فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : تَوَاعَدَ، تَيَسَّرَ

شرط نمبر ۶ : ناقص کے عین حقیقی کے مقابلہ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوَّوْ، حَيَّ

شرط نمبر ۷ : ناقص کے عین حکمی کے مقابلہ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : اِذْعَوْوْ بروزن اِفْعَلَّ

اس میں لام اول حقیقت میں لام کلمہ ہے اور لام ثانی زائد ہے، لیکن اس لام اول کو حکماً عین کلمہ بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس کے بعد دوسرا لام موجود ہے جسکی وجہ سے لام اول مثل عین درمیان میں واقع ہوا۔

شرط نمبر ۸ : واو، یا، کے بعد مدہ زائدہ لازم السكون والثبوت بغیر فائدہ کے نہ ہو۔

احترازی مثال : بَيَاضٌ، سَوَادٌ، طَوِيلٌ، غَيُورٌ اگر فائدہ کے لئے ہے تو

حکم جاری ہوگا، جیسے دَعَا، اصل میں دَعَوُوا تھا، یہاں مدہ جمع کے لئے لائی گئی ہے۔ اسی طرح اگر مدہ زائدہ نہ ہو تو بھی حکم جاری ہوگا، لیکن اس کی مثال نہیں پائی گئی۔

شرط نمبر ۹ : واو، یا، کے بعد حرف تشنیہ نہ ہو۔

احترازی مثال : عَصَوْنِ، رَحِيانِ، رَحِيْنِ

شرط نمبر ۱۰ : واو، یا، کے بعد الف جمع مؤنث سالم نہ ہو۔

احترازی مثال : عَصَوَاتِ، رَحِيَّاتِ

شرط نمبر ۱۱ : واو، یا، کے بعد یائے نسبت بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : عَصَوْتُ، رَحِيْتُ

شرط نمبر ۱۲ : واو، یا، کے بعد نون تاکید بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : اِخْشَيْنَ، لِنْدَعُونُ

شرط نمبر ۱۳ : جس کلمہ میں واو، یا، ہو وہ فَعْلَانِ کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال : حَيَوَانٌ

شرط نمبر ۱۴ : یہ کلمہ بروزن فَعْلَى بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : حَيْدَى، صَوْرَى

شرط نمبر ۱۵ : یہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہوئی ہو۔

احترازی مثال : غَوْرٌ، صَيْدٌ بمعنی اِغْوَرَّ اور اِصْيَدَّ ہیں۔

شرط نمبر ۱۶ : یہ واو، یا، عین کلمہ صحیح سے نہ بدلا ہو۔

احترازی مثال : شَيْرٌ اصل میں شَجَرَتْھا، یا، جیم سے بدلی ہوئی ہے۔

شرط نمبر ۱۷ : یہ واو، یا، عین کلمہ ملحق کے مقابلہ میں بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوْلُولٌ، بَيْعُوعٌ، ان کو قَوْلُوبُوسُ (گوشہ زین) کے ساتھ ملحق کیا ہے۔

شرط نمبر ۱۸ : یہ واو، یا، فعل تعجب (غیر متصرف) کے عین کے مقابلہ میں بھی نہ

ہو۔

احترازی مثال : قَوْلٌ

اتفاقی مثال : افعال میں قَالَ بَاعَ، اصل میں قَوْلٌ، بَيْعٌ تھے، اور اسماء میں

اَبٌ، نَابٌ اصل میں اَوْبٌ، نَيْبٌ تھے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۱﴾

فائدہ نمبر ۱ : نوادر الاصول کی تحریر کے مطابق عارضی حرکت تین وجہ سے آتی ہے:

(۱) اجتماع ساکنین کی وجہ سے جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا میں واو کی حرکت۔

(۲) ادغام کی وجہ سے جیسے خَصَمَ میں خاء کی حرکت۔

(۳) متابعت کی وجہ سے جیسے بَيَضَاتٍ تابع تَمَرَاتِ ہو کر یاء کو حرکت دی۔

عارضی حرکت کی ایک چوتھی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کو دوسرے حروف سے منتقل کیا جائے۔ جیسے حَوْبٌ، جَيْلٌ اصل میں حَوَّابٌ، جَيْنَلٌ تھے، ہمزہ کی حرکت واو، یاء کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا بقانون يَسْلُ۔

فائدہ نمبر ۲ : ہر وہ اسم جو فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو، جب اس کا الف تاء کے ساتھ جمع ہو تو اس کے عین کو فتح دیا جاتا ہے جیسے تَمَرَةٌ کی جمع تَمَرَاتِ، نَخْلَةٌ کی جمع نَخْلَاتِ، رَكْعَةٌ کی جمع رَكْعَاتِ اور سَجْدَةٌ کی جمع سَجَدَاتِ۔ البتہ جو اسم اس وزن میں آ کر صفت یا مضاعف یا اجوف ہو تو اس کا سکون باقی رہتا ہے۔ جیسے عِبْلَةٌ کی جمع عَبَلَاتِ، صَخْمَةٌ کی جمع صَخِمَاتِ، جَدَّةٌ کی جمع جَدَّاتِ، بَيْضَةٌ کی جمع بَيْضَاتِ، جَوْزَةٌ کی جمع جَوَزَاتِ۔

لیکن اشمونی میں معتل العین کی دو قسمیں بتائی ہیں:

(۱) ایک وہ کہ ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو جیسے تَارَةً، ذُوْلَةٌ، دِيْمَةٌ ان میں عین کلمہ اپنے حال پر رہے گا، ان کی جمع تَارَاتِ، ذَوَلَاتِ، دِيْمَاتِ آئیں گے۔

(۲) دوسری وہ کہ ماقبل مفتوح ہو، جیسے جَوْزَةٌ، بَيْضَةٌ

اس قسم میں دو لغتیں ہیں :

(۱) لغت ہذیل یہ ہے کہ ماقبل کا تابع ہوگا، یعنی عین پر فتح پڑھا جائے گا۔

(۲) لغت غیر ہذیل کے نزدیک سکون باقی رہے گا۔

اور المنجد میں ہے کہ جب مفرد فِعْلٌ یا فِعْلَةٌ کے وزن میں ہو تو اس میں تین طریقے جائز ہیں: (۱) ماقبل کا تابع کرنا (۲) فتح پڑھنا (۳) ساکن رکھنا

لہذا كِسْرَةٌ کی جمع كِسِرَاتِ، كِسْرَاتِ، كِسْرَاتِ اور حُجْرَةٌ کی جمع حُجْرَاتِ، حُجْرَاتِ، حُجْرَاتِ تینوں طرح پڑھنا درست ہے۔

تنبیہ: بعض کے نزدیک مثل تَمَرَاتِ میں بھی سکون عین تخفیفاً جائز ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے بھی۔

فائدہ نمبر ۳ : بعض نے کہا ہے کہ یاء میں تحرک شرط نہیں، بلکہ ہر یاء (ساکنہ ہو یا متحرکہ) ماقبل مفتوح الف سے بدلی جائے گی، اگرچہ یہ یاء تشنیہ کی کیوں نہ ہو۔ اس وجہ سے محققین کے نزدیک اِنَّ هَذَا لَسُحْرَانِ، اس قبیل سے ہے کہ هَذَا اصل میں هَذَيْنِ تھا، یاء ماقبل مفتوح، یہ الف سے تبدیل ہو کر هَذَا بنا۔

فائدہ نمبر ۴ : ناقص کے عین پر قانون نہ لگنے کی وجہ عام طور پر یہ بتائی جاتی ہے کہ اگر جاری ہو تو اس میں دو اعلال جمع ہو جائیں گے، اور اجتماع اعلالین جائز نہیں۔

اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ قُلْنَ، ذَاْعِ میں تو تین اعلال جمع ہیں، لہذا عدم جواز کا کیا مطلب؟ جواب اس کا یہ ہے کہ اجتماع اعلالین اس وقت ممنوع ہے جبکہ دو حروف اصلیہ میں ہو اور پے در پے ہو، اگر ایک حرف اصلی میں ہے یا زائد میں ہے یا دو حروف میں ہے ایک اصلی ہے دوسرا زائد، تو یہ اجتماع جائز ہے، قُلْنَ ذَاْعِ میں اس طرح اجتماع ہے اس لئے جائز ہے۔

فائدہ نمبر ۵ : یہ قانون اس فعل کے مصدر پر بھی نہیں لگتا، جس کا فاعل أَفْعَلُ کے وزن پر ہو۔ جیسے حَوَّلَ، اس کا فاعل أَحْوَلُ بروزن أَفْعَلَ ہے۔ اس قسم کے پَوَّنَ

(۵۴) افعال میں سے دس (۱۰) ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) سَوَّلَ (۲) عَوَّرَ (۳) عَيْنَ (۴) حَوَّلَ
(۵) سَوَّدَ (۶) حَوَّصَ (۷) خَوَّفَ (۸) خَيْفَ
(۹) خَيْصَ (۱۰) خَيْفَ عَيْنِ کلمہ پرفتنہ بھی لگا دیا تاکہ مصدر بھی ظاہر

ہو جائے

فائدہ نمبر ۶ : شرط نمبر ۱۵ حقیقت میں واوی کے لئے ہے، یائی میں قانون جاری ہوتا ہے جیسے اِتَاعُوا، اِسْتَأْذِنُوا، اِمْتَاذُوا وَمَعْنٰی تَبَاعُثُوا، تَسَاوَفُوا، تَمَازِنُوا ہے۔

فائدہ نمبر ۷ : شرط نمبر ۱۶ میں اگر لام مبدل ہو تو قانون جاری ہوگا جیسے دَشْهًا، اصل میں دَسَس تھا، سین ثالث کو حرف علت سے تبدیل کر کے اس کو الف سے بدل دیا، دَشْهًا بنا۔ اس طرح اَمْلٰی، تَلْطٰی، يَتَمَطٰی، تَصَدٰی بھی ہیں ان کے اصل اَمَلَل، تَلْطَط، يَتَمَطَّط، تَصَدَّد ہیں۔ اسی طرح شاعر کے درج ذیل شعر میں، رَبَّا اصل میں رَبَب ہے۔

فَمُوسَى الَّذِي رَبَّاهُ جَبْرِيلُ كَافِرٌ

فائدہ نمبر ۸ : اس قانون سے بہت سے کلمات مستثنیٰ ہیں یعنی ان میں شرائط قانون کے وجود کے ہوتے ہوئے قانون جاری نہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ حَوَکَّةٌ، خَوْنَةٌ، جَوْرَةٌ، رَوَاقَةٌ، رَوَّحٌ، غَيْبٌ، عَفْوٌ، هَبْوَةٌ، قَرَوَةٌ، رَوْشٌ، زَيْلٌ، حَيْرٌ۔

فائدہ نمبر ۹ : اگر او، یاء، لام ملحق ہے تو قانون جاری ہوگا۔ جیسے قَلْسَى ملحق بَدَحَرَج، اصل میں قَلْسَوَتْھا۔

فائدہ نمبر ۱۰: عَوْرَ بمعنی کورچشم (بھیگا) صَدَّ بمعنی کج گردن (ٹیڑھی گردن والا) یہاں یہ اشکال ہے کہ عَوْرَ اور صَدَّ میں قانون اس وجہ سے جاری نہیں کہ اِعْوَرٌ، اِصْدَدَ مزید فیہ کے معنی میں ہیں، اور چونکہ یہاں تعلیل نہیں تو انکی اتباع میں وہاں بھی تعلیل نہ ہوگی، حاصل یہ کہ یہاں مجرد کو مزید فیہ کا تابع بنایا گیا ہے۔ حالانکہ مزید فیہ کو تابع بنانا چاہئے، اس لئے کہ مجرد اصل ہے اور مزید فیہ فرع، اور فرع ہمیشہ اصل کے تابع ہوتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ الوان و عیوب اکثر باب افعیال، افعیال کا خاصہ ہیں، اس معنی کے اعتبار سے گویا یہ اصل ہیں اور دوسرے ابواب خواہ مجرد کے کیوں نہ ہوں فرع ہیں لہذا اصل کا فرع کے تابع ہونا لازم نہیں آیا۔

فائدہ نمبر ۱۱ : فعل غیر متصرف، فعل تعجب اور ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کی ماضی تو کلام عرب میں مستعمل ہو، باقی گردانیں موجود ہی نہ ہوں، جیسے لَيْسَ، قَوْلٌ، نَبْعٌ اتقان میں لکھا ہے کہ لَا تَحِيْنَ مَنَاصِ، میں لات، اصل میں لَيْسَ ہے، یا کو حرکت دے کر الف سے تبدیل کیا اور سین کو تاء سے بدل دیا، لَا تَ بنا۔

﴿فوائد قبل از تشریح قانون نمبر ۲﴾

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) علی حدہ (۲) علی غیر حدہ

(۱) علی حدہ : وہ التقائے ساکنین ہے جس میں تین شرطیں پائی جاتی ہوں:

(۱) پہلا ساکن مدہ یا آء تصغیر ہو۔

(۲) دوسرا ساکن مدغم ہو۔

(۳) وحدت کلمہ ہو، جیسے اِحْمَارٌ، اُحْمُورٌ، حُوْبَصَةٌ

(۲) علی غیر حدہ : وہ التقائے ساکنین ہے جس میں یہ شرطیں کُلًّا یا بَعْضًا

۲

حدہ آن کہ ساکن اول مدہ، یا یائے تصغیر و ساکنِ ثانی مدغم و وحدت کلمہ باشد، و ما سوائے او علی غیر حدہ است و حکم علی حدہ خواندن ساکنین است مطلقاً و حکم علی غیر حدہ خواندن ساکنین است در حالت وقف، و نہ خواندن ساکنین در حالت غیر وقف، پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقاً، سوائے سہ جادر اجوف یعنی مصدر باب افعال و استفعال و اسم مفعول چراکہ دریں جا اختلاف است، بعض صرفیاں اولیٰ را حذف می کنند، و بعض ثانی را، و اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ باشد، حرکت داده شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است، و اگر در آخر نباشد اول را کسرہ در تحریک ساکن اصل است و غیر او بسبب عارضی۔

تشریح قانون : اس کا نام اتقائے ساکنین کا قانون ہے، اس کے کل پانچ حکم ہیں، پہلا حکم علی حدہ کے لئے اور باقی چار علی غیر حدہ کے لئے، حکم اول کے لئے ایک شرط ہے، دوسرے کے لئے دو شرطیں، تیسرے کے لئے تین شرطیں، چوتھے اور پانچویں کے لئے چار چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ ہر حال میں ساکنین کا پڑھنا واجب ہے، خواہ حالت وقف کی ہو یا غیر وقف کی۔

شرط : اتقائے ساکنین علی حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِضْرِبُوا الْقَوْمَ

اتفاقی مثال : اِحْمَارًا، اُحْمُورًا، خُوَيْصَةً

نہ ہوں اس اعتبار سے اس کی سات قسمیں بنتی ہیں:

(۱) جو مدہ نہ ہو، یعنی شرط اول مفقود ہو، جیسے يَخْصِمُونَ، اصل میں يَخْتَصِمُونَ تھا، تاء کو صا د کر کے صا د میں مدغم کیا پھر خاء کو کسرہ دیا، تو یہاں ساکن اول یعنی خاء مدہ نہیں۔

(۲) ثانی مدغم نہ ہو، یعنی شرط ثانی مفقود ہو، جیسے قَالَنُ یہاں ثانی مدغم نہیں۔

(۳) وحدت کلمہ نہ ہو، یعنی شرط ثالث مفقود ہو، جیسے اِضْرِبَنَّ، اصل میں اِضْرِبُونَ تھا۔ یہاں اِضْرِبُوا لگ کلمہ ہے اور نون ثقیلہ لگ کلمہ ہے۔

(۴) پہلی دونوں شرطیں مفقود ہوں، نہ اول مدہ ہو اور نہ ثانی مدغم ہو جیسے لَمْ يَمْذُ، لَمْ يَحْمَرَّ اصل میں يَمْذُ، يَحْمَرُّ تھے۔ جب اس میں لَمْ جازمہ داخل ہوئی تو دوسری را بھی ساکن ہوئی، تو یہاں اجتماع ساکنین ہے لیکن پہلا ساکن (دال) مدہ نہیں، اور دوسرا ساکن (دال) مدغم نہیں۔ ہاں وحدۃ کلمہ ہے۔

(۵) شرط اول و ثالث مفقود ہوں، یعنی اول ساکن مدہ نہ ہو اور وحدت کلمہ بھی نہ ہو جیسے لِنُدْعُوْهُ، اصل میں لِنُدْعُوْهُ تھا۔

(۶) شرط ثانی و ثالث مفقود ہوں، یعنی ثانی مدغم نہ ہو اور وحدت کلمہ بھی نہ ہو جیسے اِضْرِبُوا الْقَوْمَ۔

(۷) تینوں شرطیں مفقود ہوں، یعنی اول ساکن مدہ نہ ہو، ثانی مدغم نہ ہو، وحدت کلمہ نہ ہو جیسے قُلِ الْحَقُّ حَاصِل یہ کہ علی حدہ کی ایک قسم ہے اور علی غیر حدہ کی سات قسمیں ہیں۔

..... قانون نمبر ۲ ﴿﴾

التقائے ساکنین بر دو قسم است علی حدہ و غیر حدہ، علی

حکم دوم : یہ ہے کہ حالت وقف میں دونوں کا پڑھنا واجب ہے، اور غیر وقف میں نہیں۔

شرط نمبر ۱ : علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِحْمَارٌ، ضَالٌّ۔

شرط نمبر ۲ : دوسرا ساکن وقف کی وجہ سے ہو۔

احترازی مثال : لَمْ يَقُلْ، اصل میں لَمْ يَقُولُ تھا، دوسرا ساکن لَمْ جازمہ کی وجہ سے آیا۔

اتفاقی مثال : عَلِيمٌ، حَكِيمٌ، نُسْتَعِينُ حالت وقف میں۔

حکم سوم : یہ ہے کہ ساکن اول کو حذف کرنا واجب ہے اتفاقاً، مگر تین جگہوں میں حذف اول میں اتفاق نہیں، بعض اول کو حذف مانتے ہیں اور بعض ثانی کو۔ وہ تین جگہیں یہ ہیں:

(۱) مصدر باب افعال جیسے اِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا۔

(۲) مصدر باب استفعال جیسے اِسْتِقَامَةٌ، اصل میں اِسْتِقْوَامٌ تھا۔

(۳) اسم مفعول اجوف جیسے مَقُولٌ، بوزن مَفْعَلٌ یا مَفْعُولٌ، اصل میں مَقْوُولٌ تھا۔

جو حضرات علامت مصدر یا مفعول کو ترجیح دیتے ہیں وہ اصلی کلمہ کے حرف علت کو حذف کر دیتے ہیں، اور جو حرف اصلی کو علامت پر ترجیح دیتے ہیں وہ علامت کو حذف کر دیتے ہیں۔

شرط نمبر ۱ : علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِحْمَارٌ، ضَالٌّ۔

شرط نمبر ۲ : ثانی ساکن وقف کی وجہ سے نہ ہو۔

احترازی مثال : عَلِيمٌ، حَكِيمٌ

شرط نمبر ۳ : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو۔

احترازی مثال : يَخْصِمُونَ، قُلِ الْحَقُّ

اتفاقی مثال : قُلْنَ، اصل میں قَالْنَ تھا، ساکن اول کو حذف کیا تو قُلْنَ بنا پھر

قُلْنَ کے قانون سے قُلْنَ بنا اور لَا تُهَيِّنُ الْفَقِيرَ، اصل میں لَا تُهَيِّنُ الْفَقِيرَ تھا۔

حکم چہارم : یہ ہے کہ دوساکنوں میں سے جو کلمہ کے آخر میں ہو اس کو مطلق حرکت دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِحْمَارٌ، ضَالٌّ

شرط نمبر ۲ : ثانی ساکن وقف کی وجہ سے نہ ہو۔

احترازی مثال : عَلِيمٌ، حَكِيمٌ

شرط نمبر ۳ : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔

احترازی مثال : قُلْنَ، لَا تُهَيِّنُ الْفَقِيرَ

شرط نمبر ۴ : کوئی ایک ساکن کلمہ کے آخر میں ہو۔

احترازی مثال : يَخْصِمُونَ، یہاں دونوں ساکن درمیان میں ہیں۔

اتفاقی مثال : پہلا ساکن آخر میں ہو، جیسے لَوْ سَطَطْنَا، قُلِ الْحَقُّ یا دوسرا

ساکن آخر میں ہو جیسے لَمْ يَحْمَرْ

حکم پنجم : یہ ہے کہ پہلے ساکن کو صرف کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال : اِحْمَارٌ، ضَالٌّ

شرط نمبر ۲ : ثانی ساکن وقف سے نہ آیا ہو۔ احترازی مثال : عَلِيمٌ، حَكِيمٌ

شرط نمبر ۳ : ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔

احترازی مثال : قُلْنَ، لَا تُهَيِّنُ الْفَقِيرَ

۶

(۴) وَاللّٰهُ مِثْلُ جِبِّ وَادٍ كَيْفَ مَقَابِلُهُ حَرْفُ اِيْجَابٍ اِيْ لَآيَا جَائِئٍ مِّثْلًا كَمَا جَائِئٍ اِيْ اللّٰهُ، يِهَآءِ يَاءٌ كَا حَذْفٍ جَائِزٌ نِّهَيْسَ، اِسْ عَارِضَةٍ كِيْ وَجْهٍ سَ كَ اِغْرِيَاءٌ كَوْ حَذْفٍ كَرِ كَ اللّٰهُ پڑھا جائے، تو پتہ نہیں چلے گا کہ یہاں حرف اِیْجَابِ اِیْ کی یاء حذف ہے یا متکلم غلطی سے لفظ اللہ کے ہمزہ کو مکسور پڑھ رہا ہے۔

(۵) اَلْتَقَتْ حَلَقًا الْبُطَانِ مِثْلُ بَحْرِ الْفِ كَا حَذْفٍ جَائِزٌ نِّهَيْسَ اِسْ عَارِضَةٍ كَ اِیْ جَمْلَةٍ شِدَّتِ حَرْبٍ كَ وَتِ بُولَا جَاتَا هَ اِسْ كَ سَاتَهْ آوَا زَكُو طَوِيلٍ كَرِ كَ بَتَانَا یَ مَقْصُودٌ هُوَ تَا هَ كَ اِبْ جَنَگِ اَتَنی گرم ہوئی کہ سواریاں لاغر ہو کر اٹکے کڑے اور حلقے آپس میں مل گئے۔

ان پانچ مواضع کے علاوہ دو جگہیں اور بھی ہیں جہاں یہ قانون جاری نہیں ہوا:

(۱) اَعْلَامُ كِيْ كُنْفِيْ كَ وَتِ جِیْ جَمِیْلُ، خَلِیْلُ، عَظِیْمُ، صَبُورُ، جَلَالُ (بدون وقف کے آخر پر سکون پڑھا جاتا ہے مگر پہلا ساکن حذف نہیں ہوتا)۔

(۲) حُرُوفُ مَقْطَعَاتٍ مِثْلُ جِیْ اَلَمْ، كَهَيْعَصَ، حَمَ

فائدہ نمبر ۲: ”وغیر او بسبب عارضہ“ کا مطلب یہ ہے کہ کبھی حکم پنجم کے خلاف کسرہ کی جگہ ضمہ یافتہ کسی عارض کی وجہ سے آجاتا ہے۔ جیسے یَمْدُ مِثْلُ مِیمِ پَرِ ضَمِّ مَضْمُومِ اَلْعِیْنِ بَتْلَانِیْ كِيْ وَجْهٍ سَ اِیْ اِسْ اَوْرِ یَعَصُ مِثْلُ فِتْحِ بَحْرِ اِیْ فَرْقِ كَ عَارِضٍ سَ اِیْ اِسْ، ورنہ قانون کے مطابق یَمْدُ، یَعَصُ پڑھنا چاہئے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ اصل تو کسرہ ہے، اس لئے کہ الساکن اِذَا حَرَكَ حَرَكٌ بِالْكَسْرِ، لیکن کبھی تخفیف کے لئے فتح دیا جاتا ہے۔ جیسے مِنَ الَّذِیْنَ مِثْلُ، اور کبھی حَمْلُ الْاَقْلِ عَلٰی الْاَكْثَرِ كِيْ وَجْهٍ سَ ضَمِّ دِیَا جَاتَا هَ، جیسے دَعَا اللّٰهُ اَوْرِ مِنْهُمْ الَّذِیْنَ پھر بعض جگہوں میں ضمہ فتح واجب ہوتا ہے اور بعض میں صرف جائز، وجوب

شرط نمبر ۴: کوئی ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو بلکہ درمیان میں ہو۔

احترازی مثال: قُلِ الْحَقُّ، لَمْ یَحْمَرْ

اتفاقی مثال: یَخْصِمُونَ، اصل میں یَخْتَصِمُونَ تھا، یہاں خاء میں کسرہ پڑھنا واجب ہے، لیکن یہ وجوب اس وقت ہے جبکہ تاء کی حرکت کو خاء کی طرف منتقل نہ کیا جائے، ورنہ واجب نہیں۔

﴿فوائد قانون نمبر ۲﴾

فائدہ نمبر ۱: اس قانون کا حکم سوم کہ ساکن اول کا حذف واجب ہے، پانچ مقامات کے سوا ہر جگہ جاری ہوگا، ان پانچ مواضع میں کسی مانع اور عارضہ کی وجہ سے جاری نہیں ہوتا، وہ مواضع یہ ہیں:

(۱) اِضْرِبَانِ، تثنیہ امر حاضر معلوم مؤکد، بنون تاکید ثقیلہ، یہاں واحد مذکر کے ساتھ التباس سے بچنے کے لئے جاری نہیں ہوا۔ اسی طرح اِضْرِبَانِ بھی ہے، تاکہ اجتماع نونات جس سے بچنے کے لئے الف لایا ہے اس میں واقع نہ ہو جائے۔

(۲) جب ہمزہ وصلی مفتوح پر ہمزہ استفہام داخل ہو جائے جیسے الْحَسَنُ قَائِمٌ، اَلْآنَ جِئْتُ، عارضہ یہ ہے کہ اگر الف کو حذف کیا جائے تو اشتباہ ہوگا کہ جملہ استفہامیہ یا غیر استفہامیہ، اس اشتباہ سے بچنے کی وجہ سے ثقل کو برداشت کر کے الف کو باقی رکھا۔

(۳) وَاللّٰهُ مِثْلُ وَاَوْقَمَ كَ عَوْضٍ هَ جَبِّ هَا تَنْبِیْہِ لَائِیْ جَائِئٍ اَوْرِ وَاللّٰهُ كِيْ جَگہ ہا اللہ پڑھا جائے، تو یہاں الف کو حذف نہیں کیا جائے گا۔ اس عارضہ کی وجہ سے کہ ہا، واو قسم کے عوض ہے اگر الف کو حذف کر دیا جائے تو معوض منہ، عوض دونوں کا حذف لازم آئے گا اور یہ ناجائز ہے۔

۷

الضمہ جیسے جمع کی میم میں، جبکہ یہ میم ایسی ہاء کے بعد نہ ہو جو ہاء، یاء یا کسرہ کے بعد ہو جیسے لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ اور جب یاء یا کسرہ کے بعد ہو تو کسرہ اور ضمہ دونوں پڑھا گیا ہے جیسے بِهِمُ الْيَوْمَ، عَلَيْهِمُ الْيَوْمَ، وجوب الفتح جیسے مِنْ کے نون میں، جبکہ یہ لام کے ساتھ آئے جیسے مِنَ الدِّينِ، جواز اختیاری فتح جیسے اَلَمْ اللّٰهُ میں (میم پر فتح اختیار کرنا جواز ہے)۔

فائدہ نمبر ۳ : اگر اتقائے ساکنین کی وجہ سے کوئی حرف درمیان سے گرے، تو وہ کتابت میں بھی گرے گا، جیسے قُلْ، اور اگر آخر سے گرے تو لکھنے میں نہیں گرے گا جیسے اِذْقَالُوا اللّٰهُمَّ میں واو، مگر نون خفیفہ لکھنے میں گرے گا جیسے لَا تُهِنِ الْفَقِيرَ

..... قانون نمبر ۳ ﴿﴾

ہر واو غیر مکسور، کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ، بیفتد فاء کلمہ اورا حرکتِ ضمہ می دھند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام قُلْنِ کا قانون ہے اس کا ایک حکم، اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ اجوف واوی کے فاء کلمہ پر ضمہ پڑھنا واجب ہے۔
شرط نمبر ۱ : واو مکسور نہ ہو بلکہ مفتوح یا مضموم ہو۔
احترازی مثال : حِفْنِ اصل میں خَوْفُنِ تھا۔
شرط نمبر ۲ : یہ واو باب ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں ہو۔
احترازی مثال : اَقْمِنِ اصل میں اَقْوَمُنِ تھا۔

۸

شرط نمبر ۳ : واو الف سے بدل کر حذف ہوا ہو۔ احترازی مثال : قَالَ اتَّفَقَیْ مِثَال : قُلْنِ، طُلْنِ اصل میں قَوْلُنِ، طَوْلُنِ تھے۔ اس قانون کی وجہ سے قُلْنِ، طُلْنِ بنے۔

..... قانون نمبر ۴ ﴿﴾

ہر واو مکسور و یائے مطلقاً، کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فاء کلمہ وے را حرکتِ کسرہ می دھند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام حِفْنِ بَعْنِ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ اجوف کے فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے۔
شرط نمبر ۱ : واو مکسور ہو اور یاء مطلقاً ہو، خواہ مکسور ہو یا مضموم ہو یا مفتوح ہو۔
احترازی مثال : قُلْنِ اصل میں قَوْلُنِ تھا۔
شرط نمبر ۲ : یہ واو یاء ماضی معلوم میں ہو۔
احترازی مثال : حِفْنِ، بَعْنِ اصل میں خَوْفُنِ، بَیْعُنِ تھے۔
شرط نمبر ۳ : باب ثلاثی مجرد کا ہو۔
احترازی مثال : اَبَعْنِ اصل میں اَبَیْعُنِ تھا۔
شرط نمبر ۴ : واو یاء الف ہو کر حذف بھی ہوا ہو۔
احترازی مثال : بَاعَ، خَافَ
اتَّفَقَیْ مِثَال : حِفْنِ، بَعْنِ اصل میں خَوْفُنِ، بَیْعُنِ تھے۔

فائدہ : کُسْتُ، اصل میں لَیْسْتُ تھا، یاء کو خلاف قیاس حذف کر دیا۔ یہاں لام کو کسرہ نہیں دیا جائے گا، کیوں کہ یہ یا ء الف ہو کر نہیں گری۔

..... قانون نمبر ۵ ❦

ہر واو، یاء مضموم یا مکسور متوسط یا در حکم متوسط، کہ در اصل سلامت نماندہ شد، و در ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً، در فعل متصرف باشد یا در متعلقات وے بجز فِعْل حقیقی یا حکمی از اجوف و تَفْعِلَیْن از ناقص حرکت آن واو، یاء نقل کردہ بمقابل می دهند وجوباً، بشرطے کہ آن واو، یاء بدل از همز، و ضمه و کسرہ آنها منقول از همزہ و ماقبل آنها مفتوح و الف نباشد۔

تشریح قانون : اس کا نام يَقُولُ یَبِيعُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور دس شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو یا ء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال : يَقُولُ یَبِيعُ

شرط نمبر ۲ : واو، یاء کلمہ کے درمیان میں ہو حقیقہ یا حکماً۔ احترازی مثال :

يَذْعُوْ يَرْمِيْ (حکماً کا مطلب یہ ہے کہ حقیقہ تو لام کلمہ ہوا البتہ آخر میں ضمیر یا علامت تنبیہ، جمع وغیرہ کے پیوست ہونے کی وجہ سے درمیان میں آ کر اس کو بحکم عین کلمہ سمجھا گیا ہو جیسے ذَاعُوْنَ اصل میں ذَاعُوْوْنَ تھا، واو جمع مذکر کے آنے کی وجہ سے لام کلمہ درمیان میں آ کر حکماً عین کلمہ قرار دے کر اس میں حکم جاری کیا گیا)

شرط نمبر ۳ : اصل یعنی ثلاثی مجرد ماضی میں معلل ہو یہ شرط نمبر ۳ اجوف کے لئے ہے، ناقص کے لئے نہیں۔

احترازی مثال : يَعُوْ، يَصِيْدُ

شرط نمبر ۴ : یہ واو، یاء فعل متصرف یا اس کے متعلقات اسم فاعل وغیرہ میں ہو۔

احترازی مثال : أَقُولُ بِهِ، أَبِيعُ بِهِ

شرط نمبر ۵ : واو، یاء جس کلمہ میں ہوں وہ کلمہ اجوف سے فِعْل حقیقی یا حکمی کے وزن میں نہ ہو۔

احترازی مثال : قُولَ، يُبِعَ، اُنْقُوْدَ، اُخْتِيْرَ فِعْل حکمی وہ ہے کہ شروع کے دو حرف حذف کر کے باقی فِعْل کے وزن پر رہے، جیسے اُنْقُوْدَ سے الف، نون کو حذف کر کے باقی قُوْدَ بروزن فِعْل رہا اور فِعْل حقیقی کی تعریف واضح ہے۔

شرط نمبر ۶ : واو، یاء ناقص کے صیغہ واحدہ مَوْشِ تَفْعِلَیْن میں نہ ہو۔

احترازی مثال : تَذْعُوْنِ، تَنْهِيْنِ۔

شرط نمبر ۷ : واو، یاء ہمزہ سے جوازی طور پر بدلے ہوئے نہ ہوں۔

احترازی مثال : يَسْتَهْزِئُوْنَ، سُوْلَ اصل میں يَسْتَهْزِئُوْنَ، سُئِلَ تھے۔

تنبیہ : اگر ابدال وجوبی ہو تو قانون کا حکم جاری ہوگا، جیسے جَاءَتْوْنَ، اصل میں جَاءَتْوْنَ تھا، الف فاعل کے بعد یا کو ہمزہ سے تبدیل کیا تو جَاءَتْوْنَ بنا، دو ہمزے جمع ہوئے، ثانی کو وجوبی طور پر یاء سے تبدیل کیا، جَاءَتْوْنَ بنا، پھر اس قانون کی وجہ سے یاء کے ضمہ کو ہمزہ کی طرف نقل کر کے یا کو واو سے تبدیل کیا بقانون يُوسَّرُ، پھر اتقائے سائنین کی وجہ سے واو کو حذف کیا جَاءَتْوْنَ بنا۔

شرط نمبر ۸ : واو، یاء کا ضمہ کسرہ، ہمزہ سے منقول نہ ہو۔

احترازی مثال: يَسُوْ، يَجِيْ، اَصْلٌ مِّنْ يَسُوْءٍ، يَجِيْءُ تھے۔

شرط نمبر ۹: واو، یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔

احترازی مثال: قَوِيْ، طَوْلٌ، حَيِيْ

شرط نمبر ۱۰: واو، یاء کا ماقبل الف نہ ہو۔ احترازی مثال: مَقَاوِلُ، مَبَايِعُ

اتفاقی مثال: فعل متصرف کی جیسے يَقُوْلُ، يَبِيْعُ اَصْلٌ مِّنْ يَقُوْلُ، يَبِيْعُ تھے۔

متعلقات فعل متصرف کی مثال دَاعُوْنَ، رَامُوْنَ اَصْلٌ مِّنْ دَاعُوْنَ، رَامِيُوْنَ تھے۔

تَفْعُلِيْنَ از اجوف کی مثال تَقُوْلِيْنَ اَصْلٌ مِّنْ تَقُوْلِيْنَ تھا۔

﴿..... قانون نمبر ۶.....﴾

در فُعِلَ از اجوف نقل حرکت و حذف و اِشْمَام، و در

تَفْعُلِيْنَ از ناقص نقل حرکت و اثبات وے جائز است۔

تشریح قانون: اس کا نام قِيْلَ يَبِيْعُ قُوْلُ بُوْع کا قانون، اس کے دو حکم

ہیں، پہلے کے لئے تین شرطیں ہیں اور دوسرے کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم اول: یہ ہے کہ کلمہ کو تین وجہ پر پڑھنا جائز ہے۔ (نقل حرکت، حذف

حرکت، اِشْمَام)

شرط نمبر ۱: کلمہ بروزن فُعِلَ حَقِیْقِیْ یا حکمی ہو۔ احترازی مثال: يَقُوْلُ، يَبِيْعُ

شرط نمبر ۲: کلمہ اجوف ہو۔ احترازی مثال: دُعِيْ، رُمِيْ

شرط نمبر ۳: مثل قانون نمبر ۵ واو، یاء ماضی معلوم میں معلل ہو۔

احترازی مثال: غُوْرَ، صُبِدَ

اتفاقی مثال: فُعِلَ حَقِیْقِیْ کی قُوْلَ، يَبِيْعُ اَنْ كُوْقِيْلَ، يَبِيْعُ، قُوْلُ، بُوْع اور اِشْمَام

تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ (اِشْمَام کہتے ہیں ضمہ کو کسرہ کی بودینا۔ قُوْلُ، يَبِيْعُ)

فُعِلَ حکمی کی مثال اُنْقُوْدَ، اُخْتِيْرَ، اَنْ كُوْقِيْلَ، اُخْتِيْرَ، اُنْقُوْدَ، اُخْتُوْرَ اور

اِشْمَام تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

حکم دوم: یہ ہے کہ کلمہ کو دو وجہ پر پڑھنا جائز ہے (نقل حرکت، ابقاء حرکت)

شرط: ناقص سے تَفْعُلِيْنَ واحدہ مؤنث مخاطبہ کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال: تَقُوْلِيْنَ اَصْلٌ مِّنْ تَقُوْلِيْنَ تھا، یہ اجوف سے ہے ناقص سے

نہیں، لہذا اس میں قانون نمبر ۵ جاری ہوگا۔

اتفاقی مثال: تَدْعُوْنِ کو تَدْعِيْنَ (نقل حرکت کے ساتھ) اور تَدْعُوْنِ

(اثبات حرکت کے ساتھ) دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ تَدْعِيْنَ اَصْلٌ مِّنْ تَدْعُوْنِ

تھا، واو کی حرکت نقل کر کے عین کو دی، پھر میعاد کے قانون سے واو کو یاء کر دیا، پھر اجتماع

ساکنین حکم نمبر ۳ کی وجہ سے ایک یاء کو حذف کیا تو تَدْعِيْنَ بنا۔

﴿..... قانون نمبر ۷.....﴾

ہر واو، یاء متوسط مفتوح کہ در اصل سلامت ناماندہ

باشد، در فعل متصرف یا متعلقات وے سوائے کلمہ اسم کہ

بروزن اَفْعَلُ ماقبلش حرف صحیح ساکن مظهر باشد،

فتحش را نقل کردہ بما قبل دادہ، آن را بالف بدل کنند

وجوبًا بشرطیکہ آن کلمہ کلمہ ملحق و بمعنی لون، عیب

صیغہ آله نباشد نیز بعد التعلیل بفعل مشہور ملتبس

نباشد۔

۱۳

تشریح قانون : اس کا نام یُقَالُ، یُبَاعُ کا قانون ہے اس کا ایک حکم ہے اور تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کر کے اس واو، یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء متوسط ہو۔ احترازی مثال : دَعْوَةٌ، رَمِيَّةٌ، الْوَعْدُ، الْيَسْرُ

شرط نمبر ۲ : واو، یاء مفتوح ہو۔ احترازی مثال : يَقُولُ، يَبِيعُ

شرط نمبر ۳ : فعل متصرف یا اسکے متعلقات میں ہو۔

احترازی مثال : مَا أَقُولُهُ، مَا أَبِيعُهُ

شرط نمبر ۴ : اس سے پہلے حرف صحیح ہو (یعنی قابل حرکت ہو)۔

احترازی مثال : قَاوُلٌ، بَايَعٌ

شرط نمبر ۵ : اس سے پہلے حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ، بَيْعٌ

شرط نمبر ۶ : وہ ساکن مظہر ہو، مدغم نہ ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ، بَيْعٌ

شرط نمبر ۷ : واو، یاء اصل میں سلامت نہ ہوں۔

احترازی مثال : يُغَوِّرُ، يُضَيِّدُ

شرط نمبر ۸ : جس کلمہ میں واو، یاء ہوں اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال : أَقُولُ، أَبِيعُ

شرط نمبر ۹ : یہ کلمہ ملحق بھی نہ ہو۔ احترازی مثال : جَهْوَرٌ، شَرِيفٌ اصل

میں جَهْوَرٌ، شَرَفٌ تھے، یہ دونوں دُخْرَج کے ساتھ ملحق ہیں۔

شرط نمبر ۱۰ : یہ کلمہ لون کے معنی میں بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : اِسْوَدَّ، اَبْيَضَ

شرط نمبر ۱۱ : یہ عیب کے معنی میں بھی نہ ہو۔ احترازی مثال : اِعْوَرَ، اِعْيَنَ

شرط نمبر ۱۲ : یہ اسم آلہ کا صیغہ بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : مَقُولٌ، مَقُولَةٌ، مَقْوَالٌ

شرط نمبر ۱۳ : یہ کلمہ قانون کے جاری ہونے کے بعد کسی فعل مشہور سے ملتنبس نہ ہوتا ہو۔

احترازی مثال : أَقُولُ کہ یہ قانون جاری ہونے کے بعد أَخَافُ کے ساتھ ملتنبس ہوتا ہے۔

اتفاقی مثال : يُقَالُ، يُبَاعُ اصل میں يَقُولُ، يَبِيعُ تھے۔

﴿فوائد قانون نمبر ۷﴾

فائدہ نمبر ۱ : تَمْيِيزٌ، تَصْوِيرٌ، تَحْوِيلٌ وغیرہ میں یہ قانون اس لئے جاری نہیں کہ یہاں واو، یاء مفتوح نہیں اور نمبر ۵ اس لئے جاری نہیں کہ اصل میں معلل نہیں۔

فائدہ نمبر ۲ : مَقْوَدَةٌ، مَضْبَدَةٌ، مَشْوَرَةٌ میں قانون جاری نہ ہونا شاذ ہے، اسی طرح يَغُوْثٌ، يَغُوْقٌ، يَزِيدُ یہ اسماء منقولہ عن الافعال بعد اعلال ہے۔ اِسْتَصْوَبَ، اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَنْوَقَ، اِسْتَوْجَبَ، اِسْتَحْوَسَ، اِسْتَجَوْشَ، اِسْتَحْوَضَ وغیرہ شاذ ہیں۔

علامہ جوہری رحمہ اللہ جوہری کہتے ہیں کہ افعال، استفعال میں یہ قانون جوازی ہے، اس لئے کہ بغیر تعلیل کے بہت سے مصادر آئے ہیں۔

﴿..... قانون نمبر ۸.....﴾

ھر واو، یاء کہ واقع شود از الف فاعل، و در اصل سلامت

۵

نمانده باشد یا اصل او نباشد آن واو، یاء را همزا بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام قَائِلٌ بَائِعٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء الف فاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال : مَقَاوِلٌ، مَبَائِعُ
شرط نمبر ۲ : اصل یعنی ثلاثی مجرد ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو۔

احترازی مثال : عَاوِرٌ، صَائِدٌ ان کی اصل عَوَرَ، صَيَدَ ہے۔

اتفاقی مثال : قَائِلٌ، بَائِعٌ اصل میں قَاوِلٌ بَايِعٌ تھے۔

﴿..... قانون نمبر ۹.....﴾

ہر واو، یاء کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع و در فعل و واحد سلامت نمانده باشد، یا در واحد ساکن و در جمع قبل از الف باشد ماقبلش مکسور، آن واو را بیجا بدل کردند وجوباً، بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نباشد۔

تشریح قانون : اس کا نام قِيَامٌ، قِيَالٌ، حِيَاضٌ، رِيَاضٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے، اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں، پہلی اور دوسری کے لئے چار چار شرطیں ہیں اور تیسری جماعت کے لئے چھ شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جماعت اولیٰ کی شرائط :

شرط نمبر ۱ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : اَوْتَعَادَ
شرط نمبر ۲ : مصدر میں ہو۔

احترازی مثال : قِيَالٌ، حِيَاضٌ، عِيَاضٌ (یہ مصدر نہیں ہے)
شرط نمبر ۳ : اس کی اصل یعنی فعل میں تعلیل ہو چکی ہو۔

احترازی مثال : قِيَامٌ، جب یہ قَاوِمٌ یُقَاوِمُ باب مفاعلة کا مصدر ہو۔

شرط نمبر ۴ : واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : قَوْلٌ

اتفاقی مثال : قِيَامٌ، اصل میں قِيَامٌ تھا، یہ قِيَامٌ قَامَ يَقُومُ ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب مفاعلة کا نہیں۔

جماعت ثانیہ کی شرائط :

شرط نمبر ۱ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

احترازی مثال : دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِيٌ تھا

شرط نمبر ۲ : جمع میں ہو۔ احترازی مثال : قِيَامٌ، عِيَاضٌ (یہ جمع نہیں ہے)
شرط نمبر ۳ : اس کا واحد تعلیل سے محفوظ نہ ہو۔

احترازی مثال : عَوَارٌ (یہ عَاوَرَ کی جمع ہے)

شرط نمبر ۴ : ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : قَوْلَةٌ

اتفاقی مثال : قِيَالٌ، اصل میں قِيَالٌ تھا۔

جماعت ثالثہ کی شرائط :

شرط نمبر ۱ : واو عین کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال : وِعَارٌ (یہ شرط اتفاقی ہے)

شرط نمبر ۲ : جمع میں ہو۔ احترازی مثال : عِيَاضٌ، حِيَاضٌ

۸

تشریح قانون : اس کا نام قَوِيلٌ قَوِيلَةٌ مُقِيلٌ مُقِيلَةٌ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، پہلے کے لئے چھ شرطیں ہیں اور دوسرے کے لئے تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ واوکویاء کر کے یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : دونوں ایک کلمہ میں جمع ہو مطلقاً۔ (خواہ حقیقی ہو یا حکمی ہو)

احترازی مثال : أَبُو يُوسُفَ، أَبُو يَعْقُوبَ (کلمہ الگ ہے)

شرط نمبر ۲ : پہلا ساکن ہو۔ احترازی مثال : قَوِيلِي، طَوِيلٌ (پہلا متحرک ہے)

شرط نمبر ۳ : سکون بھی لازم ہو۔

احترازی مثال : قَوِي، یہاں واوکا سکون حلقی العین کے جوازی قانون سے آیا۔

شرط نمبر ۴ : جس کلمہ میں اس طرح واو، یاء جمع ہوں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال : اَيُّومٌ

شرط نمبر ۵ : واو، یاء میں سے جو پہلے ہو وہ غیر سے بدلا ہوا نہ ہو۔

احترازی مثال : بُسُيْعٌ، مَدَاعِيْوُ، کہ یہاں واو، یاء الف سے ضورب،

مضاریب کے قانون کی وجہ سے بدلے ہوئے ہیں۔

شرط نمبر ۶ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ایسی یاء تصغیر کے بعد نہ ہو، جس کے مکبر

میں یہ واو سالم اور متحرک ہو۔

احترازی مثال : مُقْيُولٌ، مُقْيُولَةٌ ان کا مکبر مَقُولٌ، مَقُولَةٌ اسم آلہ صغریٰ،

وسطی ہے جس میں واو متحرک اور سالم ہے۔

اتفاقی مثال : کلمہ واحد حقیقی : جیسے قَوِيلٌ، قَوِيلَةٌ اصل میں قَوِيُولٌ،

قَوِيُولَةٌ تھے۔

شرط نمبر ۳ : مفرد میں ساکن ہو۔

احترازی مثال : طَوَالٌ، یہ طَوِيْلٌ کی جمع ہے

شرط نمبر ۴ : یہ واو الف جمع سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : عَوْدَةٌ، یہ عَوْدٌ کی جمع ہے

شرط نمبر ۵ : ماقبل مکسور ہو۔

احترازی مثال : دَوَامٌ، دَوَارٌ، قُوَالٌ (یہ شرط اتفاقی ہے)

شرط نمبر ۶ : اس کا لام کلمہ معلل نہ ہو۔

احترازی مثال : رَوَاءٌ، یہ رَيَّانٌ کی جمع ہے، اصل میں رَوَآئِی تھ، یاء کو ہمزہ

سے تبدیل کر کے رَوَاءٌ بنا۔

اتفاقی مثال : رِيَّاصٌ، حِيَّاصٌ اصل میں رَوَاصٌ، حَوَاصٌ تھے، یہ

رَوُصٌ، حَوُصٌ کی جمع ہے۔

حاصل یہ کہ دو شرطیں یعنی واوکا عین کلمہ کے مقابلہ میں ہونا اور ماقبل مکسور ہونا، تینوں

جماعتوں میں مشترک ہے۔

..... قانون نمبر ۱۰ ﴿﴾

ہر واو یا کہ جمع شود در يك کلمہ یا حکم وے، سوائے

کلمہ اسم اَفْعَلٌ، اول ایشاں ساکن لازم غیر مبدل باشد، آن

واو را یاء کردہ دریا ادغام می کنند وجوباً، سوائے واو عین

کلمہ بعد از یاء تصغیر کہ در مکبر متحرک باشد، چراکہ آن

واو، بیاء بدل کردہ شود جوازاً۔

کلمہ واحد حکمی : جیسے مُسْلِمٌ اصل میں مُسْلِمُونَ تھے، یا، متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہوا، مُسْلِمُوْیَ بنا، پھر واو کو یاد کر کے یاد میں ادغام کیا، مُسْلِمٌ بنا، پھر یاد کی مناسبت سے ضمہ میم کو کسرہ سے تبدیل کیا مُسْلِمٌ بنا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ واو کو یاد کر کے یاد میں ادغام جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

احترازی مثال : اُضِیْوْیَ بَرُوْزَن فُعِیْلُی

شرط نمبر ۲ : واو، یاد تصغیر کے بعد ہو۔

احترازی مثال : سَبَّوْذ (تصغیر نہیں)

شرط نمبر ۳ : مکبر میں سالم اور متحرک ہو۔

احترازی مثال : قُوْبَلْ، قُوْبَلَّة

اتفاقی مثال : مُقْبِلٌ، مُقْبِلَةٌ اصل میں مُقْبِلٌ، مُقْبِلَةٌ تھے ان میں ادغام،

عدم ادغام دونوں جائز ہیں، یہ دونوں اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ کی تصغیر کے صیغے ہیں۔

﴿..... قانون نمبر ۱۱.....﴾

ہر حرف علت کہ بباعثی بیفتد، بوقت دور شدن آن باز

آید وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام قَوْلُن کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو

شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ حرف علت محذوف کو واپس لوٹانا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : حرف علت حذف ہوا ہو کسی سبب اور باعث سے۔

احترازی مثال : قَالَ، یہاں حذف نہیں ہوا۔

شرط نمبر ۲ : وہ سبب اور باعث زائل بھی ہو جائے۔

احترازی مثال : قُلْ، قُلْنِ، یہاں سبب حذف، جو اتقائے ساکنین ہے، اب

بھی موجود ہے۔

اتفاقی مثال : قَوْلُنْ، قَوْلَا، لَمْ يَخَافَا، خَافَا، خَافُوا، لَا

تَخَافَا، لَا تَخَافُوا۔

قَوْلُنْ جب قُلْ کے آخر میں نون ثقیلہ پیوست ہوا تو اس کا ما قبل (لام) بنی بر فتح

ہوا، اب اتقائے ساکنین باقی نہ رہا، اس لئے واو محذوف واپس آ کر قَوْلُنْ بنا۔

﴿فائدہ قانون نمبر ۱۱﴾

سؤ ۱ : قُلِ الْحَقُّ میں لام کے متحرک ہونے سے گرا ہوا 'واو' واپس کیوں

نہیں آیا؟ ایسے ہی لَا تَنْسُوا الْفَضْلَ اور اِشْتَرُوا الضَّلَالَةَ میں الف واو کے سکون

سے گرا تھا، وہ واپس کیوں نہیں آیا؟

جواب : لام اور واو کی حرکت دوسرے کلمہ کی وجہ سے ہے اگر دوسرا کلمہ نہ ہو تو

یہاں پھر سکون ہوگا، لہذا یہ حرکت اصلیت نہیں بلکہ عارضی ہے اور عارضی حرکت بحکم سکون

ہوتی ہے۔

سؤ ۲ : قَوْلُنْ میں بھی تو حرکت دوسرے کلمہ کی وجہ سے ہے، کیونکہ نون ثقیلہ

الگ کلمہ ہے اگر یہ نہ ہو تو لام پر پھر سکون آ جائے گا؟

جواب : یہاں نون ثقیلہ اور قُلْ مل کر ایک کلمہ بن گئے ہیں لہذا حرکت اصلیت ہے۔

سؤ ۳ : لِنُدْعُوْهُ، لِنُدْعِيْهِ میں نون ثقیلہ لِنُدْعُوْهُ وغیرہ کا جزء کیوں نہیں بنا؟

جواب : اصول یہ ہے کہ نون ثقیلہ، خفیفہ جب ایسے صیغہ میں آئے جس میں ضمیر

۴۱

مستتر ہو تو وہاں نون کلمہ کا جزء بن جاتا ہے اور اگر ضمیر بارز ہو تو وہاں الگ ہی شمار ہوتا ہے۔ لہذا لُذْعُوْنٌ میں الف واپس نہیں آئے گا۔

مؤ ۴: اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ ایک کلمہ کی حرکت اصلیه ہوتی ہے اور اگر دوسرے کلمہ کی وجہ سے ہو تو عارضی، پھر دَعْتَا جو اصل میں دَعَاتَا تھا، الف کو التقاء ساکنین کی وجہ سے گرا دیا، اس الف کو واپس لوٹانا چاہئے جب کہ تاء کی حرکت اصلیه ہے کیونکہ کلمہ ایک ہے۔

جواب: ایک کلمہ میں حرکت اصلیه جب ہوتی ہے کہ حرف متحرک حقیقہ ساکن نہ ہو، بلکہ کسی عارضی سبب اور باعث کی وجہ سے ساکن ہوا ہو۔ دَعْتَا میں تاء حقیقہ ساکن ہے، اس پر حرکت خلاف حقیقت ہے، لہذا یہ حرکت عارضی ہے، کیونکہ اصل میں دَعَوْتُ تھا الف کی وجہ سے تاء متحرک ہوئی۔

مؤ ۵: خَفَّ امر سے خَافَا، خَافُوا، خَافِيٌ وغیرہ میں فاء ساکن تھی، الف کی وجہ سے متحرک ہوئی، اس کا کیوں اعتبار کیا گیا؟

جواب: خَفَّ میں فاء بوجہ امر ساکن ہوئی، حقیقت میں متحرک ہے جیسے خَاف، خِيفَ، يَخَافُ وغیرہ

مؤ ۶: اگر دَعْتَا میں تاء ساکن مانا جائے تو التقاء ساکنین کا قانون جاری ہونا چاہئے؟

جواب: جب ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو، درمیان کلمہ میں بھی نہ ہو اور حالت وقف بھی نہ ہو تو وہاں اس ساکن کو حرکت دی جاتی ہے جو آخر کلمہ میں ہو، یہاں آخر میں حرف ہی ایسا ہے جو قابل حرکت ہی نہیں یعنی الف اور تاء پر عارضی حرکت موجود ہے، اس لئے بحالت وصل ساکنین کی قرآت بھی دشوار نہیں لہذا قانون جاری نہ ہوگا۔

۲

مؤ ۷: دَعَاتَا، رَمَاتَا بھی عرب سے مسومع ہے جس سے حرکت کا اصلیه ہونا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: یہ لغت ضعیفہ قلیلہ ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں۔
مؤ ۸: فَهَوَ الْمُهْتَدِيْ میں ياء واپس کیوں نہیں آئی، جبکہ گرنے کا سبب تنوین تھا، جو الف لام سے ختم ہوا؟

جواب: یہاں واپس آتی تھی، جبکہ قرآن مجید میں دوسرے موقع پر فَهَوَ الْمُهْتَدِيْ ہے لیکن لغت ہذیل میں ایسی ياء جس کا ماقبل مکسور ہو اس کا حذف کرنا جائز ہے۔ اور یوں بھی جواب دیا جاسکتا ہے کہ ياء موجود ہے، اس لئے کہ ماقبل کسرہ کو لغت ہذیل میں باقی رکھتے ہیں جو ان کے ہاں قائم مقام ياء ہوتا ہے، اور چیز کبھی باعتبار خلیفہ کے موجود ہوتی ہے، ایسے ہی درج ذیل کلمات کا حکم ہے۔ يَوْمَ التَّلَاقِ، يَوْمَ التَّنَادِ، يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ، أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ، بِالْوَادِ، وَالْبَادِ، يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادِ، الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ۔

مؤ ۹: مَنْ وَاقٍ، مَنْ وَالٍ میں بحالت وقف ياء واپس نہیں آئی جب کہ سبب سقوط ياء زائل ہو چکا؟

جواب: جس کلمہ کے آخر سے ياء التقاء ساکنین تنوین سے گر جائے اس پر وقف بخذف الیاء تمام کے نزدیک اولیٰ ہے اور یہ صورت قانون مذکور سے مستثنیٰ ہے۔

مؤ ۱۰: لَمْ يَكُ میں واو نون کے سکون کی وجہ سے گرا تھا جب نون ہی نہ رہا تو اس کا سکون بطریق اولیٰ نہیں رہا، پھر واو کیوں نہیں آیا؟

جواب: یہ شاذ ہے۔

مؤ ۱۱: جو ياء التقاء تنوین کی وجہ سے گر جائے پھر تنوین ہی کسی وجہ سے گر

۴۳

جائے، تو یاء واپس آتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں بہت ہی جامع ضابطہ ہونا چاہئے تاکہ پریشانی دور رہے؟

جواب: تنوین کرنے کے اسباب چار ہیں۔

(۱) اضافت: بوقت اضافت یاء کا واپس لانا واجب ہے جیسے کُلُّهُمْ اِیَّہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، مَا اللّٰهُ مُبْدِیْہِ۔

(۲) دخول الف ولام: یاء کا واپس لانا واجب ہے جیسے فَهُوَ الْمُہْتَدِیْ مگر لغت ہذیل والے کبھی اس یاء کو حذف کر دیتے ہیں جیسے فَهُوَ الْمُہْتَدِیْ الْمُنَادِ، الْمُتَعَالِ وغیرہ۔

(۳) وقف: یہاں یاء کا واپس لانا بھی جائز ہے، جیسے وَاقِیْ، وَالِیْ اور واپس نہ لانا بھی جائز ہے، جیسے وَاقِ، وَالِ۔

(۴) ضرورة شعریہ: اس میں یاء واپس نہیں آئے گی۔

سوال ۱۲: لغت ہذیل کی تشریح کیا ہے؟

جواب: لغت ہذیل میں ہر ایسی یاء کو حذف کرنا جائز ہے جس کا ماقبل مکسور ہو، بشرطیکہ کسرہ کو برقرار رکھا جائے، تاکہ وہ حذف یاء میں دلالت کرے، جیسے مَــنْ یَاْتِ، مَا کُنَّا نَنْبَغِ، وَاللَّیْلِ اِذَا یَسِرْ، اَطِیْعُوْنَ یَسْقِیْنَ، یَشْفِیْنَ اصل میں یَاْتِیْ، نَبَغِیْ، یَسْرِیْ، اَطِیْعُوْنِیْ، یَسْقِیْنِیْ، یَشْفِیْنِیْ تھے۔

سوال ۱۳: اَطِیْعُوْنِیْ میں اَطِیْعُوْا فعل ہے یا ضمیر متکلم ہے، درمیان میں نون کی چیز ہے؟

جواب: یہ نون، نون وقایہ ہے۔

سوال ۱۴: اس نون کو نون وقایہ کیوں کہتے ہیں؟

۴

جواب: وقایہ کے معنی بچاؤ و حفاظت کے ہیں، یہ فعل کے لئے بچاؤ ہے کہ اس کی وجہ سے فعل کی اصلی ہیئت تغیر سے بچی رہتی ہے، یعنی فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے جو علامت جر ہے اور جر فعل پر آ ہی نہیں سکتی۔ مثلاً ضَرَبَ، یَضْرِبُ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُ وغیرہ بغیر نون وقایہ کے ضَرَبِیْ، یَضْرِبِیْ ہو جاتے کیونکہ یاء ماقبل مکسور ہونا ضروری ہے۔

سوال ۱۵: غَصَّایْ میں ماقبل یاء کیوں مکسور نہیں؟

جواب: اگر یاء سے پہلے مدہ ہو تو ماقبل کو کسرہ دینا ضروری نہیں بلکہ جائز ہی نہیں۔

سوال ۱۶: اَطِیْعُوْنِیْ میں نون کو کیوں واجب قرار دیا اور یہاں پر کس لئے وقایہ ہے؟

جواب: مدہ کے افعال کو غیر مدہ افعال پر حمل کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر یہاں نون نہ ہوتا تو قَوَّیْلٌ قَوَّیْلَةٌ کے قانون سے اَطِیْعُ پھر دِعی کے قانون سے اَطِیْعُ ہو جاتا، بالآخر کسرہ آ جاتا۔

سوال ۱۷: نون وقایہ کہاں کہاں آتا ہے؟

جواب: فعل کے تمام صیغوں کے آخر میں جب یاء ضمیر آ جائے تو نون وقایہ لانا واجب ہے، مگر پانچ جگہ صرف جائز ہے، واجب نہیں:

(۱) یَفْعَلَانِ (۲) یَفْعَلُوْنَ (۳) تَفْعَلَانِ

(۴) تَفْعَلُوْنَ (۵) تَفْعَلِیْنِ

ان پانچ صیغوں کو نون وقایہ لانے کے بعد اسے تین طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔

(۱) نون کو نون میں ادغام کر کے، جیسے اَتَحَاجُّوْنِیْ

(۲) دونوں کا اثبات بلا ادغام، جیسے یَضْرِبُوْنِیْ

۴۵

(۳) ایک کو حذف کر کے، جیسے فَبِمَ تَبَشِّرُونَ، بعض اول کو اور بعض ثانی کو حذف کرتے ہیں۔

(۴) حروف مشبہ بالفعل میں، جیسے اِنْسِي، كَانْنِي، اِنَّ، اَنْ، كَانَّ، لَكِنَّ ان میں جائز ہے، واجب نہیں، اور لَيْت میں لانا اور لَعَلَّ میں نہ لانا واجب ہے۔

(۵) لَكُنْ، مِنْ، عَنْ کے ساتھ نون وقایہ کا لانا واجب ہے اور یہ سکون کا حرکت سے بدلنے کے لئے وقایہ ہے، جیسے مِّنِّي، عَنِّي، لَدُنِّي۔

☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

قوانین ناقص

﴿..... قانون نمبر ۱.....﴾

ہر واو، یاء کہ واقع شود بعد الف زائدہ، بر طرف یا در

حکم طرف، آن را بہ ہمزہ بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام دُعَاءٌ مِدْعَاءٌ مِرْمَاءٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، یاء الف کے بعد ہو۔ احترازی مثال : نَحْوُ، ظَنِّي

شرط نمبر ۲ : الف بھی زائد ہو۔ احترازی مثال : وَآوُ، يَأَيُّ بروزن فَعْلٌ

شرط نمبر ۳ : واو، یاء کلمہ کے طرف یعنی آخر میں ہو، خواہ حقیقتاً آخر میں ہو یا حکماً۔

احترازی مثال : شَقَاوَةٌ، شِكَايَةٌ، حِكَايَةٌ، سَخَاوَةٌ

اتفاقی مثال : (حقیقتاً آخر میں ہونے کی) دُعَاءٌ، مِدْعَاءٌ، مِرْمَاءٌ اصل میں

دُعَاوٌ، مِدْعَاوٌ، مِرْمَاوٌ تھے۔

اتفاقی مثال : (حکماً آخر میں ہونے کی) مِدْعَاءُ اِن، مِرْمَاءُ اِن اصل میں

مِدْعَاوَانِ، مِرْمَاوَانِ تھے۔

حکماً آخر میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی ایسا حرف آیا ہو، جس کا ہونا

دائماً لازم نہ ہو بلکہ بعض اوقات جدا بھی ہو سکے، جیسے نون تشنیہ، کہ مفرد اور جمع کے صیغوں

میں نہیں ہوتا، اور جازم کے دخول سے بھی حذف ہو جاتا ہے۔

۸

- شرط نمبر ۳ : فتح بھی غیر اعرابی ہو۔ احترازی مثال : لَنْ يَرُمِي
شرط نمبر ۴ : ياء کا قبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : رَمِيْ اصل میں رَمَى تھا
اتفاقی مثال : دُعِيَ، بھی اصل میں دُعِيَ، بھی تھے۔

..... قانون نمبر ۴.....

هر واو، ياء مضموم یا مکسور کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ،
بعد از ضمه و کسرہ، حرکت آن را حذف می کنند وجوباً
بشرطیکہ در میان کسرہ واو، ضمه و ياء نہ باشد، آن واو،
ياء بدل از همزه با ابدال جوازی و حرکتش منقول از همزه
نہ باشد۔

تشریح قانون : اس کا نام يَدْغُوْ يَرُمِيْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چھ
شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو، ياء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو، ياء مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال : لَنْ يَدْغُوْ، لَنْ يَرُمِيْ،

يَدْغُوَانِ، يَرُمِيَانِ

شرط نمبر ۲ : لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : قَوْلَ، بَيْعَ

شرط نمبر ۳ : اس سے پہلے ضمه یا کسرہ ہو۔ احترازی مثال : يَدْغُوْ، يَرُمِيْ

شرط نمبر ۴ : ياء، کسرہ و واو اور واو، ضمه و ياء کے درمیان نہ ہو۔

احترازی مثال : تَرْمِيُونِ، تَدْغُوْنِ

شرط نمبر ۵ : واو، ياء همزه سے ابدال جوازی کے ساتھ بدلے ہوئے نہ ہوں۔

..... قانون نمبر ۲.....

هر واو، ياء کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ و ماقبل او مکسور
باشد آن واو را يياء بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام دُعِيَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور دو
شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو ياء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : عَوْضَ، حَوْلَ

شرط نمبر ۲ : ماقبل اس کا مکسور ہو۔ احترازی مثال : دَلُوْ، دَعُوْ، يَدْغُوْ

اتفاقی مثال : دُعِيَ اصل میں دَعُوْ تھا۔

..... قانون نمبر ۳.....

هر ياء کہ واقع شود، در آخر فعل و فتح غیر اعرابی و
ماقبلش مکسور باشد، کسرہ ماقبلش را بفتح بدل کرده

جوازا، ياء را با الف بدل کنند وجوباً بر لغت بنی طے۔

تشریح قانون : اس کا نام دُعِيَ، بھی کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور

چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ياء کے ماقبل کسرہ کو فتح سے تبدیل کرنا جائز ہے اور بعد میں قَالَ

بَاغ کے قانون کی وجہ سے ياء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے بر لغت بنی طے۔

شرط نمبر ۱ : ياء فعل کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : فَهِيَ

شرط نمبر ۲ : ياء مفتوح ہو۔ احترازی مثال : يَرُمِيْ

۴۹

احترازی مثال : قَارِئٌ، مُسْتَهْزِئٌ اصل میں قَارِءٌ، مُسْتَهْزِءٌ تھے۔

شرط نمبر ۶ : واو، یاء کی حرکت منقول از ہمزہ نہ ہو۔

احترازی مثال : یَسُوْ، یَجِیْ اصل میں یَسُوْءٌ، یَجِیْءٌ تھے۔

اتفاقی مثال : یَدْعُوْ، یَرْمِیْ اصل میں یَدْعُوْ، یَرْمِیْ تھے، اس قانون کی وجہ

سے واو، یاء کی حرکت کو حذف کیا تو یَدْعُوْ، یَرْمِیْ بنے۔

..... قانون نمبر ۵.....

ہر واوکہ واقع شود سیوم جا، چوں صائد شود، حرکت

ماقبلش مخالفش شود آن را بیا بدل کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام یُدْعِیْ یُعْلِیْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور

تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واوکہ یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو اصل میں تیسری جگہ پر ہو۔

احترازی مثال : اِسْتَوْفَدَ، اِسْتَوْجَبَ (کہ یہاں واو اصل یعنی مجرد میں پہلی

جگہ پر ہے)

شرط نمبر ۲ : واو ترقی بھی کرے یعنی چوتھی یا پانچویں جگہ میں چلی جائے۔

احترازی مثال : دَعَا اصل میں دَعَاوَا تھا۔

شرط نمبر ۳ : واوکہ ماقبل مضموم یا واوکہ ساکن نہ ہو۔

احترازی مثال : یَدْعُوْ، مَدْعِیْ اصل میں مَدْعُوْوُ تھا۔

اتفاقی مثال : یُدْعِیْ، یُعْلِیْ، یُسْتَدْعِیْ، اصل میں یُدْعُوْ، یُعْلُوْ، یُسْتَدْعُوْ تھے۔

..... قانون نمبر ۶.....

ہر جمع مکسر در ناقص بروزن فَعْلَةً باشد فاء کلمہ را

ضمہ دادن وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام دُعَاة کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : جمع کا صیغہ ہو۔ احترازی مثال : صَلَوَةٌ، زَكْوَةٌ

شرط نمبر ۲ : جمع بھی مکسر ہو۔ احترازی مثال : دَاعُونَ (جمع سالم ہے)

شرط نمبر ۳ : جمع مکسر بھی ناقص کی ہو۔ احترازی مثال : قَالَةٌ (اجوف ہے)

شرط نمبر ۴ : یہ جمع فَعْلَةً کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال : دَعَاءٌ، اصل میں دَعَاوُ تھا۔

اتفاقی مثال : دُعَاة اصل میں دَعَاةٌ تھا، قال باع کے قانون کی وجہ سے

واو الف سے بدل کر دَعَاة بنا، پھر اس قانون نمبر ۶ کی وجہ سے دُعَاة بنا۔

..... قانون نمبر ۷.....

ہر واو لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود، در آخر اسم

متمکن ماقبلش مضموم باشد یا واو مدہ زائدہ باشد، در

جمع آن را بیا بدل کنند وجوباً، و در مفرد مانع از وجوب

۱

اعلال است آن واو مدہ زائدہ مگر وقتیکہ ماقبلش دیگر
واو متحرک باشد۔

تشریح قانون : اس کا نام دِعیٰ کا پہلا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چھ
شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو لازم ہو۔

احترازی مثال : ضاربُو (یہ واو تین کے عوض آئی ہے، قانون جوازی کے ساتھ)

شرط نمبر ۲ : ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو۔ احترازی مثال : كُفُوا، اصل میں
كُفُوا تھا۔

شرط نمبر ۳ : کلمہ کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : مَقْوُولٌ

شرط نمبر ۴ : اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : يَدْعُو

شرط نمبر ۵ : اسم بھی متمکن ہو۔ احترازی مثال : هُوَ

شرط نمبر ۶ : واو کا ماقبل مضموم ہو یا واو مدہ زائدہ ہو، جمع میں مطلقاً اور مفرد میں اس

شرط سے کہ اس سے پہلے دوسرا واو متحرک ہو۔ (اگر مفرد میں دوسرا واو متحرک نہ ہو تو
قانون جوازی ہوگا)

احترازی مثال : ذَلُو، مَدْعَى اصل میں مَدْعُو تھا، ذَوَاعِ اصل میں ذَوَاعُو

تھا، ان میں ماقبل ساکن، مفتوح، مکسور ہے۔ مَدْعُو (اسم مفعول) اس میں واو سے پہلے

واو مدہ زائدہ ہے لیکن یہ مفرد ہے جمع نہیں اور اس سے پہلے دوسرا واو متحرک بھی نہیں۔

اتفاقی مثال : ماقبل مضموم اَذْلَى، تَبْنَى اصل میں اَذْلُو، تَبْنُو تھے۔

۲

وہ مفرد جس میں مدہ زائدہ سے قبل واو متحرک ہو مَقْوُوْی اصل میں مَقْوُوْو تھا۔
وہ مفرد جس میں مدہ زائدہ سے قبل واو متحرک نہ ہو مَدْعُوْی اصل میں مَدْعُوْو تھا

..... قانون نمبر ۸ ﴿﴾

ہر یاء مشدد یا مخفف کہ واقع شود، در آخر اسم متمکن

ماقبلش اگر يك حرف مضموم باشد ضمه آن را بکسرہ بدل

کنند وجوباً، و اگر دو باشد چوں دِعیٰ، ضمه متصل را

وجوباً، غیر متصل را جوازاً۔

تشریح قانون : اس کا نام دِعیٰ کا دوسرا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر
ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، دو مشترک اور ایک افتراقی۔

حکم اول : یہ ہے کہ یاء سے ماقبل حرف کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : یاء مشدد یا مخفف آخر میں ہو۔ احترازی مثال : بُيْعَ

شرط نمبر ۲ : آخر بھی اسم متمکن کا ہو۔ احترازی مثال : نَهَى (یہ فعل ہے)

شرط نمبر ۳ : یاء سے پہلے ایک حرف مضموم ہو۔ احترازی مثال : دُعَى

اتفاقی مثال : اَذْلَى، مَرْمُیْ اصل میں اَذْلَى، مَرْمُوْی تھے، مَرْمُوْی قُوْیَل

قُوْیَلۃ کے قانون سے مَرْمُیٰ بنا، پھر اسی قانون کی وجہ سے مَرْمُیٰ بنا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ یاء سے قبل متصل حرف کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب
ہے اور منفصل کا جائز ہے۔

افتراقی شرط : یاء سے پہلے دو حرف مضموم ہوں۔ احترازی مثال : اَذْلَى

اتفاقی مثال : دِعیٰ اصل میں دُعَى تھا، اس کے عین کے ضمہ کو کسرہ سے

۱۳

تبدیل کرنا واجب ہے اور دال کا ضمہ پڑھنا بھی جائز ہے اور ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا بھی جائز ہے۔ لہذا دُعِی، دِعِی دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ : دَوَاعِ اصل میں دَوَاعُو تھ، پھر دَوَاعِ ہوا، اس میں صرفیوں کا اختلاف ہے کہ دَوَاعِ میں تنوین کون سی قسم کی؟ بعض کہتے ہیں کہ یہ تنوین عوض ہے، اور بعض کے ہاں تنوین تمکین ہے، اور منشاء اختلاف، تعلیل کا اختلاف ہے، چونکہ اس کی تعلیل کے دو طریقے ہیں اسی وجہ سے تنوین میں اختلاف آیا۔

جو عوض کے قائل ہیں وہ تعلیل یوں کرتے ہیں کہ دَوَاعُو کو غیر منصرف مان کر تعلیل شروع کرتے ہیں، کہ دُعِی کے قانون سے بدلا، پھر یَدْعُو یَرْمِی کے قانون سے یاء کے ضمہ کو حذف کیا گیا، اور پھر یاء ساکن کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لایا گیا، لہذا دَوَاعِ ہوا۔

جو تمکین کے قائل ہیں وہ اس پر غیر منصرف کے حکم لگانے سے پہلے تعلیل کرتے ہیں، کہ دُعِی کے قانون سے واویاء بنا، پھر یَدْعُو یَرْمِی کے قانون سے ضمہ کو حذف کیا، پھر یاء ساکن اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا، تو یاء کو حذف کیا، لہذا دَوَاعِ بنا۔

..... قانون نمبر ۹..... ﴿﴾

ہر حرف علت کہ واقع شد در آخر فعل مضارع وقت

دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ

شود وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے

اور دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ حرف علت کا حذف کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : حرف علت فعل مضارع کے آخر میں ہو۔

احترازی مثال : لَمْ یُوْعَدْ

شرط نمبر ۲ : اس پر کوئی جازم داخل ہو یا اس سے امر حاضر معلوم بنانے کا ارادہ ہو۔

احترازی مثال : یَدْعُو، یَرْمِی

اتفاقی مثال : لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، اُدْعُ، لِنْدْعُ

..... قانون نمبر ۱۰..... ﴿﴾

در التقاء ساکنین علی غیر حدہ اگر ساکن اول غیر

مدہ واو جمع باشد، آن را حرکتِ ضمہ می دهند

وجوباً، و اگر ساکن اول غیر مدہ یاء واحدہ باشد آن

را حرکتِ کسرہ می دهند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام لِنْدْعُو لِنْدْعُو کا قانون ہے، اس کے دو حکم

ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ پہلے ساکن کو ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : التقاء ساکنین علی غیر حدہ ہو۔

احترازی مثال : اِحْمَارٌ، اِحْمُورٌ

شرط نمبر ۲ : پہلا ساکن غیر مدہ ہو۔ احترازی مثال : اِضْرِبُوْنَ (قانون کی

وجہ سے اِضْرِبُوْنَ بنا)، لِنْتَضِرُوْنَ (قانون کی وجہ سے لِنْتَضِرُوْنَ بنا)

شرط نمبر ۳ : پہلا ساکن واو جمع ہو۔ احترازی مثال : لَوِ اسْتَطَعْنَا، لِنْدْعُوْنَ

-

اتفاقی مثال : لُتْدَعُوْنَ، اصل میں لُتْدَعُوْنَ تھا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ساکن اول کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : التقاء ساکنین علی غیر حدہ ہو۔

احترازی مثال : اِحْمَارٌ، اُحْمُورٌ

شرط نمبر ۲ : پہلا ساکن غیر مدہ ہو۔

احترازی مثال : اِضْرِبَنَّ (قانون کی وجہ سے اِضْرِبَنَّ بنا)، لُتْضَرْبَنَّ

(قانون کی وجہ سے لُتْضَرْبَنَّ بنا)

شرط نمبر ۳ : پہلا ساکن یاء واحدہ مؤنثہ ہو۔

احترازی مثال : لُتْرَمِّينَ، ضَارِبِي الْقَوْمِ

اتفاقی مثال : لُتْدَعِيْنَ اصل میں لُتْدَعِيْنَ تھا۔

..... قانون نمبر ۱۱ ﴿﴾

واو لام کلمہ فعلی اسمی یاء می شود وجوباً و یاء لام کلمہ

فعلی اسمی واو می شود وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام دُعَى تَقْوَى فتویٰ کا قانون ہے، اس کے دو حکم

ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : واو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : قَوْلِي

شرط نمبر ۲ : کلمہ بھی فعلی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال : دَعْوَى

شرط نمبر ۳ : فعلی بھی اسی ہو خواہ حقیقہ اسی ہو یا حکماً اسی ہو۔

احترازی مثال : غُزْوَى

اتفاقی مثال : حَقِيقُ فَعْلَى : دُنْيَا، غُلْيَا اصل میں دُنْوَى، غُلْوَى تھے

حکمی فَعْلَى : دُعْيَا اصل میں دُعْوَى تھا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : بَيْعِي

شرط نمبر ۲ : کلمہ بھی فعلی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال : رُمِيْ

شرط نمبر ۳ : فعلی بھی اسی ہو۔ احترازی مثال : صَدَى

اتفاقی مثال : تَقْوَى، فَتَوَى اصل میں تَقْيَى، فَتْيَى تھے۔

..... قانون نمبر ۱۲ ﴿﴾

ہر ہمزه کہ واقع شود بعد از الف مفاعل قبل یاء و در مفرد

قبل از یاء نبود، آن را بیجا مفتوحہ بدل کنند و جوباً، مگر

آن ہمزه کہ واو واقع شدہ بود در مفرد بعد از الف چہارم

جا، چرا کہ آن ہمزه را در جمع بواو مفتوحہ بدل کنند و جوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام رَخَايَا اَدَاوَا کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور

ہر ایک کے لئے دو دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ ہمزه کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزه الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : شَرَايِفُ (کہ یہاں یاء سے پہلے نہیں ہے، بلکہ فاء سے پہلے ہے)

شرط نمبر ۲ : مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال : جَوَائِيْ اس کا مفرد جَوَائِيَّةُ

۸

کنند نسیاً منسیاً، بشرطیکہ در فعل و جاری مجرائے فعل
نیاشد، همچنین اگر دو یاء جمع شوند، حذف یکے جائز
است چون سَيِّدٌ کہ اور اَسِيْدٌ خواندن جائز است۔
تشریح قانون : اس کا نام رُخِیُّ رُخِیَّةٌ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور
حکم اول کے لئے چار شرطیں ہیں اور دوم کے لئے تین شرطیں ہیں، ناقص۔
حکم اول : یہ ہے کہ تین یاء میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے۔
شرط نمبر ۱ : تینوں ایک کلمہ میں ہوں۔
احترازی مثال : اُخِیُّ یُوسُفَ ، بُنِیُّ یَعْقُوْبَ
شرط نمبر ۲ : پہلی دوسری میں مدغم ہو۔ احترازی مثال : حَیِّی
شرط نمبر ۳ : تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال : مُقَبِّلٌ
شرط نمبر ۴ : فعل اور جاری مجرائے فعل (یعنی اسم فاعل، مفعول) میں نہ ہو۔
احترازی مثال : حَیِّی، یُحَیِّی، مُحَیِّی
اتفاقی مثال : رُحِیُّ، رُحِیَّةٌ اصل میں رُحِیِّی، رُحِیَّةٌ تھے۔
حکم دوم : یہ ہے کہ دو یاء میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔
شرط نمبر ۱ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : اَبِیُّ یَعْقُوْبَ
شرط نمبر ۲ : پہلی دوسری میں مدغم ہو۔ احترازی مثال : بُیُّعِی
شرط نمبر ۳ : فعل اور جاری مجرائے فعل (یعنی اسم فاعل، مفعول) میں نہ ہو۔
احترازی مثال : بَیَّعَ، قُوَّیِّلَ
اتفاقی مثال : سَيِّدٌ، مَیِّتٌ کو سَيِّدٌ، مَیِّتٌ پڑھنا جائز ہے۔

ہے (ہمزہ یاء سے پہلے ہے)

اتفاقی مثال : رَخَايَا اصل میں رَخَايُوْ تھیں۔ شَرَاْف کے قانون کی وجہ سے
رَخَايُوْ بنا، پھر دُعِی کے قانون سے رَخَايُوْ ہوا، پھر اسی رَخَايَا کے قانون سے ہمزہ کو یاء
مفتوحہ سے بدل دیا رَخَايُوْ ہوا، پھر قال باع کے قانون سے دوسری یاء الف سے بدل
کر رَخَايَا ہوا۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ہمزہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزہ الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : شَرَاْفُ

شرط نمبر ۲ : اس جمع کے مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ پر واو ہو، یعنی کلمہ میں
چوتھا حرف واو ہو اور الف کے بعد ہو۔

احترازی مثال : رَخَايَا اس کا مفرد رَخِيْوَةٌ ہے (واو چوتھی جگہ پر ہے لیکن
الف کے بعد نہیں)

اتفاقی مثال : اَدَاوَا اصل میں اَدَايُوْ تھیں۔ شَرَاْف کے قانون سے اَدَايُوْ بنا،
پھر دُعِی کے قانون سے اَدَايُوْ بنا، پھر اسی رَخَايَا اَدَاوَا کے قانون کی وجہ سے اَدَاوِي
ہوا پھر قال باع کے قانون سے اَدَاوَا ہوا، اس کا مفرد اَدَاوَةٌ ہے، اس میں واو الف
کے بعد بھی ہے اور چوتھی جگہ پر بھی ہے۔

..... قانون نمبر ۱۳ ﴿﴾

ہر جائے کہ سہ یاء در يك کلمہ جمع شوند باین طور کہ
اول مدغم در ثانی ، و ثالث مقابلہ لام کلمہ آن ثالث را حذف

﴿..... قانون نمبر ۱۴.....﴾

هرواو، یاء کہ واقع شود قبل تاء تانیث یا زیادتی فَعْلَانِ ما قبلش واو مضموم باشد، ضمه ماقبلش را بکسرہ بدل کنند وجوبًا، و اگر غیر واو باشد، آن یاء را بواو بدل کنند و واو بر حال خود باشد۔

تشریح قانون : اس کا نام قَوُوْثُ ، طَوِيْثُ ، نَهْوْثُ ، رَمُوْثُ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے دو شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم اول : یہ ہے کہ واویاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط نمبر ۱ : واو، یاء تاء تانیث یا زیادتی فَعْلَانِ سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : قَوُوْا، طَوِيْا

شرط نمبر ۲ : واو، یاء سے پہلے واو مضموم ہو۔ احترازی مثال : نَهْوْثُ ، رَمِيْثُ
اتفاقی مثال : قَوُوْثُ ، طَوِيْثُ یہاں واو کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے قَوُوْثُ ، طَوِيْثُ پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح قَوُوْانِ ، طَوِيْانِ کو قَوُوْانِ ، طَوِيْانِ پڑھنا واجب ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ واو کو اپنے حال پر چھوڑنا اور یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط نمبر ۱ : تاء تانیث یا زیادتی فَعْلَانِ سے پہلے ہو۔

احترازی مثال : نَهْوَا ، رَمِيَا

شرط نمبر ۲ : واویاء سے پہلے واو مضموم نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوُوْثُ ، طَوِيْثُ ، قَوُوْانِ ، طَوِيْانِ

اتفاقی مثال : نَهْوْثُ ، نَهْوَانِ ، رَمُوْثُ ، رَمُوَانِ اصل میں نَهْوْثُ ، نَهْوَانِ ، رَمِيْثُ ، رَمِيْانِ (نَهْوْثُ ، نَهْوَانِ میں واو اپنے حال پر ہے اور رَمِيْثُ ، رَمِيْانِ میں یاء کو واو سے تبدیل کیا گیا)

﴿..... قانون نمبر ۱۵.....﴾

ہر یاء کہ واقع شود در آخر فعل و ماقبلش مضموم باشد

واو شود وجوبًا۔

تشریح قانون : اس کا نام رَمُوْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : یاء کلمہ کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال : بُيْعُ

شرط نمبر ۲ : آخر بھی فعل کا ہو۔ احترازی مثال : تَبَيُّ

شرط نمبر ۳ : ماقبل یاء کا مضموم ہو۔ احترازی مثال : رَمِيْ

اتفاقی مثال : رَمُوْ اصل میں رَمِيْ تھا۔



۲

اتفاقی مثال : ہمزہ کے علاوہ حروف کی ایک کلمہ میں ہوں : یَاْمَنْ، یُوْمَنْ، رَاسٌ، بُوسٌ، یَبِرُ اصل میں یَاْمَنْ، یُوْمَنْ، رَاسٌ، بُوسٌ، یَبِرُ تھے۔ ہمزہ کے علاوہ حروف جو کہ دو کلموں میں ہوں : اَلَّذِی اَیْتَمَنَ اصل میں اَلَّذِی اُتَمِنَ تھا۔ ہمزہ کی مثال : یَاِیْهَا الْقَارِیُّ وَتَمِنَ، مَرَرْتُ بِقَارِیٍّ اِیْتَمَنَ، رَأِیْتُ الْقَارِیَّ اَتَمِنَ اصل میں تینوں جگہ اُتَمِنَ تھا۔

..... قانون نمبر ۲.....

ہر ہمزہ ساکن مظهر کہ ماقبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد از آن کلمہ، آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً، بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد، اگر ہمزہ اول وصلی باشد و در درج کلام می افتد و ہمزہ ثانی بصورت خود عود می کنند وجوباً، مگر کُل، مَر، خُذ شاذ اند۔
تشریح قانون : اس کا نام اَمِنَ اَوْ مِنْ اِیْمَانًا کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں، ناقص۔
حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال : اَءَر
شرط نمبر ۲ : ہمزہ مظهر ہو۔ احترازی مثال : اَءَر
شرط نمبر ۳ : اس کا ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال : یَاْمَنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قوانین مہموز

..... قانون نمبر ۱.....

ہر ہمزہ ساکن مظهر کہ ماقبلش متحرک باشد ہمزہ در دیگر کلمہ، ماسوائے ہمزہ مطلقاً، آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً، بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔

تشریح قانون : اس کا نام یَاْمَنْ یُوْمَنْ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال : سَنَلْ

شرط نمبر ۲ : ہمزہ مظهر ہو۔ احترازی مثال : سَنَلْ

شرط نمبر ۳ : اگر اس ہمزہ سے پہلے ہمزہ ہے تو اس کے لئے شرط ہے کہ دوسرے

کلمہ میں ہو اور ہمزہ کے سوا دوسرے حروف کے لئے یہ شرط نہیں، وہ مطلقاً ہیں خواہ ایک کلمہ میں ہوں یا دوسرے میں۔

احترازی مثال : اُتَمِنَ (کہ یہاں قانون وجوبی ہے)

شرط نمبر ۴ : ہمزہ کی حرکت کے لئے کوئی سبب بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : یَاْمُ اصل میں یَاْمُمُ تھا، یہاں حرکت ہمزہ کے لئے

تجانس سبب ہے۔

۳

شرط نمبر ۴ : دونوں ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : يَأْتِيهَا الْقَارِيءُ أَوْ تَمِينٍ

شرط نمبر ۵ : اس ہمزہ کی حرکت کے لئے کوئی سبب بھی نہ ہو۔

احترازی مثال : أَمْ

اتفاقی مثال : اَمَنْ، أَوْ مَنِ، اِيْمَانًا اَصْلَ مِثْلِ اَمْ مَنِ، اَوْ مَنِ، اِيْمَانًا تَحْتِـ

﴿فَوَاعِدَ قَانُونِ نَمْبَرِ ۲﴾

فائدہ نمبر ۱ : سوال : ہمزہ مبدل عود کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : اگر ہمزہ اول قطعی ہے تو ہمزہ ثانی (مبدل) مطلق عود نہیں کر سکتا خواہ درج کلام میں ہو یا نہیں، اگر اول وصلی ہے تو جب درج کلام میں واقع ہو جائے تو خود عود کرے گا، وجوباً کیونکہ درج کلام کی وجہ سے ہمزہ وصلی ساقط ہو جائیگا، اب صرف ایک ہمزہ ساکن رہ جائے گا چنانچہ اَوْ تَمِينٍ درج کی صورت میں اَلَّذِي اِئْتَمِنَ بَنَیْ، بعد میں يَامَنْ يَوْمَنْ کے جوازی قانون سے حرف علت کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے، وجوبی قانون (اَمَنْ) سے نہیں، اور اس عود کو واجب اس لئے کہا گیا کہ اگر عود سے پہلے جوازی قانون لگایا جائے تو بعض مقامات میں مخالف ہوگا، جیسے فَاتُوا مِثْلَ دَخُولِ فَاءٍ سے پہلے اِئْتُوا تھا اگر دخول فاء کے بعد جوازی حکم لگانا چاہیں تو صحیح نہیں لگے گا اس لئے کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے اور یہاں ماقبل کی حرکت فتح ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدلا جائے، اور یہاں پر یاء ہے جو الف کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی، اس لئے صورت اولیٰ کی طرف عود کو واجب کہا۔

فائدہ نمبر ۲ : سوال : کُلُّ، خُذْ، مُرْ جو امر کے صیغے ہیں ان میں اس قانون کا حکم کیوں جاری نہیں؟

۴

جواب : ان میں شذوذ ہے دونوں ہمزوں کو خلاف قیاس حذف کیا گیا۔ اب کُلُّ، خُذْ میں شاذ وجوبی ہے، اور مُر میں جوازی ہے اس لئے کہ قرآن کریم میں عربی ہمزہ کے عود کے ساتھ مذکور ہے۔ جیسے وَالْأَمْرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ۔

بعض صرفیوں نے قلب مکانی کا قول کیا ہے، تفصیل اس کی یہ ہے کہ یہ کلمات اصل میں اَوْ کُلُّ، اَوْ خُذْ، اَوْ مُر تھے، پھر ان صیغوں میں قلب مکانی ہوئی، فاء کو عین کی جگہ رکھ دیا گیا، چنانچہ اُكُوْلُ، اُخُوْذُ، اُمُوْرُ ہو گئے، پھر یَسْلُ کے قانون سے ہمزہ کو حذف کیا اور اسکی حرکت ماقبل کو دی گئی، پھر ہمزہ وصل بھی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا، لہذا کُلُّ، خُذْ، مُر بنے۔

قلب مکانی پر اشکال : اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ یَسْلُ کا قاعدہ اور قانون تو جوازی ہے اور کُلُّ، خُذْ میں حذف واجب ہے۔

جواب : یَسْلُ کا قاعدہ اور قانون فی نفسہ ناقص ہے۔ مکمل (کتاب کا نام ہے) میں یہ بھی ہے کہ اگر ساکن کے بعد ہمزہ کا وقوع قلب مکانی کی وجہ سے ہو یا افعال قلوب کے کسی فعل میں ہو تو حذف وجوباً ہوگا، ورنہ جواز۔ اب ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال زُوِيَتْ میں وجوب حذف بھی قاعدہ، قانون کے مطابق ہے اور تینوں صیغوں میں بھی، اور اسمائے رویت میں حذف نہ ہونا بھی قانون کے مطابق ہے۔

اشکال : مُر میں حذف جوازی ہے، حالانکہ ماقبل قلب مکانی کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ کُلُّ، خُذْ کی طرح اس میں بھی حذف وجوبی ہو، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب : مُر میں قلب اور عدم قلب دونوں جائز ہیں لہذا قلب کی صورت میں ہمزہ وجوباً حذف ہوگا۔ اور عدم قلب کی صورت میں حذف جائز نہ ہوگا، اس لئے کہ اس صورت میں اصل اَوْ مُر ہوگا، جس میں یَسْلُ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

..... قانون نمبر ۳..... ﴿﴾

ہر ہمزه مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور باشد، ہمزه در دیگر کلمہ ما سوائے ہمزه مطلقاً، ہمزه مفتوحہ را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔

تشریح قانون : اس کا نام سُوَالٌ، مِیْرٌ، جُوْنٌ اور غَلَامٌ وَحَمَدٌ غَلَامٌ یَحْمَدٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔
حکم : یہ ہے کہ ہمزه مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزه مفتوحہ ہو۔ احترازی مثال : سُنِلَ

شرط نمبر ۲ : اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال : سَنَلٌ، یَسْنَلُ

شرط نمبر ۳ : اس سے پہلے اگر ہمزه ہو تو وہ دوسرے کلمہ میں ہو۔

احترازی مثال : اءِ اِدِمٌ

اتفاقی مثال : ہمزه کے علاوہ حروف ایک کلمہ میں جیسے : سُوَالٌ، مِیْرٌ، جُوْنٌ

ہمزه کے علاوہ حروف دوسرے کلمہ میں جیسے : جَاءَ غَلَامٌ وَحَمَدٌ، مَرَرْتُ

بِغَلَامٍ یَحْمَدُ

ہمزه دوسرے کلمہ میں جیسے : عَجِبْتُ مِنْ مَجِیْءِ یَحْمَدٍ، رَأَيْتُ مَجِیْءَ

أَحْمَدٍ، جَاءَ مَجِیْءُ وَحَمَدٌ، یہ اصل میں سُوَالٌ، مِیْرٌ، جُوْنٌ، جَاءَ غَلَامٌ

أَحْمَدٌ، مَرَرْتُ بِغَلَامٍ أَحْمَدٍ، عَجِبْتُ مِنْ مَجِیْءِ أَحْمَدٍ، رَأَيْتُ مَجِیْءَ

أَحْمَدٍ، جَاءَ مَجِیْءُ أَحْمَدٍ تھے۔

..... قانون نمبر ۴..... ﴿﴾

ہر دو ہمزه متحرک اگر جمع شوند در یک کلمہ اگر یکے از

ایشان مکسور باشد، ثانی را بیآء بدل کنند وجوباً سوائے

أَيُّمَہ کہ دریس جا جائز است، و اگر هیچ یکے مکسور نہ

باشد، ثانی را بواو بدل کنند وجوباً مگر اُکْرِمُ شاذ است۔

تشریح قانون : اس کا نام جَاءَ، اَوَادِمٌ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں اور ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص، دو شرطیں دونوں میں مشترک ہیں اور ایک میں اختلاف ہے۔

حکم اول : یہ ہے کہ ہمزه ثانی کو یا ء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال : اءٌ مَنْ

شرط نمبر ۲ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : (عَجِبْتُ مِنْ مَجِیْءِ أَحْمَدٍ)

شرط نمبر ۳ : دونوں میں سے ایک مکسور ہو۔ احترازی مثال : اءِ اِدِمٌ

اتفاقی مثال : جَائِیْ اصل میں جَاءَ ءُ تھا۔ (جَائِیْ سے پھر جَاءَ بنا)

حکم دوم : یہ ہے کہ ہمزه ثانی کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال : اءٌ مَنْ

شرط نمبر ۲ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : قَرَأَ أَحْمَدُ

شرط نمبر ۳ : دونوں میں سے کوئی ایک مکسور نہ ہو۔ احترازی مثال : جَاءَ ءُ

اتفاقی مثال : اَوَادِمٌ اصل میں اءِ اِدِمٌ تھا، اسی طرح اَوَیْدِمٌ اصل میں اءِ

یْدِمٌ تھا۔

۸

﴿فوائد قانون نمبر ۴﴾

فائدہ نمبر ۱ : اِئِمَّةٌ میں ہمزہ ثانی کو یاء سے تبدیل نہ کرنا بھی جائز ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ثانی ہمزہ

کی حرکت عارضی ہے، اصل میں اِئِمَّةٌ ہے پھر ادغام کی وجہ سے اِئِمَّةٌ بنا۔

فائدہ نمبر ۲ : اُكْرِمُ (جو اصل میں اُءِ كْرِمُ تھا) میں یہ قانون جاری نہ کرنا، اور ایک ہمزہ (ثانی) کو حذف کرنا شاذ ہے۔

﴿..... قانون نمبر ۵.....﴾

ہر ہمزہ متحرك کہ ماقبلش ساکن مظهر قابل حرکت باشد، سوائے یاء تصغیر و نون انفعال و واو یا مدہ زائدہ در یک کلمہ، حرکت آن ہمزہ را نقل کردہ بمقابل دادہ جوازاً، ہمزہ را حذف کنند وجوباً، مگر مَزَاةٌ شاذ است۔

تشریح قانون : اس کا نام یَسْلُ، قَدْ فَلَاحَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا جائز ہے اور پھر ہمزہ کا حذف واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : ماقبل اس ہمزہ کا ساکن ہو۔ احترازی مثال : سَمَلٌ

شرط نمبر ۲ : مظهر اور قابل حرکت ہو۔ احترازی مثال : سَمَلٌ، سَمَلٌ

شرط نمبر ۳ : اس سے پہلے یاء تصغیر نہ ہو۔ احترازی مثال : اُفِئِسُّ

شرط نمبر ۴ : اس سے پہلے واو، یا مدہ زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہو۔

احترازی مثال : مَقْرُوَّةٌ، خَطِيئَةٌ

شرط نمبر ۵ : اس سے پہلے نون انفعال نہ ہو۔ احترازی مثال : اِنْتَرُوْ

اتفاقی مثال : یَسْلُ، قَدْ اَفْلَحَ، بَاعُوْ اَمْوَالَهُمْ اصل میں یَسْلُ، قَدْ اَفْلَحَ، بَاعُوْ اَمْوَالَهُمْ تھے۔

فائدہ : مَرَاةٌ شاذ ہے، اس میں اس وجہ سے قانون جاری نہیں ہوا کہ اس کا مَرَاةٌ سے التباس آجائے گا۔

﴿..... قانون نمبر ۶.....﴾

ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از یاء تصغیر و واو و یائے مدہ

زائدہ، در یک کلمہ آن ہمزہ را جنس ماقبل کردہ جوازاً

ادغام می کنند وجوباً۔

تشریح قانون : اس کا نام اُفِئِسُّ، خَطِيئَةٌ، مَقْرُوَّةٌ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، کامل۔

حکم : اس کا یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز ہے اور پھر ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : اس سے پہلے یاء تصغیر ہو۔ احترازی مثال : اِنْتَرُوْ

اتفاقی مثال : اُفِئِسُّ اصل میں اُفِئِسُّ تھا۔

شرط نمبر ۲ : اس سے پہلے یاء مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہو۔

احترازی مثال : اِنْتَرُوْ

اتفاقی مثال : خَطِيئَةٌ اصل میں خَطِيئَةٌ تھا۔

شرط نمبر ۳ : اس سے قبل واو مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال : اِنْتَرُوْ

اتفاقی مثال : مَقْرُوَّةٌ اصل میں مَقْرُوَّةٌ تھا۔

﴿..... قانون نمبر ۷.....﴾

ہر دو ہمزه کہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد، آن را بیاء بدل کنند وجوباً۔
تشریح قانون : اس کا نام قَرَأْتُ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور تین شرطیں ہیں، ناقص۔

حکم : یہ ہے کہ دو ہمزوں میں سے ثانی کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط نمبر ۱ : دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : لَمْ يَقْرَأْ أَحْمَدُ
شرط نمبر ۲ : کلمہ غیر موضوع علی التضعیف ہو۔ احترازی مثال : سَلَّ
شرط نمبر ۳ : پہلا ہمزه ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ احترازی مثال : أَمْ مَنْ
اتفاقی مثال : قَرِئْتُ اصل میں قَرِئْتُ تھا۔ موضوع علی التضعیف مشدود کلمہ کو کہتے ہیں۔

﴿..... قانون نمبر ۸.....﴾

ہر ہمزه متحرکہ منفردہ را کہ ماقبلش نیز متحرک باشد بآن حرکت، بوفوق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً نزد بعض۔
تشریح قانون : اس کا نام سَالَ کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور چار شرطیں ہیں، ناقص۔
حکم : یہ ہے کہ ہمزه کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے

، نزد اخفش رحمہ اللہ۔

شرط نمبر ۱ : ہمزه متحرکہ ہو۔ احترازی مثال : يَأْمَنُ، رَأْسُ
شرط نمبر ۲ : منفردہ ہو۔ احترازی مثال : أَدِمُ
شرط نمبر ۳ : ہمزه کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ احترازی مثال : يَسْئَلُ
شرط نمبر ۴ : ہمزه اور اسکے ماقبل کی حرکت ایک قسم کی ہو۔
احترازی مثال : سُئِلَ (جمع مؤنث اسم تفضیل) اتفاقی مثال : سَالَ ، اصل میں سَنَّ تھا۔

﴿..... قانون نمبر ۹.....﴾

ہر ہمزه منفردہ مکسورہ کہ ماقبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواو و یاء بدل کردہ شود جوازاً نزد اخفش۔
تشریح قانون : اس کا نام سُوِلَ، يَسْتَهْزِئُونَ کا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، ہر ایک کے لئے تین تین شرطیں ہیں، ناقص۔
حکم اول : یہ ہے کہ ہمزه کو واو سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
شرط نمبر ۱ : ہمزه منفردہ ہو۔ احترازی مثال : أُوْرَ
شرط نمبر ۲ : ہمزه مکسورہ ہو۔ احترازی مثال : سُئِلَ
شرط نمبر ۳ : ہمزه کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال : سَيِّمَ
اتفاقی مثال : سُوِلَ اصل میں سُئِلَ تھا۔
حکم دوم : یہ ہے کہ ہمزه کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : ہمزہ منفردہ ہو۔ احترازی مثال : يَسْتَهْزِئُونَ
 شرط نمبر ۲ : ہمزہ مضموم ہو۔ احترازی مثال : جِيَوَ
 شرط نمبر ۳ : ہمزہ کا قبل مکسور ہو۔ احترازی مثال : لَوْمَ
 اتفاقی مثال : يَسْتَهْزِئُونَ اصل میں يَسْتَهْزِئُونَ تھا۔

﴿..... قانون نمبر ۱۰.....﴾

ہر ہمزہ وصلی مفتوح کہ داخل شود بر آن ہمزہ استفہام،
 بالاف بدل کردہ شود وجوباً، بمع باقی داشتن التقاء
 ساکنین۔

تشریح قانون : اس کا نام اَلْأَن، اَلْحَسَن کا قانون ہے، اس کا ایک حکم اور
 تین شرطیں ہیں، ناقص۔
 حکم : یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے بقائے التقاء ساکنین
 کے ساتھ۔

شرط نمبر ۱ : ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال : اَنْذَرْتَهُمْ
 شرط نمبر ۲ : ہمزہ مفتوحہ ہو۔ احترازی مثال : اِنْصَرَفَ، اَفْتَرَى
 شرط نمبر ۳ : اس پر ہمزہ استفہام داخل ہو۔
 احترازی مثال : اَلْأَن، اَلْحَسَن
 اتفاقی مثال : اَلْأَن، اَلْحَسَن اصل میں اَلْأَن، اَلْحَسَن تھے۔

﴿..... قانون نمبر ۱۱.....﴾

ہر کلمہ کہ در آن زیادہ از دو ہمزہ جمع شوند، تخفیف

کردہ می شود دوم، چہارم، باقی بر حال باشند۔
 تشریح قانون : اس کا نام اَوْنِيء کا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور ایک شرط ہے۔
 حکم : یہ ہے کہ ہمزہ دوم، چہارم میں تخفیف کرنا واجب ہے۔
 شرط : ہمزہ دو سے زیادہ ہوں۔ احترازی مثال : اَنْمَنَ
 اتفاقی مثال : اَوْنِيء اصل میں اَوْنِيء تھا۔

☆☆☆☆☆☆

۴

شرط نمبر ۲ : کلمہ ثلاثی مزید فیہ کا ہو مطلقاً، سوائے مضارع کے (مطلقاً کا معنی یہ ہے کہ ادغام کے بعد ہمزہ وصلی کی طرف احتیاج ہو یا نہ) احترازی مثال : تَسْرَ (ثلاثی مزید فیہ نہیں ہے) سوائے مضارع کا مطلب یہ ہے کہ اگر ثلاثی مزید فیہ مضارع ہو اور ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑتی ہو تو ادغام جائز نہیں۔ احترازی مثال : تَتْبَاعِدُ، تَنْزَلُ اتفاق مثال : تَتَرَكَّ کو اترک پڑھنا جائز ہے، اور تَتَارَكْ کو اُتارک اور مضارع يَفْتَعِلُ، يَسْتَرُ کو اُتَر پڑھنا جائز ہے۔

..... قانون نمبر ۲ ﴿﴾

اگر ہر دو متجانسین در اول کلمہ نباشد، و اول ساکن ثانی متحرك باشد، ادغام واجب است، بوجود پنج شرائط، اول اینکه آن متجانسین دو ہمزه در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف نباشد، چنانچہ در قرءِ یٰ کہ در اصل قرءٌ بود، دوم اینکه اول متجانسین وقف نباشد، چنانچہ اَغْرَۃٌ هَلَالٌ، سوم اینکه اول متجانسین مدہ مبدل با بدال جائز نباشد چنانچہ رِيَّآ کہ در اصل رِءِ یا بود، چہارم اینکه اول متجانسین مدہ در آخر کلمہ نباشد، چنانکہ فِی یَوْمٍ، پنجم اینکه ادغام باعث التباس يك وزن قیاسی بد یگر وزن قیاسی نباشد، چنانچہ قُوْلٌ و تُقُوْلٌ کہ ملتبس می شود بِقُوْلٍ و تُقُوْلٍ۔

تشریح قانون : اس کا نام متجانسین کا دوسرا قانون ہے اس کا ایک حکم ہے اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قوانین مضاعف

..... قانون نمبر ۱ ﴿﴾

ہر گاہ دو حروف متجانسین اگر جمع شوند در اول کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد ادغام ممتنع است و در اول کلمہ ثلاثی مزید فیہ جائز است مطلقاً سوائے مضارع چرا کہ در مضارع وقتے جائز است کہ حاجت بہ ہمزه وصلی نیفتد۔

تشریح قانون : اس کا نام متجانسین کا پہلا قانون ہے، اس کے دو حکم ہیں، پہلے حکم کے لئے دو شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لئے سوائے مضارع کے دو شرطیں ہیں اور مضارع کے لئے تین ہیں۔

حکم اول : یہ ہے کہ متجانسین کا ادغام ممنوع ہے۔

شرط نمبر ۱ : متجانسین شروع کلمہ میں ہوں۔

احترازی مثال : مَدَّ اصل میں مَدَد تھا

شرط نمبر ۲ : کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال : تَتَرَكَّ

اتفاق مثال : تَسْرَ کہ یہاں تاء کا تاء میں ادغام جائز نہیں اسی طرح تَسْرَ

رباعی مجرد بھی ہے۔

حکم دوم : یہ ہے کہ ادغام جائز ہے۔

شرط نمبر ۱ : متجانسین شروع کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال : اِحْمَرَّ

سات شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال : تَتَرَّ

شرط نمبر ۲ : اول ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال : مَدَدَ

شرط نمبر ۳ : متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہو۔

احترازی مثال : قِرَاءَءَ

شرط نمبر ۴ : اول متجانسین کا سکون وقف کی وجہ سے نہ آیا ہو۔

احترازی مثال : اَعْرَهُ هَلَالٌ

شرط نمبر ۵ : اول متجانسین ایسا مدہ نہ ہوں جو مبدل بابدال جوازی ہو۔

احترازی مثال : رَيْنَا اصل میں رَيْنَا تھا

شرط نمبر ۶ : اول متجانسین مدہ آخر کلمہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال : فِي يَوْمٍ

شرط نمبر ۷ : متجانسین ایسے کلمہ میں نہ ہوں جہاں ادغام کے بعد کسی قیاسی وزن

کے ساتھ اس کا التباس آتا ہو۔

احترازی مثال : قُوُولٌ، تَقُوُولٌ اگر ادغام کر کے قُوُولٌ، تَقُوُولٌ پڑھیں گے

تو باب تَفْعِيلٌ و تَفْعُلٌ کی ماضی مجہول کے ساتھ التباس آئیگا، لہذا اس میں قانون کا حکم جاری

نہ ہوگا۔

اتفاقی مثال : مَنِي، عَنِي، لَذَنِي اصل میں مَنِي، عَنِي، لَذَنِي تھے۔

..... قانون نمبر ۳ ﴿﴾

اگر دو متجانسین، در اول کلمہ نباشد، و ہر دو متحرک

۶

باشد، ادغام واجب است، بوجود نو شرائط اول اینکه اول

متجانسین مدغم فیہ نباشد چنانچہ حَبَبٌ دوم اینکه کے

از متجانسین زائدہ برائے الحاق نباشد چنانچہ جَلَبَبٌ،

شَمَلَلٌ، سوم اینکه اول متجانسین تائے افتعال نباشد،

چنانچہ اِقْتَتَلٌ، چہارم اینکه آن متجانسین دو واو در باب

افعال نباشد، چنانچہ اِرْعَوَى کہ در اصل اِرْعَوَوْ بود

پنجم اینکه کے از متجانسین متقاضی اعلال نباشد،

چنانچہ قَوَى کہ در اصل قَوَوْ بود، ششم اینکه حرکت ثانی

عارضہ نباشد، چوں اُرْدِدِ الْقَوْمَ ہفتم اینکه آن متجانسین

در دو کلمہ نباشد، مَكْنَنِي و اگر در دو کلمہ باشند، پس اگر

ماقبل متحرک یا لین غیر مدغم باشد، ادغام جائز ورنہ ممنوع

ہستم اینکه آن متجانسین دویاء نباشد چوں حَيِي، رُمَيَّانِ نہم

اینکہ آن متجانسین در اسم بر یکہ ازیں پنجم اوزان نباشد،

چوں فَعَلٌ، فَعِلٌ، فَعُلٌ، فُعِلٌ، فُعُلٌ، چوں سَبَبٌ، رَدَدٌ، سُرُرٌ، غَلِلٌ،

دُرُرٌ، سوائے مصدر حرف مدغمش را بیا بدل کنند وجوباً چوں

دَيْنَارٌ، شَيْزَارٌ کہ در اصل دِنَارٌ، شِرَارٌ بود۔

تشریح قانون : اس کا نام متجانسین کا تیسرا قانون ہے، اس کا ایک حکم ہے اور

گیارہ شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ ادغام واجب ہے۔

شرط نمبر ۱ : متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال : تَتَرَّ

شرط نمبر ۲ : دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال : مَنِئِي

شرط نمبر ۳ : پہلا متجانس مدغم نہ ہو۔ احترازی مثال : حَبَب

شرط نمبر ۴ : کوئی متجانس زائد برائے الحاق نہ ہو۔

احترازی مثال : جَلَبَب، شَمَلَل

شرط نمبر ۵ : اول تاء افتعال نہ ہو۔ احترازی مثال : اِفْتَلَل

شرط نمبر ۶ : متجانسین دو (۲) واو باب افعلال کا نہ ہو۔

احترازی مثال : اِرْعَوَوْ

شرط نمبر ۷ : اس کی تغیل کے لئے کوئی متقاضی موجود نہ ہو۔

احترازی مثال : قَوَّو

شرط نمبر ۸ : دوسرے متجانس کی حرکت عارضی نہ ہو۔

احترازی مثال : اُرْدُدِ الْقَوْمَ

شرط نمبر ۹ : متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں۔ احترازی مثال : مَكْنِي

شرط نمبر ۱۰ : متجانسین دو (۲) یاء نہ ہوں۔ احترازی مثال : حَيِي، رُمِيَانِ

شرط نمبر ۱۱ : جس کلمہ میں متجانسین ہوں وہ کلمہ ان پانچ اوزان میں سے کسی وزن

پر نہ ہو، فَعْل، فِعْل، فُعْل، فُعْل، فُعْل جیسے سَبَب، رِدْد، سُرُر، عِلِل، ذُرُر۔

اتفاقی مثال : مَدَّ، فَرَّ اصل میں مَدَد، فَرَر تھے۔

﴿نوائد قانون نمبر ۳﴾

فائدہ نمبر ۱: اگر متجانسین متحرک دو کلموں میں ہوں تو وجوبی حکم جاری نہ ہوگا، البتہ دو

حالتوں میں جوازی حکم جاری ہوگا۔

(۱) متجانسین سے پہلے لین غیر مدغم ہو جیسے ثَوْبٌ بِشِيرٌ، اس کو ثَوْبٌ شِيرٌ

پڑھنا جائز ہے۔

(۲) متجانسین سے پہلے متحرک ہو جیسے لَا تَأْمَنُنَا، اس کو لَا تَأْمَنُنَا پڑھنا جائز ہے۔

نمبر ۲ : مصدر کے علاوہ کبھی کبھی حرف مدغم کو یاء سے تبدیل کرتے ہیں، وجوباً،

جیسے دِينَارٌ، شِيرَازُ اصل میں دِنَارٌ، شِرَازُ تھے۔

﴿..... ابواب الصرف﴾

صرف کے کل ابواب چالیس (۴۰) ہیں، چھ (۶) ثلاثی مجرد کے، بارہ (۱۲) ثلاثی

مزید فیہ کے، ایک (۱) رباعی مجرد کا، تین (۳) رباعی مزید فیہ کے اور اٹھارہ (۱۸)

ملکحات کے ہیں۔

ابواب ثلاثی مجرد : ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں

(۱) فَعْلَ يَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ

(۲) فَعْلَ يَفْعُلُ جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ

(۳) فَعْلَ يَفْعَلُ جیسے عَلِمَ يَعْلَمُ

(۴) فَعْلَ يَفْعَلُ جیسے مَنَعَ يَمْنَعُ

(۵) فَعْلَ يَفْعِلُ جیسے حَسِبَ يَحْسِبُ

(۶) فَعْلَ يَفْعُلُ جیسے كَرَّمَ يَكْرُمُ

ابواب ثلاثی مزید فیہ : ثلاثی مزید فیہ کے کل بارہ ابواب ہیں۔

(۱) باب اِفْعَالُ جیسے اِكْرَمَ، اَكْرَمَ يَكْرُمُ

(۲) باب تَفْعِيلُ جیسے تَصْرِيفٌ، صَرَفَ يَصْرِفُ

(۳) باب مُفَاعَلَةٌ جیسے مُضَارَبَةٌ، ضَارَبَ يَضَارِبُ

۹

- (۴) باب تَفَعَّلُ جیسے تَصَرَّفُ، تَصَرَّفُ يَتَصَرَّفُ
 (۵) باب تَفَاعُلُ جیسے تَضَارَبُ، تَضَارَبُ يَتَضَارَبُ
 (۶) باب اِفْتَعَالُ جیسے اِكْتَسَبَ، اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ
 (۷) باب اِنْفَعَالُ جیسے اِنصَرَفَ، اِنصَرَفَ يَنْصَرِفُ
 (۸) باب اِسْتِفْعَالُ جیسے اِسْتَخْرَجَ، اِسْتَخْرَجَ يَسْتَخْرِجُ
 (۹) باب اِفْعِلَالُ جیسے اِحْمَرَّ، اِحْمَرَّ يَحْمَرُ
 (۱۰) باب اِفْعِلَالُ جیسے اِحْمِرَّ، اِحْمِرَّ يَحْمَرُ
 (۱۱) باب اِفْعَوَالُ جیسے اِجْلَوَّذَ، اِجْلَوَّذَ يَجْلُوذُ
 (۱۲) باب اِفْعِيْعَالُ جیسے اِحْدَيْدَابَ، اِحْدَيْدَابَ يَحْدُوذُ

باب رباعی مجرد : رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔

- (۱) فَعْلَلَةٌ جیسے دَخَرَجَ، دَخَرَجَ يَدْخُرُجُ
 ابواب رباعی مزید فیہ : رباعی مزید فیہ کے کل تین ابواب ہیں۔
 (۱) باب تَفَعَّلُ جیسے تَدْخُرُجُ، تَدْخُرُجَ يَتَدْخُرُجُ
 (۲) باب اِفْعِلَالُ جیسے اِخْرَنْجَمَ، اِخْرَنْجَمَ يَخْرَنْجَمُ
 (۳) باب اِفْعِلَالُ جیسے اِقْشَعَرَّ، اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُ

﴿..... ابواب ملحقات﴾

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں : (۱) ملحق رباعی (۲) غیر ملحق اور اس غیر ملحق کو ثلاثی مزید فیہ مطلق بھی کہتے ہیں، اور ملحق رباعی یا تو ملحق رباعی مجرد ہوگا یا رباعی مزید فیہ اور ملحق رباعی مزید فیہ یا تو ملحق بتفعّل ہوگا یا بافعّلال ہوگا یا بافعّلال۔

۸۰

ملحق رباعی مجرد کے سات باب ہیں، ملحق بتفعّل کے آٹھ باب، ملحق بافعّلال کے دو باب اور ملحق بافعّلال کا ایک باب ہے، کل اٹھارہ باب ہیں۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ ملحق رباعی مجرد : اس کے کل سات ابواب ہیں۔

- (۱) فَعْلَلَةٌ جیسے جَلَبَبَ (چادر اوڑھانا) جَلَبَبَ يَجْلِبُ
 (۲) فَعْوَلَةٌ جیسے سَرَوَلَةٌ (شلوار پہنانا) سَرَوَلُ يَسْرُو
 (۳) فَيْعَلَةٌ جیسے صَيَّطَرَةً (مقرر ہونا) صَيَّطَرُ يَصَيَّطِرُ
 (۴) فَعِيلَةٌ جیسے شَرِيفَةً (کھیت کے غیر ضروری پتے کاٹنا) شَرِيفُ يَشْرِيفُ
 (۵) فَوَعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةً (جوراب پہنانا) جَوْرَبُ يَجْوَرُبُ
 (۶) فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةً (ٹوپی پہنانا) قَلْنَسُ يَقْلِنُسُ
 (۷) فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةً (ٹوپی اوڑھانا) قَلْسَاةُ يَقْلِسَاةُ

ابواب ثلاثی مزید فیہ ملحق بتفعّل (رباعی مزید فیہ) : اس کے کل آٹھ ابواب ہیں۔

- (۱) تَفَعَّلُ جیسے تَجَلَبَّبَ (چادر اوڑھنا) تَجَلَبَّبَ يَتَجَلَبَّبُ
 (۲) تَفَعُّوْلُ جیسے تَسْرُوْلُ (شلوار پہنانا) تَسْرُوْلُ يَتَسْرُوْلُ
 (۳) تَفْعِيْلُ جیسے تَشِيْطُنُ (شیطان ہونا) تَشِيْطُنُ يَتَشِيْطُنُ
 (۴) تَفَوَعْلُ جیسے تَجَوْرُبُ (جوراب پہنانا) تَجَوْرُبُ يَتَجَوْرُبُ
 (۵) تَفَعْنُلُ جیسے تَقْلِنُسُ (ٹوپی پہنانا) تَقْلِنُسُ يَتَقْلِنُسُ
 (۶) تَمَفْعُلُ جیسے تَمَسْكُنُ (مسکین ہونا) تَمَسْكُنُ يَتَمَسْكُنُ
 (۷) تَفَعْلُتُ جیسے تَعْفَرُثُ (خبیث ہونا) تَعْفَرُثُ يَتَعْفَرُثُ
 (۸) تَفْعِلُ جیسے تَقْلِسُ (اصل میں تَقْلِسُ تھا) (ٹوپی پہنانا) تَقْلِسُ يَتَقْلِسُ

ثلاثی مزید فیہ ملحق بِافْعِلَالُ : اس کے دو باب ہیں۔

(۱) اِفْعِلَالُ جیسے اِفْعِنْسَاسُ (سینہ گردن نکال کر چلنا) اِفْعِنْسَسَ يَفْعِنْسِسُ

(۲) اِفْعِنْلَاءُ جیسے اِسْلِنَقَاءُ (پشت پر لیٹنا) اِسْلِنَقِيَ يَسْلِنُقِي

ثلاثی مزید فیہ ملحق بِافْعِلَالُ : اس کا صرف ایک باب ہے۔

(۱) اِفْوِغْلَالُ چوں اِكْوِهْذَاذُ (کوشش کرنا) اِكْوِهْذُ يَكْوِهْذُ

ملحق برباعی کی تعریف: ملحق برباعی وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے اور ملحق بہ کے معنی کے علاوہ اس میں دوسرے معنی نہ ہوں، جیسے جَلَبَبَ، اس کا مجرد جَلَبَ (ن، ض) تھا، جس کے معنی کھینچنے کے ہیں، اس میں ایک باء زائد کی تو یہ بَعَثَ، دَخَرَ ج کے وزن پر ہو گیا، اور اس باب کی ایک خاصیت الباس بھی ہے، لہذا یہاں جَلَبَبَ میں بھی الباس کے معنی آ گئے، اور جَلَبَبَ کے معنی چادر یا قمیص پہنانے کے ہو گئے، وزن رباعی پر ہونے اور رباعی کے علاوہ دوسرے معنی یعنی خاصیت نہ ہونے کی شرط اس میں پائی جا رہی ہے، لہذا یہ ملحق برباعی ہے۔

تنبیہ : ملحق بہ سے مراد وہ باب ہے جس کے ساتھ ثلاثی مزید فیہ ملحق ہوا ہے۔

اور معنی سے مراد یہاں وہ معنی ہیں جو باب میں بطور خاصیت ہوتے ہیں، جیسے

الباس قصہ غیر ہا۔

..... ماضی کی گردانیں ﴿﴾

ماضی مطلق مثبت معلوم و مجہول :

ضَرَبَ مارا اس ایک آدمی نے گزرے ہوئے زمانہ میں۔ الخ

ضَرَبَ مارا گیا وہ ایک آدمی گزرے ہوئے زمانہ میں۔ الخ

ماضی مطلق منفی معلوم و مجہول :

مَا ضَرَبَ نہیں مارا اس ایک آدمی نے گزرے ہوئے زمانہ میں۔ الخ

مَا ضَرَبَ نہیں مارا گیا وہ ایک آدمی گزرے ہوئے زمانہ میں۔ الخ

ماضی قریب مثبت معلوم و مجہول :

قَدْ ضَرَبَ اس نے مارا ہے۔ الخ

قَدْ ضَرَبَ وہ مارا گیا ہے۔ الخ

ماضی قریب منفی معلوم و مجہول :

مَا قَدْ ضَرَبَ نہیں مارا ہے اس ایک آدمی نے۔ الخ

مَا قَدْ ضَرَبَ نہیں مارا گیا وہ ایک آدمی۔ الخ

ماضی بعید معلوم :

كَانَ ضَرَبَ اس نے مارا تھا۔

كَانَا ضَرَبَا، كَانُوا ضَرَبُوا، كَانَتْ ضَرَبَتْ، كَانَتَا ضَرَبَتَا، كُنَّ ضَرَبْنَ،

كُنْتُ ضَرَبْتُ، كُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا، كُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ، كُنْتِ ضَرَبْتِ، كُنْتُمَا

ضَرَبْتُمَا، كُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ، كُنْتُ ضَرَبْتُ، كُنَّا ضَرَبْنَا.

ماضی بعید مجہول :

كَانَ ضَرَبَ وہ مارا گیا تھا۔

كَانَا ضَرَبَا، كَانُوا ضَرَبُوا

ماضی استمراری معلوم :

كَانَ يَضْرِبُ وہ مارتا تھا

۱۸۳

كَانَا يُضْرِبَانِ، كَانُوا يُضْرِبُونَ، كَانَتْ تُضْرِبُ، كَانَتَا تُضْرِبَانِ، كُنْ
يُضْرِبِينَ، كُنْتَ تُضْرِبُ، كُنْتُمَا تُضْرِبَانِ، كُنْتُمْ تُضْرِبُونَ، كُنْتَ
تُضْرِبِينَ، كُنْتُمَا تُضْرِبَانِ، كُنْتَنِ تُضْرِبِينَ، كُنْتُ أَضْرِبُ، كُنَّا نَضْرِبُ.

ماضی استمراری مجہول :

كَانَ يُضْرِبُ وہ مارا جاتا تھا۔

كَانَا يُضْرِبَانِ، كَانُوا يُضْرِبُونَ.. الخ

ماضی احتمالی معلوم :

لَعَلَّمَا ضَرَبَ شاید کہ مارے وہ ایک آدمی۔۔

لَعَلَّمَا ضَرَبَا، لَعَلَّمَا ضَرَبُوا.. الخ

ماضی احتمالی مجہول :

لَعَلَّمَا ضَرَبَ شاید کہ مارا جائے وہ ایک آدمی۔۔

لَعَلَّمَا ضَرَبَا، لَعَلَّمَا ضَرَبُوا.. الخ

ماضی تمنائی معلوم :

لَيْتَ ضَرَبَ کاش کہ مارے وہ ایک آدمی۔۔

لَيْتَ ضَرَبَا، لَيْتَ ضَرَبُوا.. الخ

ماضی تمنائی مجہول :

لَيْتَ ضَرَبَ کاش کہ مارا جائے وہ ایک آدمی۔۔

لَيْتَ ضَرَبَا، لَيْتَ ضَرَبُوا.. الخ

آج مورخہ 2-04-2010 ۱۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ کو بفضلہ تعالیٰ درس ارشاد الصرف

کی تصحیح مکمل ہوئی۔